

Globethics Repository

The logo for Globethics, featuring the word "Globethics" in white, sans-serif font centered within a solid blue rectangular background.

Al-Wafa' fi rahmat al-nabi al-mustafa

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-08 06:15:26
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187310

الْوَفَا

فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى

(جميع خلق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت)

الْوَفَا فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى

شیخ الاسلام
دکتور محمد طاہر القاری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



الْوَفَا

فِي

رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى ﷺ
صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿جميع خلق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت﴾

تأليف

شيخ الاسلام الدكتور محمد طاهر القاري

معاونین ترجمہ و تخریج:

حافظ ظہیر احمد الاسنادی، اجمل علی مجتہدی

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **الْوَفَا فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى ﷺ**
﴿جمع خلق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت﴾

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاونین ترجمہ و تخریج : **حافظ ظہیر احمد الاسنادی، اجمل علی مجددی**

پروف ریڈنگ : **محمد خلیق عامر**

زیرِ اہتمام : **فرید ملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk**

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

اشاعتِ اول : **ستمبر 2009ء (1,100)**

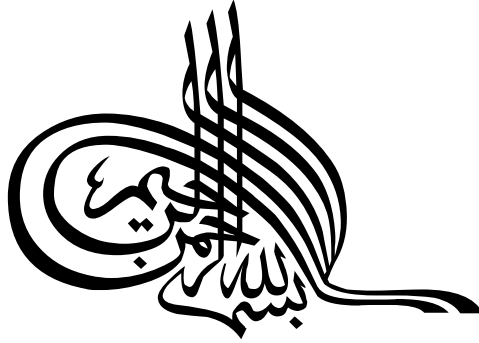
اشاعتِ دوم : **اگست 2010ء (1,100)**

قیمت پرل کاغذ : **250/- روپے**



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْعَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

❖ وہ گورے مکھڑے والے آقا ﷺ جن کے چہرہ
انور کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، اور آپ
ﷺ یتیموں کے والی اور بیواؤں کا سہارا ہیں۔ ❖

❖ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ❖

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے۔) ۱-۳ / ۱-۸۰ پی آئی وی،
مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم
۴ / ۷۳-۹۷۰، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی
چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-۱ / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛
اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ /
۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف
کردہ کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

الصفحة	الأبواب	الرقم
۹	بَابُ فِي رَحْمَةِ الْمُصْطَفَى ﷺ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن میں رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان﴾	۱
۱۸	بَابُ فِي كَوْنِهِ ﷺ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَشَفَقَتِهِ عَلَى الْخَلْقِ جَمِيعًا ﴿حضور ﷺ کی تمام جہانوں اور جملہ مخلوقات پر رحمت و شفقت﴾	۲
۴۸	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَأْفَتِهِ بِالنِّسَاءِ ﴿حضور ﷺ کی خواتین پر رحمت و شفقت﴾	۳
۷۲	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَأْفَتِهِ بِالْأَطْفَالِ وَالصِّغَارِ وَالصَّبِيَّانِ ﴿حضور ﷺ کی معصوم اور نو عمر بچوں پر رحمت و شفقت﴾	۴

الصفحة	الأبواب	الرقم
١٠٢	بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالضُّعْفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ﴿حضور ﷺ کی کمزوروں، فقراء اور مساکین پر رحمت و شفقت﴾	٥
١١٨	بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ ﴿حضور ﷺ کی بیواؤں اور یتیموں پر رحمت و شفقت﴾	٦
١٢٨	بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالْعَبِيدِ وَالْإِمَاءِ وَالْخُدَّامِ ﴿حضور ﷺ کی غلاموں، لونڈیوں اور خدام پر رحمت و شفقت﴾	٧
١٤١	بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالْمَرْضَى وَالْأَمْوَاتِ	٨

الصفحة	الأبواب	الرقم
	﴿ حضور ﷺ کی بیماریوں اور فوت شدگان پر رحمت و شفقت ﴾	
۱۷۵	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِالْأَعْرَابِ وَالْجُهَّالِ وَالسَّائِلِينَ	. ۹
	﴿ حضور ﷺ کی دیہاتیوں، ان پڑھوں اور منگتوں پر رحمت و شفقت ﴾	
۱۸۴	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِالْعَصَاةِ وَالْمُخْطِئِينَ	. ۱۰
	﴿ حضور ﷺ کی گنہگاروں اور نافرمانوں پر رحمت و شفقت ﴾	
۲۰۰	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِالْمُنَافِقِينَ	. ۱۱
	﴿ حضور ﷺ کی منافقین پر رحمت و شفقت ﴾	
۲۱۸	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِالْأَعْدَاءِ وَالْكَفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ	. ۱۲

الصفحة	الأبواب	الرقم
	﴿ حضور ﷺ کی جانی دشمنوں، کفار اور مشرکین پر رحمت و شفقت ﴾	
۲۵۰	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِأَهْلِ الدِّمَةِ وَالْمُعَاهِدِينَ ﴿ حضور ﷺ کی ذمیوں اور معاہدین پر رحمت و شفقت ﴾	. ۱۳
۲۶۱	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَشَفَقَتِهِ عَلَى الْحَيَوَانِ وَالطُّيُورِ ﴿ حضور ﷺ کی جانوروں اور پرندوں پر رحمت و شفقت ﴾	. ۱۴
۳۱۲	بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَشَفَقَتِهِ عَلَى النَّبَاتِ وَالجَمَادَاتِ ﴿ حضور ﷺ کی نباتات اور جمادات پر رحمت و شفقت ﴾	. ۱۵
۳۳۲	مصادر التخریج	✽

بَابُ فِي رَحْمَةِ الْمُصْطَفَى ﷺ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن میں رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان﴾

۱. وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ (الأنبياء، ۲۱: ۱۰۷)
 ”اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر“

۲. فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۚ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ (آل عمران، ۳: ۱۵۹)

”(اے حبیب والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تند خو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکل والوں سے محبت کرتا ہے“

۳. وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ (الأنفال، ۸: ۳۳)

”اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں“

۴. لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝
(التوبة، ۹: ۱۲۸)

”بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک با عظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (نی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں ۝“

۵. يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهَدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝
(یونس، ۱۰: ۵۷-۵۸)

”اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں) کی شفاء آگئی ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہیں اور ہدایت اور اہل ایمان کے لیے رحمت (بھی) ۝ فرمادیتے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثت محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں ۝“

۶. فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝
(البقرة، ۲: ۶۴)

”پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم یقیناً تباہ ہو جاتے ۝“

۷. فَالْعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝
(الکہف، ۱۸: ۶)

” (اے حبیبِ مکرم!) تو کیا آپ ان کے پیچھے شدتِ غم میں اپنی جانِ عزیز (بھی) گھلا دیں گے اگر وہ اس کلامِ (ربانی) پر ایمان نہ لائے؟“

۸. فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَاتٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ (فاطر، ۸:۳۵)

” (سو اے جانِ جہاں!) ان پر حسرت اور فرطِ غم میں آپ کی جان نہ جاتی رہے، بے شک وہ جو کچھ سرانجام دیتے ہیں اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔“

۹. وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (آل عمران، ۱۳۲:۳)

” اور اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

۱۰. وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ (النساء، ۶۴:۴)

” اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔“

۱۱. الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَ الْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَيَحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ
وَالْأَعْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۗ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا
النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (الأعراف، ۷: ۱۵۷)

” (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی
(لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب
اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ
اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور
بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر
پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے باگراں اور طوق (قیود) - جو ان پر
(نافرمانیوں کے باعث مسلط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب
کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم
و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی
پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔“

۱۲ . وَمِنْهُمْ مَّنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ۚ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ
لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْتَخْطُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ ۗ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ۝
(التوبة، ۹: ۵۸-۵۹)

” اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ
زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ راضی ہو
جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیں۔“ اور کیا ہی

اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا) ○

۱۳ . وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أذُنٌ ط قُلْ أذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ (التوبة، ۶۱:۹)

”اور ان (منافقوں) میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو نبی (مکرم ﷺ) کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان (کے کچے) ہیں۔ فرما دیجئے: تمہارے لیے بھلائی کے کان ہیں وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل ایمان (کی باتوں) پر یقین کرتے ہیں اور تم میں سے جو ایمان لے آئے ہیں ان کے لیے رحمت ہیں، اور جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کو (اپنی بد عقیدگی، بدگمانی اور بدزبانی کے ذریعے) اذیت پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○“

۱۴ . يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

(التوبة، ۶۴:۹)

”یہ منافقین) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (کچھ) نہیں کہا حالانکہ انہوں نے یقیناً کلمہ کفر کہا اور وہ اپنے اسلام (کو ظاہر کرنے) کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے (کئی اذیت رساں باتوں کا) ارادہ (بھی) کیا تھا جنہیں وہ نہ پاسکے اور وہ (اسلام اور رسول ﷺ کے عمل میں سے) اور کسی چیز کو ناپسند نہ کر سکے سوائے اس کے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے اپنے فضل سے غنی کر دیا تھا، سو اگر یہ (اب بھی) توبہ کر لیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اگر (اسی طرح) روگرداں رہیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت (دونوں زندگیوں) میں دردناک عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور ان کے لیے زمین میں نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار“

۱۵. لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ (الحجر، ۱۵: ۸۸)

”آپ ان چیزوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جن سے ہم نے کافروں کے گرد ہوں کو (چند روزہ) عیش کے لیے بہرہ مند کیا ہے، اور ان (کی گمراہی) پر رنجیدہ خاطر بھی نہ ہوں اور اہل ایمان (کی دل جوئی) کے لیے اپنے (شفقت و التفات کے) بازو جھکائے رکھئے“

۱۶. وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (النور، ۲۴: ۵۶)

”اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)“

۱۷. وَأَخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(الشعراء، ۲۶: ۲۱۵)

”اور آپ اپنا بازوئے (رحمت و شفقت) ان مومنوں کے لیے بچھا دیجئے جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہے“

۱۸. النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝
(الأحزاب، ۶:۳۳)

”یہ نبی (مکرم ﷺ) مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب اور حق دار ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) ان کی مائیں ہیں، اور خوئی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیم وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتاب (الہی) میں لکھا ہوا ہے“

۱۹. يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝
(الأحزاب، ۴۵:۳۳-۴۷)

”اے نبی (مکرم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے اذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منور کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے) اور اہل ایمان کو اس بات کی بشارت دے دیں کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس خاتم الانبیاء کی نسبت غلامی میں ہیں)“

۲۰ . يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظِيرِينَ إِنَّهُ لَا وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۗ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۗ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ ۗ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۗ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِحُوا زُجُورَهُ مِنْهُ بَعْدَ إِبْدَائِهِ ۗ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝

(الأحزاب، ۳۳: ۵۳)

”اے ایمان والو! نبی (مکرم ﷺ) کے گھروں میں داخل نہ ہو کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے (پھر وقت سے پہلے پہنچ کر) کھانا پکنے کا انتظار کرنے والے نہ بنا کرو، ہاں جب تم بلائے جاؤ تو (اس وقت) اندر آیا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو (وہاں سے اٹھ کر) فوراً منتشر ہو جایا کرو اور وہاں باتوں میں دل لگا کر بیٹھے رہنے والے نہ بنو۔ یقیناً تمہارا ایسے (دیر تک بیٹھے) رہنا نبی (اکرم ﷺ) کو تکلیف دیتا ہے اور وہ تم سے (اٹھ جانے کا کہتے ہوئے) شرماتے ہیں اور اللہ حق (بات کہنے) سے نہیں شرماتا، اور جب تم ان (ازواجِ مطہرات) سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پس پردہ پوچھا کرو، یہ (ادب) تمہارے دلوں کے لیے اور ان کے دلوں کے لیے بڑی طہارت کا سبب ہے، اور تمہارے لیے (ہرگز جائز) نہیں کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ (جائز) ہے کہ تم ان کے بعد ابد تک ان کی ازواجِ (مطہرات) سے نکاح کرو، بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے“

۲۱ . وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(سبا، ۲۸: ۳۴)

”اور (اے حبیبِ مکرم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے“

۲۲. اِنَّا ارْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ
وَتُعَزِّرُوهُ وَتُقِرُّوْهُ ۙ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ (الفتح، ۴۸: ۸-۹)

”بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوال امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے ۝ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان (کے دین) کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کرو“

۲۳. فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تُقَهِّرْهُ ۝ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْهُ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (الضحیٰ، ۹۳: ۹-۱۱)

”سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ فرمائیں ۝ اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیں ۝ اور اپنے رب کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کریں ۝“

بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَشَفَقَتِهِ

عَلَى الْخَلْقِ جَمِيعًا

﴿حضور ﷺ کی تمام جہانوں اور جملہ مخلوقات پر رحمت

وشفقت﴾

۱/۱ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ؟ قَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ، مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعُقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي. فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَظَنَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكَ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنَّ شِئْتَ أَنْ أَطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، —

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ پر جنگِ اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یومِ عقبہ کا تھا، جب میں نے خود کو (بطور نبی) ابن عبد یلیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ (چلتے چلتے) اچانک میں نے دیکھا تو میں قرن الثعالب میں تھا۔ میں نے اپنا سر اُپر اُٹھایا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ لگن تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ اُس نے مجھے ندا دی اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ آپ کی قوم کی گفتگو اور اُن کا جواب سن لیا ہے، لہذا آپ کی خدمت میں پہاڑوں پر مامور فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ اسے کافروں کے متعلق جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر پہاڑوں پر مامور فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام عرض کیا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں اخشبیین (پہاڑ) کو اُٹھا کر اُن کے اُپر رکھ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی اصلاب (نسلوں) سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... ۱۱۸۰/۳، الرقم: ۳۰۵۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد
والسير، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين،
۱۴۲۰/۳، الرقم: ۱۷۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۴۰۵،
الرقم: ۷۷۰۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۵۱۶، الرقم: ۶۵۶۱،
وأبو عوانة في المسند، ۴/۳۴۰، الرقم: ۶۹۰۲، والطبراني في
المعجم الأوسط، ۸/۳۷۰، الرقم: ۸۹۰۲۔

۲/۲ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرْبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمُوهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ ﷺ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جنہیں اُن کی قوم نے مارتے مارتے لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پر نور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے فرماتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ مجھے نہیں پہچانتے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۳ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ عَلِيَّ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ۱۲۸۲/۳، الرقم: ۳۲۹۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة أحد، ۱۴۱۷/۳، الرقم: ۱۷۹۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ۱۳۳۵/۲، الرقم: ۴۰۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۵۳/۱، الرقم: ۴۳۳۱، وأبو يعلى في المسند، ۱۳۱/۹، الرقم: ۵۲۰۵، والبزار في المسند، ۱۰۶/۱، الرقم: ۱۶۸۶۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ۲۰۰۶/۴، الرقم: ۲۵۹۹، والبخاري في الأدب المفرد، ۱۱۹، الرقم: ۳۲۱، وأبو يعلى في المسند، ۳۵/۱۱، الرقم: ۶۱۷۴، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۴۰/۱، الرقم: ۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۴۴/۲، الرقم: ۱۴۰۳، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۹۲/۴، والحسيني في البيان والتعريف، ۲۸۳/۱،—

الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لِعَانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وفي رواية: إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا.

رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا

گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں لعنت

کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، میں تو صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے (سراپا) رحمت بنا کر

بھیجا گیا ہے عذاب بنا کر نہیں۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۴/۴ . عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً

..... الرقم: ۷۵۴، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۰۲/۳۔

۴-۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب النهي عن سب

أصحاب رسول الله ﷺ، ۲۱۵/۴، الرقم: ۴۶۵۹، وأحمد بن حنبل

في المسند، ۴۳۷/۵، ۲۶۸، الرقم: ۲۳۷۵۷، ۲۲۳۶۱، والطبراني

في المعجم الكبير، ۱۹۶/۸، الرقم: ۷۸۰۳، وأبو نعيم في دلائل

النبوة، ۴/۱، الرقم: ۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۸۱/۳،

الرقم: ۳۵۸۳، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۴۱۵/۱،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶۹/۵، والسيوطي في الدر المنثور،

- ۶۸۸/۵

لِلْعَالَمِينَ الحديث. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵/۵ . وفي رواية: عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ سبحانه بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶/۶ . وفي رواية: وَهُدًى لِلْمُتَّقِينَ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت سلمان رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ”رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ“ (تمام جہانوں کے لئے رحمت) بنا کر بھیجا۔“
اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

”اور امام احمد نے حضرت ابو امامہ رضي الله عنه سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا:
”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ”رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ“ (یعنی تمام جہانوں کے لئے رحمت) اور ”هُدًى لِلْعَالَمِينَ“ (یعنی تمام جہانوں کے لئے ہدایت) بنا کر مبعوث فرمایا۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”هُدًى لِلْمُتَّقِينَ“ مجھے تمام پرہیزگاروں (یعنی انبیاء، اولیاء اور صالحین) کے لئے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔“
اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۷/۷ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ،

۷: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب كيف كان أول شأن النبي ﷺ، ۲۱/۱، الرقم: ۱۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۲۵/۶، الرقم: ۳۱۷۸۲، والحاكم في المستدرک، ۹۱/۱، الرقم: ۱۰۰، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱۸۹/۲-۱۹۰، الرقم: —

إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا فَقَدْ احْتَجَّ جَمِيعًا بِمَالِكِ بْنِ سَعِيدٍ وَالتَّفَرُّدُ مِنَ الثَّقَاتِ مَقْبُولٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رحمت) ہوں۔“

اس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور ان دونوں نے مالک بن سعیر کو بھی حجت مانا ہے اور ثقہ راویوں کی جانب سے تفرّد مقبول ہوتا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۸/۸. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي

..... ۱۱۶۰-۱۱۶۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۲۳/۳، الرقم:
 ۲۹۸۱، وأيضًا في المعجم الصغير، ۱/۱۶۸، الرقم: ۲۶۴، والبيهقي
 في شعب الإيمان، ۲/۱۴۳-۱۴۴، الرقم: ۱۴۰۲-۱۴۰۴،
 ۱۴۴۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۷-
 ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ،
 ۴/۱۸۲۸، الرقم: ۲۳۵۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۹۵،
 ۴، ۴۰۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۱، الرقم:
 ۳۱۶۹۳-۳۱۶۹۲، والحاكم في المستدرک، ۲/۶۵۹، الرقم:
 ۴۱۸۵-۴۱۸۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۳۲۷، الرقم:
 ۴۳۳۸، ۴۴۱۷، وابن الجعد في المسند، ۱/۴۷۹، الرقم: ۳۳۲۲-

لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمَقْفِيُّ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ
التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں
اپنے کئی اسماء گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ”محمد“، ”احمد“،
”مقفی“ (بعد میں آنے والا) ”حاشر“ (جس کی پیروی میں روزِ حشر سب لوگ جمع
کئے جائیں گے) ”نبی التوبہ“ (اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ وقت رجوع کرنے والا) اور
”نبی الرحمة“ (رحمتیں بانٹنے والا نبی) ہوں۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۹/۹. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍوَ بْنَ الْعَاصِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي التَّوْرَةِ؟ قَالَ:

۹: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْبِیُوعِ، بَابُ كِرَاهِيَةِ السَّخْبِ
فِي السُّوقِ، ۷۴۷/۲، الرَّقْمُ: ۲۰۱۸، وَأَيْضًا فِي كِتَابِ التَّفْسِيرِ، بَابُ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، ۱۸۳۱/۴، الرَّقْمُ: ۴۵۵۸، وَأَيْضًا
فِي الْأَدَبِ الْمَفْرُودِ/۹۵، الرَّقْمُ: ۲۴۶، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ،
۱۷۴/۲، الرَّقْمُ: ۶۶۲۲، وَالِدَارِمِيُّ فِي السَّنَنِ، ۱/۱۶، الرَّقْمُ: ۶، وَأَبُو
نَعِيمٍ فِي حَلِيَةِ الْأَوْلِيَاءِ، ۳۸۷/۵، وَابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ
الْكُبْرَى، ۱/۳۶۰، ۳۶۲، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ۷/۴۵، الرَّقْمُ:
۱۳۰۷۹، وَأَيْضًا فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ، ۲/۱۴۷، الرَّقْمُ: ۱۴۱۰، وَأَيْضًا
فِي الْإِعْتِقَادِ، ۱/۲۵۶، وَالْمَقْدِسِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَارَةِ، ۹/۴۶۰،
الرَّقْمُ: ۴۳۵، وَالطَّبْرِيُّ فِي جَامِعِ الْبَيَانِ، ۹/۸۳، وَابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيرِ
الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، ۲/۲۵۴۔

أَجَلُ وَاللَّهِ، إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۴۵] وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكَّلَ لَيْسَ بِفِعْظٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْإِمْلَةَ الْعُوجَاءَ بَأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عَمِيًّا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کیا: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی تورات میں بیان کردہ صفات بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم، تورات میں آپ ﷺ کی بعض صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں: ”(اے نبی! مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے“ اور آپ اُن پڑھوں کی جائے پناہ، اور میرے (محبوب) بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام ”متوکل“ رکھا ہے آپ نہ تو ترش رو اور سنگ دل ہیں اور نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہیں ہیں بلکہ معاف اور درگزر فرمانے والے ہیں۔ (حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اُس وقت تک اپنے پاس نہیں بلائے گا جب تک کہ آپ ﷺ کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دے اور وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلاف چڑھے ہوئے (زنگ آلود) دلوں کو کھول نہ دے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۰. عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالِدَارَقُطْنِيُّ.

”حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

”رحیم“ (نہایت رحمدل) اور ”رقیق“ (نہایت نرم دل) تھے..... الحدیث۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱. عَنْ عَثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا صَرِيرَ الْبَصَرِ آتَى

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب

من أحق بالإمامة، ۴۶۵/۱، الرقم: ۶۷۴، والدارقطني في

السنن، ۲۷۲/۱، الرقم: ۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۸۸/۱۹،

الرقم: ۶۳۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۸۵/۱، الرقم: ۱۶۷۸،

وأيضاً، ۱۷/۲، الرقم: ۲۱۰۲، ۱۲۰/۳، الرقم: ۵۰۷۶۔

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضعيف،

۵/۵، الرقم: ۳۵۷۸، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة

والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ۴۴۱/۱، الرقم: ۱۳۸۵،

والنسائي في السنن الكبرى، ۱۶۸/۶، الرقم: ۱۰۴۹۴، ۱۰۴۹۵،

وابن خزيمة في الصحيح، ۲۲۵/۲، الرقم: ۱۲۱۹، وأحمد بن حنبل

في المسند، ۱۳۸/۴، الرقم: ۱۷۲۴۰-۱۷۲۴۲، والحاكم في

المستدرک، ۴۵۸/۱، ۷۰۰، ۷۰۷، الرقم: ۱۱۸۰، ۱۹۰۹،

۱۹۲۹، والطبراني في المعجم الصغير، ۳۰۶/۱، الرقم: ۵۰۸،

وأيضاً في المعجم الكبير، ۳۰/۹، الرقم: ۸۳۱۱، والبخاري في

التاريخ الكبير، ۲۰۹/۶، الرقم: ۲۱۹۲، وعبد بن حميد في—

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْرُتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: اُدْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفَّظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالبَخَارِيُّ فِي الكَبِيرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ.

”حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لئے عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) ابھی دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر ان الفاظ کو ساتھ کرے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت حضرت محمد

..... المسند، ۱/۱۴۷، الرقم: ۳۷۹، والمنذري في الترغيب والترهيب،

۱/۲۷۲، الرقم: ۱۰۱۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۷۹۔

مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی یہ حاجت پیش کر دی ہے تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، احمد اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابواسحاق نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخ البانی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

۱۲/۱۲. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبْطُوا، فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمْرُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهَمْ يَحْلُونَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ..... الحديث.

۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب المناقب، باب ما جاء فی نبوة النبي ﷺ، ۵/۵۹۰، الرقم: ۳۶۲۰، وابن أبي شیبة فی المصنف، ۳۱۷/۶، الرقم: ۳۱۷۳۳، ۳۶۵۴۱، وابن حبان فی الثقات، ۴۲/۱، وأبو نعیم فی دلائل النبوة، ۴۵/۱، الرقم: ۱۹، والطبري فی تاریخ الأمم والملوک، ۵۱۹/۱۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب (بحیرا) راہب کے پاس پہنچے تو سواریوں سے اترے اور اپنے کجاوے اُتار دیئے۔ راہب اُن کے پاس آیا حالانکہ وہ (روسائے قریش) اِس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی اپنا سامان اُتار ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے..... الحدیث۔“

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ

۱۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۲۹۳/۱، الرقم: ۹۰۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۲۱۳، الرقم: ۳۱۰۹، وأبو يعلى في المسند، ۹/۱۷۵، الرقم: ۵۲۶۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۱۵، الرقم: ۸۵۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۰۸، الرقم: ۱۵۵۰، والشاشي في المسند، ۲/۸۹، الرقم: ۶۱۱، والمحاملي في الأمالي، ۱/۲۸۷-۲۸۸، الرقم: ۲۹۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۹، الرقم: ۲۵۸۸۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوا لَهُ: فَعَلِمْنَا: قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ، وَرَحْمَتِكَ، وَبَرَكَاتِكَ، عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ. اللَّهُمَّ، ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَعْطُطُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ..... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو تو نہایت احسن انداز سے بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ (تمہارا یہ نذرانہ درود) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: پھر آپ ہی ہمیں درود بھیجنا سکھائیے۔ انہوں نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، اپنی رحمت اور اپنی برکات کو سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے خاص فرما جو تیرے خاص بندے اور برگزیدہ رسول ہیں، جو بھلائی کے امام بھلائی کے قائد اور رسول رحمت ہیں۔ یا اللہ! تو حضور ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر اولین و آخرین (کے لوگ) رشک کریں گے..... الحديث۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

صِفَتِي، أَحْمَدُ الْمُتَوَكَّلِ، لَيْسَ بِفِظٍّ وَلَا غَلِيظٍ يَجْزِي بِالْحَسَنَةِ وَلَا

۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸۹/۱۰، الرقم: ۱۰۰۴۶،

والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۴۰، الرقم: ۳۷۷۹، والهيثمي في

مجمع الزوائد، ۲۷۱/۸۔

يُكَافِيءُ السَّيِّئَةَ. مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمَهَاجِرُهُ طَبِيبَةَ، وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ
يَأْتِرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيُوضُّوْنَ أَطْرَافَهُمْ، أَنَا جِلَّهُمْ فِي صُدُورِهِمْ،
يَصِفُونَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يَصِفُونَ لِلْقِتَالِ، قُرْبَانُهُمُ الَّذِي يَتَقَرَّبُونَ بِهِ إِلَيَّ
دِمَاؤُهُمْ، رُهْبَانُ بِاللَّيْلِ لِيُوْتَّ بِالنَّهَارِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالذَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور بنی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا وصف یہ ہے کہ (میں) ”احمد“ ہوں اور ”الْمُتَوَكِّلُ“ (یعنی اللہ پر توکل کرنے والا) ہوں، نہ تند خو ہوں اور نہ ہی سخت دل، نیکی کا بدلہ چکا تا ہوں اور برائی کا بدلہ نہیں لیتا، (میں وہ ہوں کہ) جس کی جائے ولادت شہر مکہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے اور (وہ آخری نبی ہوں) جس کے اُمّتی (اللہ تعالیٰ کی) حمد کرنے والے ہیں، اور اپنے ٹخنوں کے اوپر تک تہبند باندھتے ہیں اور اپنی اطراف (ہاتھ، منہ، پاؤں) دھوتے ہیں (یعنی وضو کرتے ہیں) اور ان کی اناجیل (انجیل کی جمع ہے مراد یہاں قرآن پاک ہے۔) ان کے سینوں میں ہے (یعنی قرآن حفظ کرتے ہیں) اور نماز کے لئے ایسے ہی صف بندی کرتے ہیں جیسے جہاد کے لئے کرتے ہیں اور ان کے (خون میں) وہ قربانی (رچی بسی ہوتی) ہے جس کے ذریعے وہ قرب الہی حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ رات راہوں کی طرح اور دن شیروں کی طرح بسر کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ذیلمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ١٥/١٥

١٥: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٨/٨٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ١/٣٥٤، الرقم: ١٠٩٦، —

إِسْمِي فِي الْقُرْآنِ مُحَمَّدٌ، وَفِي الْإِنْجِيلِ أَحْمَدُ، وَفِي التَّوْرَةِ أَحِيدُ،
وَإِنَّمَا سُمِّيْتُ أَحِيدُ لِأَنِّي أَحِيدٌ عَنْ أُمَّتِي نَارَ جَهَنَّمَ، فَاجْتَبُوا الْعَرَبَ بِكُلِّ
قُلُوبِكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْقُرْطُبِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن میں میرا نام ”محمد“ انجیل میں ”احمد“ اور تورات میں ”احید“ ہے اور بے شک میرا نام اُحید اس لئے رکھا گیا ہے کہ میں اپنی اُمت سے جہنم کی آگ کو ہٹاؤں گا۔ سونے عربوں سے اپنے دلوں کی گہرائی سے محبت کیا کرو۔“ اس حدیث کو امام ابن عساکر، قرطبی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا

..... والنووي في تهذيب الأسماء، ۱/ ۴۹، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/ ۱۳۳۔

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب الصلاة على من ترك ديناً، ۲/ ۸۴۵، الرقم: ۲۲۶۹، وأيضاً في كتاب تفسير القرآن، باب ﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾، ۴/ ۱۷۹۵، الرقم: ۴۵۰۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الفرائض، باب من ترك مالا فلورثته، ۳/ ۱۲۳۸، الرقم: ۱۶۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۳۴، الرقم: ۸۳۹۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۸/ ۲۹۱، الرقم: ۱۵۲۶۱، وأبو عوانة في المسند، ۳/ ۴۴۵، الرقم: ۵۶۳۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/ ۲۳۸، الرقم: ۱۲۱۴۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۴۶۹۔

وَأَنَا أَوْلَىٰ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، أفرعُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ
بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٦:٣٣]، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ
مَالًا فَلِيرِثُهُ عَصْبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي، فَأَنَا
مَوْلَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا و
آخرت ہر دو جگہ پر، میں ہر مومن کا سب سے زیادہ قریبی ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت
پڑھ لو: ”یٰ نَبِیُّ (مکرم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار
ہیں۔“ پس جو مسلمان فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے ورثاء کا ہے اور جو
قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئے کہ اُس کا مددگار میں ہوں۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ ۱۷/۱۷

۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة
والخطبة، ۵۹۲/۲، الرقم: ۸۶۷، والنسائي في السنن، كتاب صلاة
العيدين، باب كيف الخطبة، ۱۸۸/۳، الرقم: ۱۵۷۸، وأيضًا في
السنن الكبرى، ۵۵۰/۱، الرقم: ۱۷۸۶، وابن ماجه في السنن،
المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل، ۱۷/۱، الرقم: ۴۵، وأحمد
بن حنبل في المسند، ۳۱۰/۳، الرقم: ۱۴۳۷۳، وابن حبان في
الصحيح، ۱۸۶/۱، الرقم: ۱۰، والطبراني في المعجم الأوسط،
۱۶۰/۳، الرقم: ۹۴۱۸، وأيضًا في المعجم الكبير، ۱۰۰/۳، الرقم:
۸۵۳۱، وأبو يعلى في المسند، ۸۵/۴، الرقم: ۲۱۱۱، وأيضًا،
۹۰/۴، الرقم: ۲۱۱۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۰۶/۳، الرقم:
- ۵۵۴۴

اللَّهُ ﷺ إِذَا خَطَبَ أَحْمَرْتُ عَيْنَاهُ، وَعَالَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ. حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرٌ جَيْشٍ، يَقُولُ: صَبَحَكُمْ وَمَسَّكُمْ. وَيَقُولُ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعِيهِ السَّبَابِيَةِ وَالْوُسْطَى. وَيَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ. وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ. وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا. وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَالَّةٌ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ. مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَلِئَلِي وَعَلَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَه.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ ﷺ کی چشمان مقدس سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی اور جلال زیادہ ہو جاتا اور یوں لگتا جیسے آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح و شام میں (کسی بھی وقت) حملہ کرنے والا ہو۔ اور فرماتے: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں پھر آپ ﷺ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرماتے: یاد رکھو بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی سیرت ہے اور بدترین کام دین میں نئے طریقے (نکالنا) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے: میں ہر مومن کے لئے اُس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل و عیال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۸ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنِّي النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ
قَالَ: اضْرِبُوهُ..... فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ: لَا
تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

وفي رواية: وَلَكِنْ قُولُوا: رَحِمَكَ اللَّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو..... (حدنمر جاری ہو جانے کے بعد) جب وہ شخص واپس پلٹا تو کسی شخص نے کہا: تجھے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کہو اور اُس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔“
اس حدیث کو امام بخاری اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں (آپ ﷺ نے فرمایا:) ”بلکہ یوں کہو: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔“ اسے امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹ . عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ

۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، ۶/۲۴۸۸، الرقم: ۶۳۹۵، وأيضًا في باب ما يكره من لعن شارب الخمر وإنه ليس بخارج من الملة، ۶/۲۴۸۹، الرقم: ۶۳۹۹، وأبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب الحد في الخمر، ۴/۱۶۲، الرقم: ۴۴۷۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۲۵۲، الرقم: ۵۲۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۹۹، الرقم: ۷۹۷۳۔

۱۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب بيان أن بقاء النبي ﷺ أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ۴/۱۹۶۱، الرقم: ۲۵۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۹۸، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۲۶۰، الرقم: ۷۲۷۶۔

اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَهُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ. قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: النَّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النَّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبَتْ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر ہم نے سوچا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں (تو یہ بہتر ہوگا) وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے اور فرمایا: تم ابھی تک یہیں ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے سوچا کہ ہم یہیں بیٹھے رہیں تاکہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، پھر فرمایا: تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آجائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری اُمت کے لیے امان ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو

میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰. عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: فَاتَاهُ جِبْرِيلُ عليه السلام فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، ثُمَّ آتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرَفٍ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَمَايْمًا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.

۲۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف وبيان معناه، ۵۶۲/۱، الرقم: ۸۲۱، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب جامع ما جاء في القرآن، ۱۵۲/۲، الرقم: ۹۳۹، وأيضاً في السنن الكبرى، ۳۲۶/۱، الرقم: ۱۰۱۱، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب أنزل القرآن على سبعة أحرف، ۷۶/۲، الرقم: ۱۴۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۲۷/۵، الرقم: ۲۱۲۱۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۳، الرقم: ۷۳۸، والطيالسي في المسند، ۷۶/۱، الرقم: ۵۵۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۸۴/۲، الرقم: ۳۸۰۱۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی غفار کے تالاب پر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنی اُمت کو ایک حرف (یعنی لغت) پر قرآن مجید پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آپ اپنی اُمت کو دو حرفوں پر قرآن مجید پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں تیسری بار حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آپ اپنی اُمت کو تین حرفوں پر قرآن مجید پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ میری اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں چوتھی بار حاضر ہوئے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آپ اپنی اُمت کو سات حرفوں (لغات) پر قرآن مجید پڑھائیں، وہ جس حرف (لغت) میں بھی قرآن مجید پڑھ لیں گے صحیح ہوگا۔“ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ

۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ۱۷۵-۱۷۶، الرقم: ۴۴۶، ۴۴۸، وأيضاً في كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ۱/۴۴۸، الرقم: ۲۱۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۲/۶۵۹، الرقم: —

الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا:
مَاتَ قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ: فَكَانَهُمْ صَغُرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ
فَقَالَ: دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ
مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ ﷻ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد
کی صفائی کیا کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ)
مفقود پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا تو صحابہ
کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو آپ
لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام نے اس کی موت کو
اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ
کرام ؓ نے آپ ﷺ کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں
تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبروں والوں کے لیے

..... ۹۵۶، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر،
۲۱۱/۳، الرقم: ۳۲۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في
الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ۴۸۹/۱، الرقم:
۱۵۲۷-۱۵۲۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۶۵۱، الرقم:
۲۱۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۸۸، الرقم: ۹۰۲۵، وأبو
يعلى في المسند، ۱۱/۳۱۴، الرقم: ۶۴۲۹، وابن حبان في
الصحيح، ۷/۳۵۵، الرقم: ۳۰۸۶، والبيهقي في السنن الكبرى،
۴/۴۶-۴۷، الرقم: ۶۸۰۲-۶۸۰۶۔

ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرمادے گا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۲/۲۲. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٍ فِيهَا، فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مَا رَأَيْتُهُ عَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ عَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ؟ فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نماز فجر (باجماعت ادا کرنے) سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں صاحب ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ (یہ بات سن کر) آپ ﷺ ناراض ہوئے اور میں نے آپ ﷺ کو اُس روز سے زیادہ ناراض ہوتے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! (کیا) تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں؟ تم میں سے

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من شكك إمامه إذا طَوَّلَ، ۲۴۹/۱، الرقم: ۶۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ۳۴۰/۱، الرقم: ۴۶۶، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب من أم قوماً فليخفف، ۳۱۵/۱، الرقم: ۹۸۴، والدارمي في السنن، ۳۲۲/۱، الرقم: ۱۲۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۸/۴، الرقم: ۱۷۱۰۶، وابن حبان في الصحيح، ۵۰۹/۵، الرقم: ۲۱۳۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰۷/۱۷، الرقم: ۵۵۷۔

جو بھی لوگوں کی امامت کرے تو اُسے چاہیے کہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳/۲۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمْ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے (یعنی مختصر نماز پڑھائے) کیونکہ اُن میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اسے جتنا چاہے طول دے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه فليطوّل ما شاء، ۱/ ۲۴۸، الرقم: ۶۷۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ۱/ ۳۴۱، الرقم: ۴۶۷، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف، ۱/ ۴۶۱، الرقم: ۲۳۶، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في تخفيف الصلاة، ۱/ ۲۱۱، الرقم: ۷۹۴، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب ما على الإمام من التخفيف، ۲/ ۹۴، الرقم: ۸۲۳، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الجماعة، باب العمل في صلاة الجماعة، ۱/ ۱۳۴، الرقم: ۳۰۱، وابن حبان في الصحيح، ۵/ ۵۶، الرقم: ۱۷۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۸۶، الرقم: ۱۰۳۱۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/ ۱۱۷، الرقم: ۵۰۵۸۔

٢٤/٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَبُّ

أَشَعَّتْ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پراگندہ حال ہوتے ہیں جنہیں دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے (مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو وہ اسے ضرور پورا فرمادیتا ہے۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: كَمُ مِنْ أَشَعَّتْ أَغْبَرَ ذِي طُمْرَيْنِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ

٢٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل

الضعفاء والخالين، ٤/٢٠٢٤، الرقم: ٢٦٢٢، وأيضاً في كتاب

الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة

يدخلها الضعفاء، ٤/٢١٩١، الرقم: ٢٨٥٤، والبيهقي في شعب الإيمان،

٧/٣٣١، الرقم: ١٠٤٨٢، وابن رجب في جامع العلوم والحكم،

١٠/١٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٤٩۔

٢٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب البراء بن

مالك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ٥/٦٩٢، الرقم: ٣٨٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند،

٣/١٤٥، الرقم: ١٢٥٠٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٠٣،

الرقم: ٦٤٨٣، والحاكم في المستدرک، ٣/٣٣١، الرقم: ٥٢٧٤،

والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٦٤، الرقم: ٨٦١، وعبد بن

حميد في المسند، ١/٣٧٠، الرقم: ١٢٣٦، والمقدسي في

الأحاديث المختارة، ٤/٤٢٠، الرقم: ١٥٩٥۔

لَأَبْرَهُ، مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے لوگ ہیں جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں، مگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے۔ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۶/۲۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ

۲۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب البر والصلوة، باب ما جاء فی رحمة الناس، ۳۲۳/۴، الرقم: ۱۹۲۳، وأبو داود فی السنن، کتاب الأدب، باب فی الرحمة، ۲۸۶/۴، الرقم: ۴۹۴۲، والبخاری فی الأدب المفرد/۱۳۶، الرقم: ۳۷۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۰۱/۲، الرقم: ۷۹۸۸، وابن حبان فی الصحيح، ۲۱۳/۲، الرقم: ۴۶۶، وأبو یعلی فی المسند، ۵۲۶/۱۰، الرقم: ۶۱۴۱، وابن أبی شیبہ فی المصنف، ۲۱۴/۵، الرقم: ۲۵۳۶۰، والحاکم فی المستدرک، ۲۷۷/۴، الرقم: ۷۶۳۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۵۴/۳، الرقم: ۲۴۵۳، والطیالسی فی المسند، ۳۳۰/۱، الرقم: ۲۵۲۹، والبیہقی فی السنن الکبری، ۱۶۱/۸، الرقم: ۱۶۴۲۰، وأيضًا فی شعب الإيمان، ۴۷۶/۷، الرقم: ۱۱۰۵۰، والذهبی فی میزان الاعتدال، ۲۰۴/۵۔

يَقُولُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالبَخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَأَقْرَهُ الدَّهَبِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کو فرماتے ہوئے سنا: رحمت، بد بخت کے سوا کسی (کے دل) سے نہیں نکالی جاتی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَرَدَ الْبَيْعَ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرِ جَدِيدٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوا: فَلَانَةٌ، قَالَ: فَعَرَفَهَا، وَقَالَ: أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهَا، قَالُوا: كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا فَكَّرْهْنَا أَنْ نُؤْذِيكَ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا لَا أَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ

٢٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٨٤/٤، الرقم: ٢٠٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ٤٨٩/١، الرقم: ١٥٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٨/٤، الرقم: ١٩٤٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٧٥/٢، الرقم: ١١٢١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٠/٢٢، الرقم: ٦٢٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢٧/٤، الرقم: ١٩٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٨/٤، الرقم: ٦٨٠٩ -

مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا آذَنْتُمُونِي بِهِ، فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ، ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے، جب ہم جنت البقیع پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک نئی قبر دیکھ کر لوگوں سے اُس کے بارے میں دریافت فرمایا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فلاں کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اِس کی وفات کی اطلاع کیوں نہ دی؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ روزے سے تھے اور دوپہر کے وقت آرام فرما رہے تھے ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ جب تک میں تم میں موجود ہوں مجھے ہر شخص کی وفات کی ضرور اطلاع ہونی چاہیے کیونکہ میرا اُن کی نماز جنازہ پڑھنا اُن کے لیے رحمت کا باعث ہے۔ پھر آپ ﷺ (اُس کی) قبر پر تشریف لائے، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں، آپ ﷺ نے چار تکبیریں ادا فرمائیں (یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھی)۔“

اِس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۲۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ مَسْعُودٍ) رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ

۲۸: أخرجه البزار في المسند، ۳۰۸/۵، الرقم: ۱۹۲۵، والجهمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۳۸-۳۹، الرقم: ۲۵-۲۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۹۴/۲، والشاشي في المسند، ۲۵۳/۲، الرقم: ۸۲۶، والدلمي في مسند الفردوس، ۱۸۳/۱، الرقم: ۶۸۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۴/۹، والحارث في المسند، ۸۸۴/۲، الرقم: ۹۵۳۔

لِلَّهِ مَلَائِكَةٌ سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ: حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ، تُحَدِّثُونَ وَتُحَدِّثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ
 تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمَدْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ
 مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللَّهَ لَكُمْ.

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالْجَهْزَمِيُّ وَالشَّاشِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ
 رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے
 فرمایا: بے شک کچھ سیاحت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے بھی ہیں جو مجھے میری
 اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں اور فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (بذریعہ
 وحی الہی اور میری سنت) تمہیں نئے نئے احکام ملتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لئے
 خیر ہے کیونکہ (میری قبر میں بھی) تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوا کریں گے۔
 چنانچہ اگر (تمہاری) نیکیاں دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا کروں گا اور اگر برائیاں
 دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا کروں گا۔“

اس حدیث کو امام بزار، جہضمی، شاشی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔
 امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٩/٢٩. قَالَ الْإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ: سَمَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ:
 رَسُولًا، نَبِيًّا، أُمِّيًّا، وَسَمَّاهُ: شَاهِدًا، وَمُبَشِّرًا، وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ
 بِأَذْنِهِ، وَسِرَاجًا مُنِيرًا، وَسَمَّاهُ: رَعُوفًا رَحِيمًا، وَسَمَّاهُ: نَذِيرًا مُبِينًا،

٢٩: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/١٥٩-١٦٠، وابن عساكر في تاريخ

مدينة دمشق، ٣/٢٠-

وَسَمَاهُ: مُذَكَّرًا، وَجَعَلَهُ رَحْمَةً، وَنِعْمَةً، وَهَادِيًا، وَسَمَاهُ: عَبْدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا.

”امام بیہقی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کو مندرجہ ذیل اسمائے مبارکہ عطا فرمائے: رسول، نبی، اُمّی اور آپ ﷺ کو شَاهِدًا، وَمُبَشِّرًا، وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ، (یعنی اللہ کے اذن سے اس کی طرف دعوت دینے والا)، سِرَاجًا مُنِيرًا (روشن کرنے والا چراغ) کا نام بھی دیا ہے اور آپ ﷺ کو رُؤُوفًا، (نہایت مہربان)، رَحِيمًا، (نہایت رحم کرنے والا) نَذِيرًا مُبِينًا (روشن نشانیوں کے ساتھ اللہ کا ڈر سنانے والا) اور مُذَكَّرًا“ (یعنی اللہ کی یاد دلانے والے) کے اسماء مبارکہ بھی عطا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمت، نعمت اور ہدایت دینے والا بنایا ہے اور عبد (کامل) کا نام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ اور آپ کی آل پر بہت زیادہ درود و سلام بھیجے۔“

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالنِّسَاءِ

﴿حضور ﷺ کی خواتین پر رحمت و شفقت﴾

۱/۳۰. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه، قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: غَلَبْنَا عَلَيْكَ الرِّجَالَ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوْعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ صحابیات حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: (یا رسول اللہ!) آپ کی جانب (سے فیض پانے میں) مرد ہم سے آگے نکل گئے لہذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اُن کے لئے ایک دن مقرر فرما دیا۔ اُس دن آپ ﷺ اُن سے ملاقات فرماتے، انہیں نصیحت فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام بتلاتے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ۱/۵۰، الرقم: ۱۰۱، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، ۴/۲۸، الرقم: ۲۶۳۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴، الرقم: ۱۱۳۱۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۴۵۱، الرقم: ۵۸۹۶، وابن حبان في الصحيح، ۷/۲۰۶، الرقم: ۲۹۴۴، وأبو يعلى في المسند، ۲/۶۱، الرقم: ۱۲۷۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۱۳۱، الرقم: ۹۷۴۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۵۵، الرقم: ۳۰۵۳۔

٢/٣١. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَتِ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک مقتول عورت پائی گئی تو آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی (سختی سے) ممانعت فرمادی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣٢. عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ، يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ،

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قتل النساء في الحرب، ١٠٩٨/٣، الرقم: ٢٨٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب، ١٣٦٤/٣، الرقم: ١٧٤٤، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان، ١٣٦/٤، الرقم: ١٥٦٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، ٩٤٧/٢، الرقم: ٢٨٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ١٨٥/٥، الرقم: ٨٦١٨، والدارمي في السنن، ٢٩٣/٢، الرقم: ٢٤٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢/٢، الرقم: ٤٧٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٣٤٤/١، الرقم: ١٣٥۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب المعارض مندوحة عن الكذب، ٢٢٩٤/٥، الرقم: ٥٨٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمة النبي ﷺ للنساء، ١٨١١/٤۔ ١٨١٢، الرقم: (٧٣) ٢٣٢٣، والنسائي في السنن الكبرى، ١٣٥-١٣٤/٦، الرقم: ١٠٣٥٩-١٠٣٦٣، وأحمد بن حنبل في—

وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةَ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ، يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دربارِ اقدس میں انجشہ نامی ایک خوش الحان حدی خواں تھا (جب اُس کی حدی خوانی سے اُونٹ تیز رفتاری سے دوڑنے لگے تو) حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے انجشہ! نرمی کرو کہیں شیشوں کو نہ توڑ دینا، یعنی نازک سی عورتوں کو تکلیف نہ دو (اُونٹوں کی رفتار کم کرلو)۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظِ مسلم کے ہیں۔

۴/۳۳ . عَنْ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

..... المسند، ۲۲۷/۳، الرقم: ۱۳۴۰۱، وابن حبان في الصحيح،
۱۱۹/۱۳، الرقم: ۵۸۰۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲۱/۲۵،
الرقم: ۲۹۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۹۱/۵، الرقم: ۲۸۰۹، وأيضاً،
۱۱۶/۷، الرقم: ۴۰۶۴، ۴۰۷۵، والرويانى في المسند،
۳۸۱/۲، الرقم: ۱۳۵۷، وعبد بن حميد في المسند، ۳۹۸/۱، الرقم:
۱۳۴۲، واليهقي في السنن الكبرى، ۲۲۷/۱۰، الرقم: ۲۰۸۲۰ -
۲۰۸۲۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۴۳۰/۸ - ۴۳۱،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۴/۳، ۳۲۰/۴، ۲۰/۸، وقال: رواه
أحمد ورجاله رجال الصحيح -

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من كان في حاجة
أهله فأقيمت الصلاة فخرج، ۲۳۹/۱، الرقم: ۶۴۴، وأيضاً في كتاب
النفقات، باب خدمة الرجل في أهله، ۲۰۵۲/۵، الرقم: ۵۰۴۸،
وأيضاً في كتاب الأدب، باب كيف يكون الرجل في أهله،
۲۲۴۵/۵، الرقم: ۵۶۹۲، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة -

يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ.

”حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کا شانہ اقدس میں کیا کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کے کاموں میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے

فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/٣٤. عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ

..... والرفائق والورع، باب: (٤٥) منه، ٤/٦٥٤، الرقم: ٢٤٨٩، وأحمد بن

حنبل في المسند، ٦/٤٩، الرقم: ٢٤٢٧٢، والطيلالسي في المسند،

١/١٩٨، الرقم: ١٣٨٣، وابن راهويه في المسند، ٣/٨٧٩، الرقم:

١٥٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢١٥، الرقم: ٢٩٨٩۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب الغيرة، ٥/٢٠٠٣،

الرقم: ٤٩٢٧، وأبو داود في السنن، كتاب البيوع، باب فيمن أفسد

شيئا يغرم مثله، ٣/٢٩٧، الرقم: ٣٥٦٧، والنسائي في السنن، كتاب

عشرة النساء، باب الغيرة، ٧/٧٠، الرقم: ٣٩٥٥، وأيضاً في السنن

الكبرى، ٥/٢٨٥، الرقم: ٨٩٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام،

باب الحكم فيمن كسر شيئاً، ٢/٧٨٢، الرقم: ٢٣٣٤، والدارمي في

السنن، ٢/٣٤٣، الرقم: ٢٥٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٥،

الرقم: ١٢٠٤٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤٥٥، الرقم: ٣٨٤٩۔

إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضْرَبَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ، فَأَنْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقَّ الصَّحْفَةَ، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ، وَيَقُولُ: غَارَتْ أُمَّكُمْ، ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّىٰ أَتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ كَسَرَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالِدَّارِمِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ دیگر اُمہات المؤمنین میں سے کسی ایک نے رکابی میں آپ ﷺ کے لیے کھانا بھیجا۔ آپ ﷺ جس زوجہ مطہرہ کے گھر تشریف فرما تھے انہوں نے (غیرت کی وجہ سے) خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا جس سے رکابی گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ تو آپ ﷺ نے رکابی کے ٹکڑے جمع کیے اور پھر اُس میں کھانے کو جمع فرمانے لگے جو اُس رکابی میں تھا۔ آپ ﷺ نے (خادم سے) فرمایا: تمہاری ماں نے غیرت کھائی۔ پھر آپ ﷺ نے اُس خادم کو روک لیا، یہاں تک کہ جس زوجہ مطہرہ کے گھر میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے اُن سے آپ نے صحیح سالم رکابی منگوا کر واپس بھجوا دی اور ٹوٹی ہوئی اُن کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے وہ توڑی تھی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۶/۳۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ

۶: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ الْإِنْسِاطِ إِلَى النَّاسِ، ۵/۲۲۷، الرَّقْمُ: ۵۷۷۹، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ—

النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعَنَّ مِنْهُ فَيَسْرِبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی رہتی اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ ﷺ انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ دوبارہ کھیلنے لگ جاتیں۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۳۶. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَاللَّهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

..... فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة رضي الله عنها، ۴/ ۱۸۹۰، الرقم: ۲۴۴۰، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في اللعب بالبنات، ۴/ ۲۸۳، الرقم: ۴۹۳۱، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حسن معاشره النساء، ۱/ ۶۳۷، الرقم: ۱۹۸۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۳۰۵، الرقم: ۸۹۴۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۲۳۴، الرقم: ۲۶۰۱۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/ ۱۷۳، الرقم: ۵۸۶۳۔
۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب حسن المعاشره مع الأهل، ۵/ ۱۹۸۸، الرقم: ۴۸۹۴، وأيضاً في باب نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ربيبة، ۵/ ۲۰۰۶، الرقم: ۴۹۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ۲/ ۶۰۹، الرقم: ۸۹۲، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النساء إلى ذلك، ۳/ ۱۹۵، الرقم: ۱۵۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۸۴، الرقم: ۲۴۵۸۵، وابن راهويه في المسند، ۲/ ۲۷۳، الرقم: ۷۸۱۔

يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحَرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، لِكَيْ أَنْظِرَ إِلَى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى
أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ، فَأَقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ، حَرِيصَةً
عَلَى اللَّهْوِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ .

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں وہ
منظر آج بھی دیکھ رہی ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے
تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے آپ ﷺ کی مسجد میں جنگی مشقیں کر رہے تھے۔ حضور
نبی اکرم ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کی مشقیں دیکھتی
رہوں۔ آپ ﷺ میری وجہ سے قیام فرما رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود
وہاں سے چلی گئی، اب تم خود اندازہ کر لو کہ ایک کسمن اور کھیل کی شائق لڑکی کتنی دیر کھیل کو
دیکھتی ہے (یعنی آپ کافی دیر کھڑی رہیں)۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۸/۳۷ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب سنة العيدين لأهل
الإسلام، ۱/۳۲۴، الرقم: ۹۰۹، وأيضاً في كتاب المناقب، باب مقدم
النبي ﷺ وأصحابه المدينة، ۳/۱۴۳۰، الرقم: ۳۷۱۶، ومسلم في
الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرفعة في اللعب الذي لا معصية
فيه في أيام العيد، ۲/۶۰۷، ۶۰۸، الرقم: ۸۹۲، وابن ماجه في
السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ۱/۶۱۲، الرقم: ۱۸۹۸،
وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۱۸۰، ۱۸۷، الرقم: ۵۸۷۱، ۵۸۷۷،
والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۲۴، الرقم: ۲۰۸۰۱، وأيضاً في
شعب الإيمان، ۴/۲۸۱، الرقم: ۵۱۱۰۔

جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تَغْيِيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَكَيْسَتَا بِمُغَيَّبَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمْزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لمسلم: وفيه جاريتان تلعبان بدؤفٍ.

وفي رواية لمسلم: وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسَجِّى بِغُوبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْهُ وَقَالَ: دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکر ؓ (میرے گھر) تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں، جنگ بُعَاث میں انصار کی بہادری کے گیت گا رہی تھیں۔ فرماتی ہیں کہ یہ (پیشہ ور) گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابو بکر ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجا؟ یہ عید کے دن کی بات ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! (رہنے دو) ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”اور امام مسلم کی روایت میں ہے کہ اس گھر میں دو بانڈیاں تھیں، جو دُف بجا (کر) گا رہی تھیں۔“

امام مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ”حضور نبی اکرم ﷺ کپڑا اڑھے آرام فرماتے تھے۔ حضرت ابو بکر ؓ نے انہیں ڈانٹا تو آپ ﷺ نے چہرہ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ابو بکر! انہیں رہنے دو یہ ایام عید ہیں۔“

۹/۳۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأُمَّةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِبَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ کی لوٹریوں میں سے اگر کوئی لوٹری (اپنے کسی کام کے سلسلے میں) حضور نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہیں لے جانا چاہتی تو لے جاتی تھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۳۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ: يَا أُمَّ فُلَانٍ، انْظُرِي أَيَّ السِّكِّكِ شِئْتِ، حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ، فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خرابی تھی، وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کچھ کام ہے،

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكبير، ۲۲۵۵/۵، الرقم: ۵۷۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۸/۳، الرقم: ۱۱۹۶۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۰۲/۷، والنووي في رياض الصالحين/۱۷۱، الرقم: ۱۷۱۔

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ۱۸۱۲/۴، الرقم: ۲۳۲۶، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الجلوس في الطرقات، ۲۵۷/۴، الرقم: ۴۸۱۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۹/۳، الرقم: ۱۲۲۱۸۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام فلاں! جس گلی میں چاہو انتظار کرو، میں تمہارا مسئلہ حل کروں گا، پھر آپ ﷺ نے راستہ میں اُس سے بات کی اور اُس کی حاجت پوری کر دی۔“
 اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١/٤٠ . عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا، قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالْشُّطْرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: فَالْثُّلُثُ وَالْثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ، حَتَّى اللَّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ، وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوصايا، باب أن يترك ورثته أغنياء خير من أن يتكففوا الناس، ١٠٠٦/٣، الرقم: ٢٥٩١، ٢٥٩٣، وأيضاً في كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: اللهم أمض لأصحابي هجرتهم، ١٤٣١/٣، الرقم: ٣٧٢١، ونحوه الرقم: ٤١٤٧، ٥٠٣٩، ٥٣٣٥، ٥٣٤٤، ٦٠١٢، ٦٣٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث، ١٢٥٠/٣، الرقم: ١٦٢٨، ومالك في الموطأ، كتاب الوصية، باب الوصية في الثلث لا تتعدى، ٧٦٣/٢، الرقم: ١٤٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٦٤/٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٣/٢، الرقم: ١١٤٧، وأبو يعلى في المسند، ١٤٥/٢، الرقم: ٨٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٦٨/٦، الرقم: ١٢٣٤٥۔

نَاسٌ، وَيُضَرِّبُكَ آخِرُونَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، اور اُس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت سعدؓ اُس جگہ مرنا ناپسند فرماتے تھے جہاں سے انہوں نے ہجرت کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن عفراء پر رحم فرمائے۔ (حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں) میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: نصف کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: تہائی مال کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تہائی مال سے درست ہے، لیکن تہائی مال بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ انہیں غریب چھوڑ کر جانے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور جو کچھ تم راہ خدا میں خرچ کرو وہ صدقہ ہے، یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو، وہ بھی صدقہ ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اعلیٰ منصب عطا فرمائے گا، بہت سارے لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے جبکہ بعض لوگ نقصان بھی اٹھائیں گے۔ (بعد ازاں آپ ﷺ کا یہ فرمان سچ ثابت ہوا حضرت سعدؓ فوج کے سپہ سالار بنے اور بہت سارے لوگ ان کی فتوحات سے مالِ غنیمت سے مستفید ہوئے، کئی مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ کفار آپ کے ہاتھوں قتل ہوئے اور وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے تھے)۔ اُن دنوں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھی؛ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲/۴۱. وفي رواية: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة، ولكل امرئ ما نوى، ۱/۳۰، الرقم: ۵۶، وأيضاً في كتاب الجنائز، باب رثاء النبي ﷺ سعد بن خولة، ۴۳۵/۱، الرقم: ۱۲۳۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب—

اللَّهُ ﷺ قَالَ لَهُ: إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو کچھ خرچ کرتے ہو کہ جس سے تمہارا مقصود رضائے الہی ہو تو تمہیں اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو (اس پر بھی تمہیں اجر دیا جاتا ہے)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳/۴۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ،

..... الوصية بالثلث، ۱۲۵۰/۳، الرقم: ۱۶۲۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۸۳/۵، الرقم: ۹۲۰۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۹۲/۷، الرقم: ۷۱۷۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴۱/۳، الرقم: ۳۰۰۰۔
 ۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ۲۲۲۷/۵، الرقم: ۵۶۲۶، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب بر الوالدين وأنهما أحق به، ۱۹۷۴/۴، الرقم: ۲۵۴۸، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالدين، ۱۲۰۷/۲، الرقم: ۶۰۹۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۵، الرقم: ۲۰۰۶۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۷۵/۲، الرقم: ۴۳۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۴۰۵/۱۹، الرقم: ۹۶۱، وأبو يعلى في المسند، ۴۸۲/۱۰، الرقم: ۶۰۹۴، وابن راهويه في المسند، ۲۱۶/۱، الرقم: ۱۷۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۹/۴، الرقم: ۷۵۵۲۔

قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟
قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہاری والدہ ہے۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٣/١٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَارِسِيًّا، كَانَ طَيِّبَ الْمَرْقِ، فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ: وَهَذِهِ لِعَابِشَةَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهَذِهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَامَ يَنْدَافِعَانِ حَتَّى آتَيَا مَنْزِلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، سو ایک دن اُس نے آپ ﷺ کے لئے سالن بنایا، پھر دعوت دینے کے لئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اور یہ دعوت عائشہ کے لئے بھی

١٤: أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب الأشربة، باب ما یفعل الضیف إذا

تبعہ غیر من دعاه صاحب الطعام، ٣/١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، وأحمد

بن حنبل فی المسند، ٣/١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥۔

ہے؟ تو اُس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں بھی نہیں آ سکتا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ بھی) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اُس شخص نے تیسری بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (عائشہ) بھی، اُس نے تیسری بار کہا: ہاں، یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اُٹھے اور اُس شخص کے گھر تشریف لے گئے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥/٤٤ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَعِي بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها، باب هبة المرأة لغير زوجها وعتقها، ٩١٦/٢، الرقم: ٢٤٥٣، وأيضاً في كتاب الشهادات، باب في المشكلات، ٩٥٥/٢، الرقم: ٢٥٤٢، وأبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء ٢/٢٤٣، الرقم: ٢١٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب القضاء بالقرعة، ٧٨٦/٢، الرقم: ٢٣٤٧، والسنن الكبرى، ٥/٢٩٢، الرقم: ٨٩٢٣، والدارمي في السنن، ١٩٤/٢، الرقم: ٢٢٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١١٧/٦، الرقم: ٢٤٩٠٣۔

سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ سو جس کا قرعہ نکلتا اُسے اپنے ساتھ لے جاتے اور آپ ﷺ نے اُن کے درمیان ہر ایک کے لئے ایک رات اور دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے اُن کا مقصود آپ ﷺ کی رضامندی تھی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۴۵ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عِنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي. قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتُ عِنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلٌ، وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: (ایک مرتبہ) حضور نبی

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب غيرة النساء ووجدهن، ۲۰۰۴/۵، الرقم: ۴۹۳۰، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل عائشة رضي الله عنها، ۱۸۹۰/۴، الرقم: ۲۴۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۴۹/۱۶، الرقم: ۷۱۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۱/۶، الرقم: ۲۴۳۶۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۶۵/۵، الرقم: ۹۱۵۶، وأبو يعلى في المسند، ۲۹۸/۸، الرقم: ۲۹۹، الرقم: ۴۸۹۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۴۶/۲۳، الرقم: ۱۲۲۔

اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: (اے عائشہ!) میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب خفا ہوتی ہو۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو: رب محمد کی قسم! اور جب تم خفا ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو: رب ابراہیم کی قسم! حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اُس وقت میں صرف آپ کا نام ہی تو چھوڑتی ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ۷۰۹/۵، الرقم: ۳۸۹۵، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حسن معاشره النساء، ۶۳۶/۱، الرقم: ۱۹۷۷، وابن حبان في الصحيح، ۴۸۴/۹، الرقم: ۴۱۷۷، والبزار في المسند، ۲/۱۷۰، الرقم: ۱۰۲۸، والدليلي في مسند الفردوس، ۲/۱۷۰، الرقم: ۲۸۵۳، والهيشي في موارد الظمان، ۱/۳۱۸، الرقم: ۱۳۱۲۔

١٨/٤٧. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةٍ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوْ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحَ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت معاویہ بن حیدہ رضي الله عنه سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی شخص پر اُس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو یا کماؤ تو اُسے بھی پہناؤ، اُس کے منہ پر نہ مارو، اُس سے برے لفظ نہ کہو اور اُسے خود سے الگ نہ کرو مگر گھر کے اندر ہی۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩/٤٨. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلْمَنِي فِيمَا

١٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في حق المرأة على زوجها، ٢/٢٤٤، الرقم: ٢١٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حق المرأة على الزوج، ١/٥٩٣، الرقم: ١٨٥٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٧٣، ٦/٣٢٣، الرقم: ٩١٧١، ٤/١١١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٤٧، الرقم: ٢٠٠٢٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/١٤٨، الرقم: ١٢٥٨٣، وابن حبان في الصحيح، ٩/٤٨٢، الرقم: ٤١٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤٢٧، الرقم: ١٠٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٠٥، الرقم: ١٤٥٥٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٢، الرقم: ٢٩٦٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٢٧٢۔

١٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، ٢/٢٤٢، الرقم: ٢١٣٤، والدارمي في السنن، كتاب النكاح، باب—

تَمَلِكٌ وَلَا أَمَلِكٌ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الْقَلْبَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالِدَارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (امہات المؤمنین میں) انصاف سے باریاں تقسیم کرتے اور دعا فرماتے: یا اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے اور مجھے اُس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے اور میں اُس پر اختیار نہیں رکھتا۔ (امام ابوداؤد نے فرمایا: یعنی دل پر)۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد، دارمی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي ٢٠/٤٩.

..... في القسمة بين النساء، ١٩٣/٢، الرقم: ٢٢٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٤٤/٦، الرقم: ٢٥١٥٤، وابن حبان في الصحيح، ٥/١٠، الرقم: ٤٢٠٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٧/٤، الرقم: ١٧٥٤١، والحاكم في المستدرک، ٢٠٤/٢، الرقم: ٢٧٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٩٨/٧، الرقم: ١٤٥٢١۔

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل، ٢٩/٣، الرقم: ٢٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حسن معاشرۃ النساء، ٥٣١/١، الرقم: ١٩٧٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٠٤/٥، الرقم: ٨٩٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩/٦، الرقم: ٢٤١٦٤، وابن حبان في الصحيح، ٥٤٥/١٠، الرقم: ٤٦٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٣١/٦، الرقم: ٣٣٥٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٧/٢٣، الرقم: ١٢٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٨/١٠، الرقم: ١٩٥٤٤۔

سَفَرٍ، قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلِي، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ، فَسَبَقَنِي، فَقَالَ: هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت بیان کرتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد جب میرا وزن بڑھ گیا تو میں نے پھر آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی، اس دفعہ آپ ﷺ مجھ پر سبقت لے گئے اور فرمایا: (عائشہ!) یہ اُس جیت کا بدلہ ہو گیا۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١/٥٠. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطَمَهَا، وَقَالَ: أَلَا أَرَاكَ تَرْفَعِينَ صَوْتِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجِزُهُ، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغَضَّبًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ: كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْقَذْتُكَ مِنَ الرَّجُلِ، قَالَ: فَمَكَتْ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اصْطَلَحَا،

٢١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في المزاح، ٣٠٠/٤، الرقم: ٤٩٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٧١/٤، ٢٧٢، الرقم: ١٨٤١٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١٣٩/٥، ٣٥٦، الرقم: ٨٤٩٥، ٩١٥٥، والبخاري في المسند، ٢٢٣/٨، الرقم: ٣٢٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٦/٩۔

فَقَالَ لَهُمَا: أَذْخِلَانِي فِي سَلْمِكَمَا كَمَا أَذْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكَمَا، فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ
الصَّحِيحِ.

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابو
بکر ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اور جب اندر داخل
ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بلند آواز سے بات کرتے سنا انہوں نے
حضرت عائشہ کو تھپڑ مارنے کے لئے بڑھے اور کہا: کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ تم رسول
اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آواز بلند کر رہی ہو، لیکن آپ ﷺ نے انہیں روک دیا۔ حضرت
ابو بکر ؓ غصے کی حالت میں باہر چلے گئے۔ حضرت ابو بکر ؓ کے جانے کے بعد حضور نبی
اکرم ﷺ نے (حضرت عائشہ سے مزاحاً) فرمایا: دیکھا میں نے تمہیں اس آدمی سے کیسے
بچا لیا؟ حضرت ابو بکر ؓ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اور دونوں کو باہم شیر و شکر پایا تو عرض کیا: مجھے اپنی صلح
میں بھی شامل کیجئے۔ جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے شامل
کیا، ہم نے شامل کیا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے
فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥١/٢٢. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

٢٢: أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، أَبْوَابُ الْمَلَاعِبَةِ، بَابُ مَلَاعِبَةِ
الرَّجُلِ زَوْجَتَهُ، ٥/٣٠٢، ٣٠٣، الرَّقْمُ: ٨٩٣٩، ٨٩٤٠، وَالطَّبْرَانِيُّ
فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ٨/١١٨، ١١٩، الرَّقْمُ: ٨١٤٧، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي —

اللَّهُ وَجَابِرُ بْنُ عَمِيرٍ الْأَنْصَارِيِّينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَرْمِيَانِ، قَالَ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: أَكْسَلْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَهُوَ لِعَبٍّ، لَا يَكُونُ أَرْبَعَةَ: مُلَاعِبَةَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَتَادِيْبَ الرَّجُلِ فَرَسَهُ، وَمَشْيُ الرَّجُلِ بَيْنَ الْعَرَضَيْنِ، وَتَعَلُّمُ الرَّجُلِ السَّبَاحَةَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْدَرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بَحْتٍ وَهُوَ ثَقَّةٌ.

”حضرت عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ اور جابر بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہما کو تیر اندازی کرتے دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اُن میں سے ایک بیٹھ گیا تو اسے اس کے دوست نے کہا: کیا تھک گئے ہو؟ اُس نے کہا: ہاں، پھر اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا: ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں ہے وہ فضول ہے، سوائے چار چیزوں کے: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ لاڈ پیار کرنا، (جنگ کی خاطر) انسان کا اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو اُمور کی سرانجام دہی کے لئے انسان کا چلنا اور انسان کا تیرا کی سیکھنا۔“

اس حدیث کو امام نسائی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ سوائے عبد الوہاب بن بخت کے اور وہ بھی ثقہ ہے۔

..... السنن الكبرى، ١٥/١٠، الرقم: ١٩٥٢٥، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٢٦٩/٥، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ١٨٠/٢، الرقم: ٢٠١٤، والسيوطى في الدر المنثور، ٨٦/٤۔

٢٣/٥٢ . عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَبِيدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لِعَبِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَدْ أَنْ لَكَ أَنْ تَزُورَنَا، فَقَالَ: أَقُولُ يَا أُمُّهُ كَمَا قَالَ الْأَوَّلُ: زُرْ غَيْبًا، تَزِدُّ حُبًّا، قَالَ: فَقَالَتْ: دَعُونَا مِنْ رَطَابَتِكُمْ هَذِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبَرِينَا بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي. قَالَ: يَا عَائِشَةُ، ذَرِينِي أَتَعَبُدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي. قُلْتُ: وَاللَّهِ، إِنِّي أَحْبُّ قُرْبَكَ، وَأَحْبُّ مَا يَسُرُّكَ. قَالَتْ: فَقَامَ فَيَطْهَرُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَ حَجْرَهُ، قَالَتْ: وَكَانَ جَالِسًا فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَ لِحْيَتَهُ. قَالَتْ: ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ الْأَرْضَ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَأَهُ يَبْكِي. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَبْكِي، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ [البقرة، ٢: ١٦٤] الْآيَةَ، كُلَّهَا. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے عبید بن عمیر سے فرمایا: اب وقت

٢٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب التوبة، ذكر البيان بأن المرء عليه إذا
تخلى لزوم البكاء، ٣٨٦/٢، الرقم: ٦٢٠، والمنذري في الترغيب
والترهيب، ٢٤٣/٢، الرقم: ٢٢٥٥، والهيثمى في موارد الظمان،
١٣٩/١، الرقم: ٥٢٣، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ/ ١٥٣-١٥٤-

ملا ہے ہماری ملاقات کے لئے؟ اُنہوں نے عرض کیا: اے میری اماں جان! میں وہی کہتا ہوں جو پہلے لوگوں نے کہا تھا کہ کبھی کبھار ملا کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نے تمہاری اس عجیبی زبان کی بدولت ہی تمہیں دعوت دی، حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جو سب سے حیران کن بات دیکھی اُس کے بارے میں مجھے بتائیے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ کچھ دیر خاموش رہیں پھر فرمایا: جن راتوں میں (حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام) میرے پاس تھا ان میں سے ایک رات آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! مجھے الگ چھوڑ دو کہ میں آج رات اپنے رب کی عبادت کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) خدا کی قسم! میں آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں اور اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو پسند ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ اٹھے اور وضو کیا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گود مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تشریف فرما رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک (آنسوؤں سے) تر ہو گئی۔ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ زمین بھی تر ہو گئی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں نماز فجر کی اطلاع دینے آئے اور آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں حالانکہ (آپ کے تو سل سے تو) آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے۔ اس کے لئے بربادی ہے جس نے اسے پڑھا اور اس میں غور و فکر نہ کیا۔ (وہ آیت یہ ہے: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ ”بیٹک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں آپ ﷺ نے آخر تک مکمل

آیت بیان کی۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية عنها: قَالَتْ: أَنْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (١)

”ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس درجہ قیام فرما ہوتے کہ آپ ﷺ کے دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ بنوں؟“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر، ٤/١٨٣٠، الرقم: ٤٥٥٧، وأيضاً عن المغيرة رضي الله عنه في كتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم الله، ٥/٢٣٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ٤/٢١٧٢، الرقم: ٢٨٢٠، والترمذي عن المغيرة رضي الله عنه في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ٢/٢٦٨، الرقم: ٤١٢، وقال: حديث المغيرة بن شعبة حديث حسن صحيح۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالْأَطْفَالِ وَالصِّغَارِ وَالصَّبِيَّانِ

﴿حضور ﷺ کی معصوم اور نو عمر بچوں پر رحمت و شفقت﴾

۱/۵۳ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا قَبَلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ اُس وقت آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے تھے وہ بولے: (یا رسول اللہ!) میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی اُن میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اِس پر آپ ﷺ نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ۲۲۳۵/۵، الرقم: ۵۶۵۱، وأيضاً في الأدب المفرد/ ۴۶، الرقم: ۹۱، ۹۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ۱۸۰۸/۴، الرقم: ۲۳۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۲۰۲/۲، الرقم: ۴۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۴۱/۲، الرقم: ۷۲۸۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰۰/۷، الرقم: ۱۳۳۵۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۴۲/۳، الرقم: ۳۴۱۹۔

نہیں کیا جاتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۵۴ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: اتَّقِبِلُونِ صَبِيَّانَكُمُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالُوا: لَكِنَّا، وَاللَّهِ، مَا نَقْبِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی لوگ آئے، اور انہوں نے پوچھا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: بخدا ہم تو اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں اُس کا مالک تو نہیں ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳/۵۵ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ۲۲۳۵/۵، الرقم: ۵۶۵۲، وأيضاً في الأدب المفرد/ ۴۸، الرقم: ۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمة الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ۱۸۰۸/۴، الرقم: ۲۳۱۷، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، ۱۲۰۹/۲، الرقم: ۳۶۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۶/۶، الرقم: ۲۴۳۳۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۶۶/۷، الرقم: ۱۱۰۱۳۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب قول النبي ﷺ: إنا بك لمحزونون، ۴۳۹/۱، الرقم: ۱۲۴۱، ومسلم في الصحيح،

بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيَدَّخُنْ وَكَانَ ظُهُرُهُ فِينَا، فَيَأْخُذُهُ، فَيُقْبِلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وفي رواية أبي يعلى: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْحَمَ بِالصَّبِيَّانِ.

وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا، (آپ ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم ؑ مدینہ کی بالائی بستی میں بغرض رضاعت قیام پذیر تھے، آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے، آپ ﷺ گھر کے اندر تشریف لے جاتے درآں حالیکہ وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اُس دایہ کا خاوند لوہا تھا، آپ ﷺ انہیں گود میں اٹھاتے، بوسہ دیتے اور پھر لوٹ آتے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور ابو یعلیٰ کی روایت میں ہے: ”حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بچوں پر شفقت فرمانے والے تھے۔“ اس کی اسناد صحیح ہے۔

..... کتاب الفضائل، باب رحمته الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذلك، ۱۸۰۸/۴، الرقم: ۲۳۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۲/۳، الرقم: ۱۲۱۲۳، وأبو يعلى في المسند، ۲۰۵/۷، ۲۰۶، الرقم: ۴۱۹۵، ۴۱۹۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۶۵/۷، الرقم: ۱۱۰۱۱، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۱۳۶، ۱۳۷۔

۴/۵۶ . عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ
أُمَامَةَ بِنْتُ زَيْنَبِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ
حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ .

”حضرت ابوقتادہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (امامت کرات
ہوئے) حالت نماز میں حضرت أمامہ بنت زینب بنت رسول اللہ اور ابو العاص بن ربیع کی
بٹی یعنی اپنی نواسی کو اٹھائے ہوئے تھے، سو جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو اُسے اٹھا لیتے
اور جب سجدہ فرماتے تو اُسے نیچے اتار دیتے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۵/۵۷ . عَنِ الْبُرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب إذا حمل جارية
صغيرة على عنقه في الصلاة، ۱/۱۹۳، الرقم: ۴۹۴، ومسلم في
الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز حمل
الصبيان في الصلاة، ۱/۳۸۵، الرقم: ۵۴۳، وأبو داود في
السنن، كتاب الصلاة، باب العمل في الصلاة، ۱/۲۴۱، الرقم: ۹۱۷،
والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب حمل الصبايا في الصلاة
ووضعهن في الصلاة، ۳/۱۰، الرقم: ۱۲۰۴، ومالك في الموطأ،
۱/۱۷۰، الرقم: ۴۱۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۳۸۳، الرقم:
-۷۸۴-۷۸۳

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن
والحسين رضي الله عنهما، ۳/۱۳۷۰، الرقم: ۳۵۳۹، ومسلم في
الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل الحسن والحسين رضي
الله عنهما، ۴/۱۸۸۳، الرقم: ۲۴۲۲، والترمذي في السنن، كتاب—

عَمَّا عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْبُهُ فَاَحْبُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶/۵۸. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ

..... المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ۶۶۱/۵، الرقم: ۳۷۸۳، وابن حبان في الصحيح، ۴۱۶/۱۵، الرقم: ۶۹۶۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۸۰/۶، الرقم: ۳۲۱۹۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۱/۳، الرقم: ۲۵۸۲، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۷۶۸/۲، الرقم: ۱۳۵۳۔

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطهارة، باب حكم بول الصبيان، ۹۰/۱، الرقم: ۲۲۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ۲۳۷/۱، الرقم: ۲۸۶، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب، ۱۰۲/۱، الرقم: ۳۷۴، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب بول الصبي الذي لم يأكل الطعام، ۱۵۷/۱، الرقم: ۳۰۲، ومالك في الموطأ، كتاب الطهارة، باب ما جاء في بول الصبي، ۶۴/۱، الرقم: ۱۴۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷۸/۲۵، الرقم: ۴۳۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۹۲/۱۔

فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اُم قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اُس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۵۹. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاتَّبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (نو مولود) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے چنانچہ ایک بچہ لایا گیا تو اُس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر بہا دیا اور اُسے نہ دھویا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤسهم، ۲۳۳۸/۵، الرقم: ۵۹۹۴، ومسلم فی الصحیح، کتاب الطهارة، باب حکم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ۲۳۷/۱، الرقم: ۲۸۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۱۲/۶، الرقم: ۲۵۸۱۲، والطحاوي فی شرح معاني الآثار، ۹۳/۱، وابن راهويه فی المسند، ۱۱۶/۲، الرقم: ۵۸۷، والحميدي فی المسند، ۸۸/۱، الرقم: ۱۶۴۔

۸/۶۰. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا أَلَا صَنَعْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا۔ کسی کام کرنے میں یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا، اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹/۶۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَا دَخُلُ فِي

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره ما البخل، ۵/۲۲۴۵، الرقم: ۵۶۹۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان رسول الله ﷺ أحسن الناس خلقاً، ۴/۱۸۰۴، الرقم: ۲۳۰۹، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في خلق النبي ﷺ، ۴/۳۶۸، الرقم: ۲۰۱۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۶۵، الرقم: ۱۳۱۸۲۳، وابن حبان في الصحيح، ۷/۱۵۲، الرقم: ۲۸۹۳، وأبو يعلى في المسند، ۶/۱۰۴، الرقم: ۳۳۶۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۲۸، الرقم: ۹۰۳۲، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۴۰۲، الرقم: ۱۳۶۱، ۱۳۶۳۔

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، ۱/۲۵۰، الرقم: ۶۷۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ۱/۳۴۳، الرقم: ۴۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۰۹، الرقم: ۱۲۰۸۶، وابن حبان في الصحيح، ۵/۵۱۰، الرقم: ۲۱۳۹، وأبو يعلى في المسند، ۵/۴۴۱، الرقم: ۳۱۴۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۳۹۳، الرقم: ۳۸۴۸، وأيضاً في شعب الإيمان، ۷/۴۷۷، الرقم: ۱۱۰۵۔

الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا
أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز
سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس
کی ماں کو تکلیف ہوگی (کیونکہ اس وقت خواتین بھی مسجد میں نماز ادا کرنے آتی تھیں)۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰/۶۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَنِي
امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا
فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد
وتقبيله ومعانقته، ۲۲۳۴/۵، الرقم: ۵۶۴۹، وأيضاً في كتاب الزكاة،
باب اتقوا النار ولو بشق تمره والقليل من الصدقة، ۵۱۴/۲، الرقم:
۱۳۵۲، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل
الإحسان إلى البنات، ۲۰۲۷/۴، الرقم: ۲۶۲۹، والترمذي في
السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في النفقة على البنات
والأخوات، ۳۱۹/۴، الرقم: ۱۹۱۵، وأحمد بن حنبل في المسند،
۸۷/۶، الرقم: ۲۴۶۱۶، وابن حبان في الصحيح، ۲۰۱/۷، الرقم:
۲۹۳۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۴۵۷/۱۰، الرقم: ۱۹۶۹۳،
وابن راهويه في المسند، ۹۷۶/۳، الرقم: ۱۶۹۵، وعبد بن حميد
في المسند، ۴۲۹/۱، الرقم: ۱۴۷۳۔

فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لے کر (کھانے کے لئے) کچھ مانگنے آئی۔ اُس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔ میں نے وہی کھجور اُسے دے دی۔ اُس نے وہ کھجور اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی (خود اُس میں سے کچھ نہ کھایا)۔ پھر وہ عورت چلی گئی۔ اِس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے اُس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اِن بیٹیوں کے ذریعے آزمایا جائے اور پھر وہ اِن پر احسان کرے تو وہ اُس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بن جاتی ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱/۶۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا

فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا غُلَامُ، سَمَّ اللَّهُ وَكُلَّ بِيَمِينِكَ وَكُلَّ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں حضور

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ۲۰۵۶/۵، الرقم: ۵۰۶۱-۵۰۶۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ۱۵۹۹/۳، الرقم: ۲۰۲۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين، ۱۰۸۷/۲، الرقم: ۳۲۶۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۷۵/۴، الرقم: ۶۷۵۹، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ۲۵۹/۱، الرقم: ۲۷۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۶/۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۷۷/۷، الرقم: ۴۳۸۹۔

نبی اکرم ﷺ کے زیر کفالت تھا (آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ (ایک مرتبہ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: برخودار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲/۶۴ . عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِي

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة الشرب، باب في الشرب، ۸۲۹/۲، الرقم: ۲۲۲۴، وأيضاً في باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائة، ۸۳۴/۲، الرقم: ۲۲۳۷، وأيضاً في كتاب المظالم والغصب، باب إذا أذن له أو أحله ولم يبين كم هو، ۸۶۵/۲، الرقم: ۲۳۱۹، وأيضاً في كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة، ۹۲۰/۲، الرقم: ۲۴۶۴، وأيضاً في كتاب الأشربة، باب هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر، ۲۱۳۰/۵، الرقم: ۵۲۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدي، ۱۶۰۴/۳، الرقم: ۲۰۳۰، ومالك في الموطأ، كتاب صفة النبي ﷺ، باب السنة في الشرب ومناولته عن اليمين، ۹۲۶/۲، الرقم: ۱۶۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۳/۵، الرقم: ۲۲۸۷۵، ۲۲۹۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۵۱/۱۲، الرقم: ۵۳۳۵، والربيع في المسند، ۱۴۹/۱، الرقم: ۳۷۵، والنووي في رياض الصالحين/۱۶۲۔

مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ: وَهَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اُس میں سے کچھ نوش فرمایا اور (وہ پیالہ صحابہ کرام میں تقسیم فرمانے لگے تو) آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا جو اُس وقت موجود لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (تبرک) عمر رسیدہ لوگوں کو پہلے دے دوں؟ وہ لڑکا عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بچی ہوئی (تبرک) چیز میں کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ سو آپ ﷺ نے وہ پیالہ اُسی بچے کو پہلے عنایت فرمایا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اما نوموی نے فرمایا: وہ نوجوان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

۱۳/۶۵ . عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو عُمَيْرٍ، قَالَ: أَحْسِبُهُ فَطِيمًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النَّغِيرُ؟ نَغْرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكنية للصبي وقبل أن يولد للرجل، ۲۲۹۱/۵، الرقم: ۵۸۵۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۱۶۹۲/۳، الرقم: ۲۱۵۰، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة على البسط، ۱۵۴/۲، الرقم: ۳۳۳، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرجل يتكنى وليس له ولد، ۲۹۳/۴، الرقم: ۴۹۶۹، وابن ماجه في السنن، —

يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا اور میرے خیال میں اُس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ ہمارے پاس آپ تشریف لاتے تو فرماتے: اے ابوعمیر! نعیر! کیا بنایا؟ نعر (ایک پرندہ تھا جس) کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا (بعد ازاں وہ فوت ہو گیا تو آپ ﷺ اُس بچے کی دل جوئی کے لیے یہ فرماتے)۔ کبھی نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اُسے جھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم فرماتے، پھر آپ ﷺ قیام فرما ہوتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے چنانچہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴/۶۶ . عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى

الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً
وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ

..... كتاب الأدب، باب المزاح، ۱۲۲۶/۲، الرقم: ۳۷۲۰، وأحمد بن

حنبل في المسند، ۱۱۹/۳، ۱۷۱، الرقم: ۱۲۲۲۰، ۱۲۷۷۶، وابن

حبان في الصحيح، ۸۲/۶، الرقم: ۲۳۰۸۔

۱۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلح، باب قول النبي ﷺ

للحسن بن علي ابني هذا سيد، ۹۶۲/۲، الرقم: ۲۵۵۷، والنسائي

في السنن، كتاب الجمعة، باب مخاطبة الإمام رعيته وهو على

المنبر، ۱۰۷/۳، الرقم: ۱۴۱۰، وأحمد بن حنبل في المسند،

۳۷/۵، الرقم: ۲۰۴۰۸، وأيضاً في فضائل الصحابة، ۷۸۵/۲،

الرقم: ۱۴۰۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۳۲/۱۳۔

فَتَيْنٍ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو بکرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر دیکھا اس حال میں کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی آپ ﷺ کے پہلو میں تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروادے گا۔“ اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَيَّ فَيَحْذِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وفي رواية للنسائي: اللَّهُمَّ احْبِبَّهُمَا فَإِنِّي احبُّهُمَا.

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مجھے اٹھا لیتے اور اپنی ایک ران پر بٹھا لیا کرتے اور امام حسن ؓ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے، پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا فرماتے: اے اللہ! ان

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب وضع الصبي على الفخذ، ۲۲۳۶/۵، الرقم: ۵۶۵۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۵۳/۵، الرقم: ۸۱۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۵/۵، الرقم: ۲۱۸۳۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۱۵/۱۵، الرقم: ۶۹۶۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵۳/۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۶۲/۴۔

دونوں پر رحم فرما۔ کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

امام نسائی کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ان دونوں سے محبت فرما کیونکہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔“

۱۶/۶۸ . عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أَطْوَلَ فِيهَا، فَاسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو قتادہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ اُسے طول دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ (اس کے رونے سے) اُس کی ماں کے لیے تکلیف کا باعث بنوں۔“

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، ۱/۲۵۰، الرقم: ۶۷۵، وأيضاً في باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغسل، ۱/۲۹۶، الرقم: ۸۳۰، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب تخفيف الصلاة للأمر يحدث، ۱/۲۰۹، الرقم: ۷۸۹، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب ما على الإمام من التخفيف، ۲/۹۵، الرقم: ۸۲۵، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۲۹۰، الرقم: ۸۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۰۵، الرقم: ۲۲۶۵۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/۴۰۷، الرقم: ۳۶۷۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۱۱۸، الرقم: ۵۰۶۳۔

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۶۹ . عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں کسی ایسے بچے کے رونے کی آواز سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو چھوٹی سورت پڑھ کر نماز میں تخفیف کر دیتے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۷۰ . عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارَيْتَيْنِ

۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ۳۴۲/۱، الرقم: ۴۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۶/۳، الرقم: ۱۲۶۰۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۰۹/۶، الرقم: ۳۳۷۶، وأبو عوانة في المسند، ۴۲۲/۱، الرقم: ۱۵۶۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۹۳/۲، الرقم: ۳۸۴۷۔

۱۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الإحسان إلى البنات، ۲۰۲۷/۴، الرقم: ۲۶۳۱، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات، ۳۱۹/۴، الرقم: ۱۹۱۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۳۰۸/، الرقم: ۸۹۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۲۲/۵، الرقم: ۲۵۴۳۹، والحاكم في المستدرک، ۱۹۶/۴، الرقم: ۷۳۵۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۷۶/۱، الرقم: ۵۵۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۰۴/۶، الرقم: ۸۶۷۴۔

حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَصَمَّ أَصَابِعَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، وہ شخص قیامت کے دن آئے گا تو وہ (شخص) اور میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۹/۷۱ . عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ ؓ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا

إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ

۱۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۶۵۸/۵، الرقم: ۳۷۷۴، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الإمام يقطع الخطبة لأمر يحدث، ۲۹۰/۱، الرقم: ۱۱۰۹، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، ۱۹۲/۳، الرقم: ۱۵۸۵، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب لبس الأحمر للرجال، ۱۱۹۰/۲، الرقم: ۳۶۰۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۵/۵، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۵۵/۲، الرقم: ۱۴۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۴۰۳/۱۳، الرقم: ۶۰۳۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۷۹/۶، الرقم: ۳۲۱۸۹، والحاكم في المستدرک، ۴۲۴/۱، الرقم: ۱۰۵۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۱۸/۳، الرقم: ۵۶۱۰۔

يَدِيهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن، ۶۴: ۱۵] فَظَنَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعِثْرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرُ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسین کریمین علیہما السلام (جو کہ معصوم بچے تھے) تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ آپ ﷺ (انہیں دیکھ کر کہیں شہزادے گرنہ پڑیں) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ”تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہی ہیں۔“ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی گفتگو (درمیان میں) چھوڑ کر انہیں اٹھالیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰/۷۲. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ:

۲۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلوة، باب ما جاء في رحمة الصبيان، ۳۲۲/۴، الرقم: ۱۹۲۰، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الرحمة، ۲۸۶/۴، الرقم: ۴۹۴۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۷/۲، الرقم: ۶۹۳۵، والبخاري في الأدب المفرد ۱۳۰/، الرقم: ۳۵۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۱۴/۵، الرقم: —

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرَنَا.

وفي رواية: وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرَنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالبَخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ہمارے اور بڑوں کی عزت و تکریم نہ کرے۔“

ایک اور روایت میں ہے: ”وہ ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، احمد اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں

روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوقِرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

..... ۲۵۳۵۹، والحاكم في المستدرک، ۱۹۷/۴، الرقم: ۷۳۵۳،

والطبراني في المعجم الكبير، ۳۰۸/۸، الرقم: ۸۱۵۴۔

۲۱: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة

الصبيان، ۳۲۲/۴، الرقم: ۱۹۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند،

۲۵۷/۱، الرقم: ۲۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۲۰۳/۲، الرقم:

۴۵۸، والبخاري في المسند، ۱۵۸/۷، الرقم: ۲۷۱۸، والطبراني في

المعجم الأوسط، ۱۰۷/۵، الرقم: ۴۸۱۲، وأيضاً في المعجم

الكبير، ۴۴۹/۱۱، الرقم: ۱۲۲۷۶۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَانَ وَالْبَزَّازُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲/۷۴. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارِ قُطْنِي. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ایوب انصاری ؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ماں اور بیٹے کو ایک دوسرے سے جدا کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے اور اُس کے پیاروں کو جدا کر دے گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے

۲۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب البیوع، باب ما جاء فی کراہیة أن یفرّق بین الأخویین أو بین الوالدة وولدها فی البیع، ۳/ ۵۸۰، الرقم: ۱۲۸۳، والدارمی فی السنن، ۲/ ۲۹۹، الرقم: ۲۴۷۹، والدارقطنی فی السنن، ۳/ ۶۷، الرقم: ۲۵۶۔

فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳/۷۵ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا وَأَنَا صَبِيٌّ، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَخْرُجُ لِأَلْعَبَ، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا عَبْدَ اللَّهِ، تَعَالَ عَطِطِكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ؟ قَالَتْ: أُعْطِيهِ تَمْرًا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ كَذْبَةٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے غریب خانے میں جلوہ افروز ہوئے اور میں اُس وقت بچہ تھا۔ میں باہر کھیلنے کے لئے جانے لگا تو میری والدہ محترمہ نے مجھے کہا: اے عبد اللہ! ادھر آؤ تاکہ تمہیں کچھ دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ سے فرمایا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو! انہوں نے عرض کیا: میں اسے کھجور دوں گی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ لیا جاتا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ابی شیبہ اور احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ

۲۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب، ۲۹۸/۴، الرقم: ۴۹۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۷/۳، الرقم: ۱۵۷۴۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۳۶/۵، الرقم: ۲۵۶۰۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۹۸/۱۰، الرقم: ۲۰۶۲۹، وأيضاً في شعب الإيمان، ۲۱۰/۴، الرقم: ۴۸۲۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۴۸۳/۹، الرقم: ۴۶۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۷۰/۳، الرقم: ۴۴۶۷۔

روایت کیا ہے۔

۲۴/۷۶ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَتَبَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حَجْرِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَجَالَ أَبِي يَعْلَى ثَقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدہ میں تشریف لے گئے تو حسین کریمین (امام حسن اور امام حسین) علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارے سے منع فرما دیا کہ انہیں چھوڑ دو (یعنی سوار ہونے دو)، پھر جب آپ ﷺ نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا

۲۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب المناقب، فضائل الحسن والحسين، ۵/۵، الرقم: ۸۱۷۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۴۸/۲، الرقم: ۸۸۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۸، الرقم: ۳۲۱۷۴، والبخاري في الصحيح، ۵/۲۲۶، الرقم: ۱۸۳۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۲۶، الرقم: ۶۹۷۰، وأبو يعلى في المصنف، ۳/۴۷، الرقم: ۵۰۱۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۳/۴۷، الرقم: ۲۶۴۴، والهيثمى في موارد الظمان، ۱/۵۵۲، الرقم: ۲۲۳۳، وأيضاً في مجمع الزوائد، ۹/۱۷۹۔

ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: امام ابو یعلیٰ کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۵/۷۷. عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ، فَإِذَا حُسَيْنٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَلْعَبُ فِي السِّكَّةِ، قَالَ: فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ وَبَسَطَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفِرُّ هَاهُنَا وَهَاهُنَا وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهُ فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْبِهِ وَالْأُخْرَى فِي فَأْسِ رَأْسِهِ فَقَبَلَهُ وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سَبُطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے کی دعوت پر گئے تو گلی میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہاتھ آگے کی طرف پھیلا دیئے، صاحبزادے ادھر ادھر بھاگنے لگے، حضور نبی اکرم ﷺ انہیں ہنساتے رہے حتیٰ کہ

۲۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الحسن والحسين
ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ۵۱/۱، الرقم: ۱۴۴، والبخاري في
الأدب المفرد/۱۳۳، الرقم: ۳۶۴، وأحمد بن حنبل في المسند،
۱۷۲/۴، الرقم: ۱۷۵۹۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۸۰/۶،
الرقم: ۳۲۱۹۶، وابن حبان في الصحيح، ۴۲۷/۱۵، الرقم: ۴۲۸،
الرقم: ۶۹۷۱، والحاكم في المستدرک، ۱۹۴/۳، الرقم: ۴۸۲۰،
والطبراني في المعجم الكبير، ۳۳/۳، الرقم: ۲۵۸۹، والهيثمي في
موارد الظمان، ۵۵۴/۱، الرقم: ۲۲۴۰۔

انہیں پکڑ لیا، اپنا ایک ہاتھ اُن کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا اُن کے سر کے اوپر کر لیا پھر انہیں چوم کر فرمایا حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت فرمائے جس نے حسین سے محبت کی، حسین میرے نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، ابن حبان اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۶/۷۸ . عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزُورُ الْأَنْصَارَ

فَيَسَلُّمُ عَلَى صِبْيَانِهِمْ، وَيَمْسَحُ بِرُؤُوسِهِمْ وَيَدْعُو لَهُمْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَانَ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالْبَغَوِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ انصار کے پاس تشریف لے جاتے، اُن کے بچوں کو سلام کرتے، اُن کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے اور اُن کے لئے دعا فرماتے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابن حبان، ابو نعیم اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۷۹ . عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَأَصَبْنَا

۲۶: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب المناقب، أبناء الأنصار ﷺ،

۹۲/۵، الرقم: ۸۳۴۹، وابن حبان في الصحيح، ۲/۲۰۵، ۲۰۶،

الرقم: ۴۵۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۶/۲۹۱، والبغوي في

شرح السنة، ۱۲/۲۲۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة،

۴/۴۲۵، الرقم: ۱۶۰۳۔

۲۷: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب السير، باب النهي عن قتل

ذراري المشركين، ۵/۱۸۴، الرقم: ۸۶۱۶، والدارمي في السنن،

۲/۲۹۴، الرقم: ۲۴۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۳۵،—

ظَفَرًا وَقَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلَى أَنْ قَتَلُوا الذَّرِيَّةَ
فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلَى أَنْ قَتَلُوا
الذَّرِيَّةَ إِلَّا لَا تَقْتُلْنَ ذُرِّيَّةً إِلَّا لَا تَقْتُلْنَ ذُرِّيَّةً قِيلَ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ
هُمُ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: أَوْلَيْسَ خِيَارُكُمْ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ.

وفي رواية زاد: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هُمْ أَبْنَاءُ
الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: خِيَارُكُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِينَ، أَلَا، لَا تُقْتَلُ الذَّرِيَّةُ، كُلُّ
نَسَمَةٍ تَوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتَّى يُعْرَبَ عَنْهَا لِسَانُهَا، فَأَبَوَاهَا يُهَوِّدَانِهَا
وَيُنَصِّرَانِهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ
الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيدٍ، وَبَعْضُ أَسَانِيدِ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت اسود بن سرلج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک تھے
(لڑائی جاری رہی یہاں تک) کہ ہمیں غلبہ حاصل ہو گیا اور ہم نے مشرکوں کو (خوب) قتل
کیا حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگوں نے (بعض) بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ بات

..... الرقم: ۱۵۶۲۶-۱۵۶۲۷، وأيضاً، ۲۴/۴، الرقم: ۱۶۳۴۲، وابن
أبي شيبة في المصنف، ۴۸۴/۶، الرقم: ۳۳۱۳۱، وابن حبان في
الصحيح، ۳۴۱/۱، الرقم: ۱۳۲، وابن أبي عاصم في الآحاد
والمثاني، ۳۷۵/۲، الرقم: ۱۱۶۰، والحاكم في المستدرک، ۲/
۱۳۳-۱۳۴، الرقم: ۲۵۶۶-۲۵۶۷، والطبراني في المعجم الكبير،
۲۸۴/۱، الرقم: ۸۲۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷۷/۹، الرقم:
۱۷۸۶۸، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۶۳/۸.

حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جن کے قتل کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے بچوں تک کو قتل کر ڈالا۔ خرددار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، خرددار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیوں؟ کیا وہ مشرکوں کے بچے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے جو سب سے بہتر ہیں یہ بھی مشرکوں کے بچے نہیں؟

ایک روایت میں یہ اضافہ فرمایا: ”ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ بھی تو مشرکین کے بچے ہیں (یعنی اُن کے والدین مشرک تھے)۔ خرددار! بچوں کو جنگ کے دوران قتل نہ کیا جائے ہر جان فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اُس کی زبان اُس کی فطرت کا اظہار نہ کر دے، پھر اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی، دارمی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ جبکہ امام بیہقی نے فرمایا: اسے امام احمد نے متعدد اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کی بعض اسانید کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۸/۸۰. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ جَاءَتْ بِنْتُ لَهُ فَأَجْلَسَهَا إِلَيْهِ

۲۸: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ۸۹/۴، وتمام الرازي في الفوائد، ۲۳۷/۲، الرقم: ۱۶۱۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶/۴۱۰، الرقم: ۸۷۰۰، وأيضاً، ۴۶۸/۷، الرقم: ۱۱۰۲۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۹۶/۱۳، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۵۶/۸۔

جَنْبِهِ قَالَ: فَهَلَّا عَدَلْتُ بَيْنَهُمَا.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَتَمَّامُ الرَّازِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر تھا کہ اُس شخص کا بیٹا اُس کے پاس آیا، اُس شخص نے اُسے چوما اور اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ پھر اُس کی بیٹی آئی تو اُس نے اُسے اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان دونوں کے درمیان عدل نہیں کرتے۔“

اس حدیث کو امام طحاوی، تہمام رازی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۹/۸۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِبَعْضِ

الْمَدِينَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبُ بِنِ دِفْهِنٍ وَيَتَغَنَّيَنَّ وَيَقْلُن:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ
يَا حَبْدًا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: يَعْلَمُ اللَّهُ إِنِّي لَأَحِبُّكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو يَعْلَى.

وفي رواية أبي يعلى: فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِنَّ.

۲۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف،

۱/۶۱۲، الرقم: ۱۸۹۹، وأبو يعلى في المسند، ۶/۱۳۴، الرقم:

۳۴۰۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/۱۲۰، والمقدسي في

أحاديث الشعر، ۱/۷۵، الرقم: ۲۶، والهيثمي في مجمع الزوائد،

۱۰/۴۲، وابن السني في عمل اليوم والليلة/۱۹۰، الرقم: ۲۲۹،

والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲۶۱۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا کر کہہ رہی تھیں:

”ہم بنونجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ (جیسی ہستی) ہماری پڑوسی ہے۔“

تو آپ ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: (میرا) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

اور ابویعلیٰ کی روایت میں ہے: ”حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما۔“

۳۰/۸۲ . عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِإِذَا سَجَدَ وَتَبَّ الْحَسَنُ عَلَى ظَهْرِهِ وَعَلَى عُنُقِهِ، فَيَرْفَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَفْعًا رَفِيقًا لِنَلَا يُبْصِرَ، قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ بِالْحَسَنِ شَيْئًا مَا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَهُ؟ قَالَ: إِنَّهُ رِيحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا وَإِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَعَسَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۳۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۵۱، ۴۹، ۴۴، الرقم:

۲۰۵۳۵، ۲۰۵۱۷، ۲۰۴۶۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۱۸۔

۴۱۹، الرقم: ۶۹۶۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۳/۳۴، الرقم:

۲۵۹۱، والبزار في المسند، ۹/۱۱۱، الرقم: ۳۶۵۷، والهيثمی فی

مجمع الزوائد، ۹/۱۷۵۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُزَارُ وَابْنُ حَبَّانَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرِ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ وَقَدْ وَثَّقَ.

”حضرت ابو بکرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو حضرت حسن ﷺ آپ ﷺ کی پُشت مبارک اور گردن پر سوار ہو جاتے۔ آپ ﷺ اس خدشہ سے کہ کہیں وہ گرنے جائیں آہستہ سے سجدے سے سر اٹھاتے اور آپ ﷺ نے یہ عمل متعدد مرتبہ دہرایا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کا حضرت حسن ﷺ کے ساتھ یہ اندازِ محبت اس سے قبل نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ میرے اس بیٹے کی بدولت مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔“

اس حدیث کو امام احمد، بزار اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: امام احمد کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے مبارک بن فضالہ کے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

۳۱/۸۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا أَمَرَنِي بِأَمْرٍ فَتَوَانَيْتُ عَنْهُ أَوْ ضَيَعْتُهُ فَلَا مَنِي، فَإِنْ لَامَنِي أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا قَالَ: دَعُوهُ فَلَوْ قَدِرَ أَوْ قَالَ: لَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ كَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۱/۳، الرقم: ۱۳۴۴۲، وابن

أبي عاصم في السنة، ۱۵۷/۱، الرقم: ۳۵۵، وابن عساكر في تاريخ

مدينة دمشق، ۶۵/۵۰۔

”حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، سو آپ ﷺ جب مجھے کسی کام کرنے کا حکم دیتے اور میں وہ نہ کر سکتا یا کوئی کام خراب کر بیٹھتا تو کبھی مجھے ملامت نہ فرماتے اور اگر آپ ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ ﷺ فرماتے: اسے چھوڑ دو اسی طرح مقدر میں ہوگا، یا فرماتے: اگر وہ کام (ہمارے) نصیب میں ہوتا تو ضرور ہو جاتا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۸۴. عَنْ أَبِي لَيْلَى ﷺ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى صَدْرِهِ أَوْ بَطْنِهِ الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِيعَ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: دَعُوا ابْنِي لَا تُفْزِعُوهُ حَتَّى يَقْضِيَ بَوْلَهُ، ثُمَّ اتَّبَعَهُ الْمَاءُ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ بَيْتَ تَمْرٍ الصَّدَقَةِ وَدَخَلَ مَعَهُ الْغُلَامُ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَاسْتَحْرَجَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَجَالُهُ ثَقَاتٌ.

”حضرت ابو لیلیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک یا بطن مبارک پر (آپ ﷺ کے بیٹے) حضرت حسن ﷺ یا حضرت حسین ﷺ بیٹھے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ صاحبزادے کا پیشاب آپ ﷺ کے مبارک کپڑوں پر پھیل گیا ہے، ہم جلدی سے بچنے کی طرف (اسے اٹھانے کے لئے) لپکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بیٹے کو چھوڑ دو

۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۸/۴، الرقم: ۱۹۰۸۲،
والطبراني في المعجم الكبير، ۷/۷، الرقم: ۶۴۲۳، والهيثمى في
مجمع الزوائد، ۱/۲۸۴۔

اور خوفزدہ نہ کرو یہاں تک کہ مکمل طور پر فارغ ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اُس پر پانی بہا دیا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ والی کھجوروں کے کمرے میں تشریف لے گئے اور بچہ بھی آپ کے ساتھ وہاں داخل ہو گیا، اور ایک کھجور پکڑ کر منہ میں ڈال لی تو آپ ﷺ نے وہ کھجور اُس کے منہ سے نکال لی اور فرمایا: بے شک صدقہ ہمارے (اہل بیت کے) لئے حلال نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلاَطَفَتِهِ بِالضَّعْفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ

﴿حضور ﷺ کی کمزوروں، فقراء اور مساکین پر رحمت و شفقت﴾

۱/۸۵ . عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ..... الْحَدِيثُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب فضل الفقير، ۲۳۶۹/۵، الرقم: ۶۰۸۴، وأيضاً في باب صفة الجنة والنار، ۲۳۹۷/۵، الرقم: ۶۱۸۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء، ۲۰۹۶/۴، الرقم: ۲۷۳۷، والترمذي في السنن، كتاب صفة جهنم، باب ما جاء أن أكثر أهل النار النساء، ۷۱۵/۴، الرقم: ۲۶۰۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۹۸/۵، الرقم: ۹۲۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۲۹/۴، ۴۳۷، ۴۴۳، الرقم: ۱۹۸۶۵، ۱۹۹۴۱، ۱۹۹۹۶، وابن حبان في الصحيح، ۴۹۳/۱۶، الرقم: ۷۴۵۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۳۰۵/۱۱، الرقم: ۲۰۶۱۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۳۱/۱۸، الرقم: ۲۷۵-

نے فرمایا: میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے اُس میں اکثریت فقراء کی دیکھی
الحديث - " یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٨٦ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کروائے تو نماز میں تخفیف کرے کیونکہ اُن میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہو سکتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو پھر جس طرح چاہے پڑھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه فليطوّل ما شاء، ١/٢٤٨، الرقم: ٦٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤١، الرقم: ٤٦٧، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف، ١/٤٦١، الرقم: ٢٣٦، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب ما على الإمام من التخفيف، ٢/٩٤، الرقم: ٨٢٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في تخفيف الصلاة، ١/٢١١، الرقم: ٧٩٤، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الجماعة، باب العمل في صلاة الجماعة، ١/١٣٤، الرقم: ٣٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٦، الرقم: ١٠٣١١، وابن حبان في الصحيح، ٥/٥٦، الرقم: ١٧٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١١٧، الرقم: ٥٠٥٨

۳/۸۷. عَنْ حَارِثَةَ بِنِ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَّعَفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ غَوَّاطٍ مُسْتَكْبِرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اہل جنت کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا شخص، (مگر اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ سے ضرور سچا کر دیتا ہے۔ کیا میں تمہیں دوزخیوں کی پہچان نہ بتا دوں؟ ہر سخت مزاج، جھگڑالو اور مغرور شخص۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۸۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ،

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب عتل بعد ذلك زينم، ۴/ ۱۸۷۰، الرقم: ۴۶۳۴، وأيضاً في كتاب الأدب، باب الكبير، ۵/ ۲۲۵۵، الرقم: ۵۷۲۳، وأيضاً في كتاب الأيمان والنذور، باب قول الله تعالى: وأقسموا بالله جهد أيمانهم، ۶/ ۲۴۵۲، الرقم: ۶۲۸۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ۴/ ۲۱۹۰، الرقم: ۲۸۵۳، والترمذي في السنن، كتاب صفة جهنم، باب: (۱۳)، ۴/ ۷۱۷، الرقم: ۲۶۰۵، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب من لا يؤبه له، ۲/ ۱۳۷۸، الرقم: ۴۱۱۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۴۹۷، الرقم: ۱۱۶۱۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۰۶، الرقم: ۱۸۷۵۰۔

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب قوله: هل من مزيد، ۴/ ۱۸۳۶، الرقم: ۴۵۶۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنة—

فَقَالَتِ النَّارُ: أُوتِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجْزُهُمْ، فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مَلُؤَهَا الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ایک مرتبہ) دوزخ اور جنت میں مباحثہ ہوا، دوزخ نے کہا: مجھے جباروں اور متکبروں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے، جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ میں تو صرف ضعیف، لاچار اور عاجز لوگ ہی داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے رحمت کروں گا اور دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھرنا لازم ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

..... وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ٢١٨٦/٤، الرقم: ٢٨٤٦، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في احتجاج الجنة والنار، ٦٩٤/٤، الرقم: ٢٥٦١، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٢٢/١١، الرقم: ٢٠٨٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٠/٢، الرقم: ٩٨١٥، وأبو يعلى في المسند، ١٧٩/١١، الرقم: ٦٢٩٠، وأبو عوانة في المسند، ١٦٠/١، الرقم: ٤٦٤۔

۵/۸۹. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسی اشعری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ دینا لازم ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہاتھ سے کام کرے خود بھی نفع حاصل کرے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے کام کرے اور برے کاموں سے رُکا رہے، اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب على كل مسلم صدقة، ۵۲۴/۲، الرقم: ۱۳۷۶، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع كل نوع من المعروف، ۶۹۹/۶، الرقم: ۱۰۰۸، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة العبد، ۶۴/۵، الرقم: ۲۵۳۸، والدارمي في السنن، ۳۹۹/۲، الرقم: ۲۷۴۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۵/۴، الرقم: ۱۹۵۴۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۳۶/۵، الرقم: ۲۶۶۴۹، والبخاري في المسند، ۱۰۲/۸، الرقم: ۳۱۰۰، والطيالسي في المسند، ۶۷/۱، الرقم: ۴۹۵۔

٦/٩٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَعَرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ ﻻ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پھر (کچھ دن) حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے موجود نہ پایا، تو اُس کے متعلق دریافت فرمایا: صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام رضي الله عنهم۔“

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ١٧٥-١٧٦، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، وأيضاً في كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ٤٤٨/١، الرقم: ٢١٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٦٥٩/٢، الرقم: ٩٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢١١/٣، الرقم: ٣٢٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ٤٨٩/١، الرقم: ١٥٢٧-١٥٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦٥١/١، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٨/٢، الرقم: ٩٠٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٣١٤/١١، الرقم: ٦٤٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٣٥٥/٧، الرقم: ٣٠٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٦/٤-٤٧، الرقم: ٦٨٠٢-٦٨٠٦.

نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبر والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرمادے گا۔‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۷/۹۱. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَّتِ امْرَأَةٌ بِالْعَوَالِي مَسْكِينَةً، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا، وَقَالَ: إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَتُؤَقِّمَتْ فَجَاءُوا بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ فَصَلُّوا عَلَيْهَا وَدَفَنُوهَا بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءُوا فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا، فَقَالُوا: قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا

۷: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنائز، بالليل، ۶۹/۴، الرقم: ۱۹۶۹، وأيضاً في باب الإذن بالجنائز، ۴۰/۴، الرقم: ۱۹۰۷، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۶۲۳، الرقم: ۲۰۳۴، ومالك في الموطأ، كتاب الجنائز، باب التكبير على الجنائز، ۲۲۷/۱، الرقم: ۵۳۳، والشافعي في المسند، ۱/۳۵۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۴۷۶، الرقم: ۱۱۲۲۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۳۵، الرقم: ۶۷۲۷، والرويانى في المسند، ۲/۲۹۴، الرقم: ۱۲۳۸۔

أَنْ نُوقِظَكَ، قَالَ: فَانْطَلِقُوا، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشُوا مَعَهُ، حَتَّى أَرَوْهُ قَبْرَهَا، فَهَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَفُّوا وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ.

”حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف ؓ سے مروی ہے کہ اطرافِ مدینہ کے گاؤں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی جو مفلس اور نادار تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام ؓ سے اُس کا حال دریافت فرماتے رہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ فوت ہو جائے تو میرے نماز جنازہ پڑھائے بغیر اُسے دفن نہ کرنا۔ وہ فوت ہو گئی تو لوگ عشاء کے بعد اُسے مدینہ منورہ لائے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو محوِ استراحت پایا۔ صحابہ کرام ؓ نے آپ ﷺ کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور اُس کی نماز جنازہ پڑھ کر اُسے جنت البقیع میں دفن کر دیا۔ صبح جب صحابہ کرام ؓ آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اُس عورت کا حال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُسے تو دفن کر دیا گیا ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن آپ استراحت فرما تھے۔ ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ صحابہ کرام ؓ کے ساتھ (قبرستان) تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اُس غریب عورت کی قبر کی نشاندہی کی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام ؓ نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ ﷺ نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی، مالک اور شافعی نے روایت کیا ہے۔

۸/۹۲. عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ: رَأَى سَعْدٌ ؓ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَيَّ

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب، ۱۰۶۱/۳، الرقم: ۲۷۳۹، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب الاستئصال بالضعيف، ۴۵/۶،

مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ تَنْصَرُونَ وَتُرْزُقُونَ إِلَّا بَضْعَائِكُمْ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وفي رواية للنسائي: فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ
بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ.

”حضرت مصعب بن سعد رضي الله عنه سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو تمہارے کمزور اور ضعیف لوگوں کے وسیلہ سے ہی تمہیں نصرت عطا کی جاتی ہے اور ان کے وسیلہ سے ہی تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

امام نسائی کی روایت میں ہے: ”(حضرت سعد رضي الله عنه کے اس گمان پر) حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اس اُمت کی مدد اس کے ناتواں اور کمزور افراد کی دعاوں، نمازوں اور اخلاص کی بدولت کرتا ہے۔“

۹/۹۳. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ابْغُونِي فِي

..... الرقم: ۳۱۷۸، وأيضاً في السنن الكبرى، ۳/۳۰، الرقم: ۴۳۸۷،
والشاشي في المسند، ۱/۱۳۲، الرقم: ۷۰، والدورقي في مسند
سعد/۱۰۵، الرقم: ۵۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۴۵،
الرقم: ۶۱۸۱، ۳۳۱/۶، الرقم: ۱۲۶۸۴، والمنذري في الترغيب
والترهيب، ۴/۷۱، الرقم: ۴۸۴۲۔

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الاستفتاح
بصعاليك المسلمين، ۴/۲۰۶، الرقم: ۱۷۰۲، وأبو داود في السنن، —

ضُعْفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتَنْصَرُونَ بِضُعْفَائِكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو بے شک تمہیں اپنے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے جبکہ امام حاکم نے بھی اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا ۱۰/۹۴

..... کتاب الجهاد، باب في الانتصار برزل الخيل والضعفة، ۳۲/۳، الرقم: ۲۵۹۴، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب الاستنصار بالضعيف، ۶/۴۵، الرقم: ۳۱۷۹، وأيضًا في السنن الكبرى، ۳/۳۰، الرقم: ۴۳۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۹۸، الرقم: ۲۱۷۷۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۸۵، الرقم: ۴۷۶۷، والحاكم في المستدرک، ۲/۱۱۶، ۱۵۷، الرقم: ۲۵۰۹، ۲۶۴۱۔

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب صفة مني الرجل والمرأة، ۱/۲۵۲، الرقم: ۳۱۵، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۱۱۶، الرقم: ۲۳۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۴۴۰، ۴۴۱، الرقم: ۷۴۲۲، والحاكم في المستدرک، ۳/۵۴۸، الرقم: ۶۰۳۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۱۴۹، الرقم: ۴۶۷، وأيضًا في المعجم الكبير، ۲/۹۳، الرقم: ۱۴۱۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۱۶۹، الرقم: ۷۶۹۔

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ..... فَقَالَ: أَيْنَ يَكُونُ
النَّاسُ ﴿يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ﴾ لإبراهيم، ۱۴:
[۴۸] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجَسْرِ، قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ
النَّاسِ إِجَارَةً؟ قَالَ: فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ..... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور
نبی اکرم ﷺ کے پاس کھڑا تھا کہ علماء یہود میں سے ایک عالم آپ ﷺ کے پاس آیا
اور کہنے لگا: ”جس دن (یہ) زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور جملہ آسمان بھی
بدل دیے جائیں گے۔“ اُس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ
اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے۔ اُس نے عرض کیا: سب سے پہلے پل صراط
سے گزرنے کی اجازت کن لوگوں کو ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فقراء و مہاجرین کو۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۹۵ . عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟
فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب فضل الفقر،
۲۳۶۹/۵، الرقم: ۶۰۸۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب
فضل الفقراء، ۱۳۷۹/۲، الرقم: ۴۱۲۰، والطبراني في المعجم الكبير،
۱۶۹/۶، الرقم: ۵۸۸۳، والرويانى في المسند، ۱۸۸/۲، ۱۸۹، الرقم:
۱۰۱۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۳۰/۷، الرقم: ۱۰۴۸۱۔

شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخِرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب سے ایک آدمی گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے عرض کیا: یہ تو نیک آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم! اس قابل ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو منظور ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ خاموش رہے، پھر ایک دوسرا آدمی گزرا تو آپ ﷺ نے پاس بیٹھے شخص سے پوچھا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو کوئی اس کی بات نہ سنے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایک مفلس شخص) اس (امیر شخص جیسوں) سے بھری دنیا سے بھی بہتر ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۹۶ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَدْخُلُ

۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ۴/ ۵۷۸، الرقم: ۲۳۵۴، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب منزلة الفقراء، ۲/ ۱۳۸۰، الرقم: ۴۱۲۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۴۱۲، الرقم: ۱۱۳۴۸، —

فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غریب
مسلمان، دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ عرصہ پانچ سو
سال (پر مشتمل) ہے۔“

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے
فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳/۹۷. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَوْصَانِي (وَفِي رِوَايَةٍ: أَمْرِي)
خَلِيلِي ﷺ بِخِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ، أَوْصَانِي بِأَنْ لَا أَنْظَرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي

..... وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۳۴۳/۲، الرَّقْمُ: ۸۵۰۲، وَابْنُ حِبَّانٍ فِي
الصَّحِيحِ، ۴۵۱/۲، الرَّقْمُ: ۶۷۶، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ، ۸۶/۷،
الرَّقْمُ: ۳۴۳۹۲۔

۱۳: أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانٍ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ، بَابُ صِلَةِ
الرَّحِمِ وَقَطْعِهَا، ذَكَرَ وَصِيَّةَ الْمُصْطَفَى ﷺ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنْ قَطَعْتَ،
۲/۱۹۴، الرَّقْمُ: ۴۴۹، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۵/۱۵۹، الرَّقْمُ:
۳۹۶۶، وَالْبِزَارِيُّ فِي الْمُسْنَدِ، ۹/۳۸۳، الرَّقْمُ: ۳۹۶۶، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي
الْمَعْجَمِ الصَّغِيرِ، ۲/۴۸، الرَّقْمُ: ۷۵۸، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى،
۱۰/۹۱، الرَّقْمُ: ۱۹۹۷۳، وَأَيْضًا فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ، ۳/۲۴۰، الرَّقْمُ:
۳۴۲۹، وَالْمُنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، ۳/۲۲۸، ۲۲۹، الرَّقْمُ:
۳۸۰۲، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَوَارِدِ الظَّمآنِ، ۱/۵۰۰، الرَّقْمُ: ۲۰۴۱۔

وَأَنْ أَنْظَرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَأَوْصَانِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالذُّنُوبِ مِنْهُمْ
وَأَوْصَانِي أَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ أَدْبَرْتُ، وَأَوْصَانِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ
لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَأَوْصَانِي أَنْ أَقُولَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، وَأَوْصَانِي أَنْ أُكْثِرَ
مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ذر غفاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل (حضور نبی
اکرم ﷺ) نے مجھے اچھی خصلتوں کی وصیت فرمائی (ایک روایت میں ہے: مجھے حکم
فرمایا: میں (دنیاوی حوالہ سے) اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے
نیچے والے کی طرف دیکھوں، مجھے مساکین سے محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کی
وصیت فرمائی۔ اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ (رشتہ دار) مجھ سے
منہ پھیر لیں، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے
والے کی ملامت سے نہ ڈروں، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی
ہی کیوں نہ ہو، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کے ذکر کی
کثرت کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“
اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۹۸ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحِبُّوا
الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوهُمْ.....الحدیث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳۶۸/۴، الرقم: ۷۹۴۷، والمنذري
في الترغيب والترهيب، ۶۷/۴، الرقم: ۴۸۲۷۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فقراء سے محبت کرو اور ان کی مجلس اختیار کرو۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۵/۹۹ . عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةَ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا سِئْتُمْ، إِنْ سِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَإِنْ سِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَإِنْ سِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بَارِبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، ان کے پاس تین شخص حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا: اے ابو محمد! بخدا ہمیں کوئی چیز میسر نہیں ہے، خرچ، سواری، نہ سامان، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم پسند کرو تو ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تمہیں وہ سب دیں گے جو اللہ تمہارے لئے میسر کرے گا اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ سلطان سے کہیں اور اگر تم چاہو تو صبر کر لو، کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت میں امیروں سے چالیس سال پہلے جائیں گے۔ اس پر

۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ۴/۲۲۸۵، الرقم:

۲۹۷۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۰۰-۳۰۱، ۳۳۶، الرقم:

۱۰۳۷۹، ۱۰۳۸۱، ۱۰۴۹۳۔

”انہوں نے کہا: ہم صبر کریں گے اور کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔“
اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰/۱۶۰ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: بِنَسِ الطَّعَامِ طَعَامُ
الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ
فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﷺ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ .
وفي رواية للبخاري: وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اُس دعوتِ ولیمہ کا کھانا بہت برا
ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو شخص (کسی کے
بلانے پر بلا کسی عذر کے اس کی) دعوت میں نہیں گیا تو اُس نے اللہ اور اُس کے
رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظِ مسلم کے ہیں۔
امام بخاری کی ایک روایت میں ہے: ”(وہ دعوتِ ولیمہ جس میں امیروں کو بلایا
جائے) اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے۔“

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب من ترك الدعوة
فقد عصى الله ورسوله ﷺ، ۱۹۸۵/۵، الرقم: ۴۸۸۲، ومسلم في
الصحيح، كتاب النكاح، باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة،
۲/۱۰۵۴، الرقم: ۱۴۳۲، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة،
باب ما جاء في إجابة الدعوة، ۳/۳۴۱، الرقم: ۳۷۴۲، وابن ماجه
في السنن، كتاب النكاح، باب إجابة الداعي، ۱/۶۱۶، الرقم:
۱۹۱۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۱۴۱، الرقم: ۶۶۱۳،
والدارمي في السنن، ۲/۱۴۳، الرقم: ۲۰۶۶، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۲/۴۰۵، الرقم: ۹۲۵۰، وابن حبان في الصحيح،
۱۲/۱۱۶، الرقم: ۵۳۰۴۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ

﴿حضور ﷺ کی بیواؤں اور یتیموں پر رحمت و شفقت﴾

۱/۱۰۱ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسَبُهُ، قَالَ: وَكَالْقَائِمِ لَا يُفْتَرُ، وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے (کاموں) کے لئے کوشش کرنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اُس

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، ۲۰۴۷/۵، الرقم: ۵۰۳۸، وأيضاً في كتاب الأدب، باب الساعي على الأرملة، ۲۲۳۷/۵، الرقم: ۵۶۶۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ۲۲۸۶/۴، الرقم: ۲۹۸۲، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في السعي على الأرملة واليتيم، ۳۴۶/۴، الرقم: ۱۹۶۹، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب فضل الساعي على الأرملة، ۸۶/۵، الرقم: ۲۵۷۷، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارة، باب الحث على المكاسب، ۷۲۴/۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۱/۲، الرقم: ۸۷۱۷۔

قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اُس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲/۱۰۲ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْعَمَامُ بَوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ رَبِّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْتَسْقَى، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْرَابٍ.

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْعَمَامُ بَوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ۳۴۲/۱، الرقم: ۹۶۳، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ۴۰۵/۱، الرقم: ۱۲۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۳/۲، الرقم: ۲۶، ۵۶۷۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۵۲، الرقم: ۶۲۱۸-۶۲۱۹، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳۸۶/۱۴، الرقم: ۷۷۰۰، والعسقلاني في تعليق التعليق، ۲/۳۸۹، الرقم: ۱۰۰۹، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۴، ۴۷۱، والمزي في تحفة الأشراف، ۳۵۹/۵، الرقم: ۶۷۷۵۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ .

”حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

”وہ گورے مکھڑے والے آقا ﷺ جن کے چہرہ انور کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، اور آپ ﷺ یتیموں کے والی اور بیواؤں کا سہارا ہیں۔“

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (ابھی منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنا لے بیٹھ لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابوطالب کا ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۰۳ . عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطلاق، باب اللعان، ۲۰۳۲/۵، الرقم: ۴۹۹۸، وأيضاً في كتاب الأدب، باب فضل من يعول یتیمًا، ۲۲۳۷/۵، الرقم: ۵۶۵۹، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الیتيم وكفالتة، ۳۲۱/۴، الرقم: ۱۹۱۸، وأبو داود في السنن، كتاب النوم، باب في من ضم الیتيم، ۳۳۸/۴، الرقم: ۵۱۵۰، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب السنة في الشعر، ۹۴۸/۲، الرقم: ۱۷۰۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۳/۵، الرقم: ۲۲۸۷۱، وابن حبان في الصحيح، ۲۰۷/۲، الرقم: ۴۶۰، وأبو يعلى في المسند، ۵۴۶/۱۳، الرقم: ۷۵۵۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷۳/۶، الرقم: ۵۹۰۵۔

وَكَاغِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہوں گے۔ اور (آپ ﷺ نے) اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴/۱۰۴ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَاغِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِعَیْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یتیم کی پرورش کرنے والا، اگرچہ وہ اُس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو، اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ راوی (مالک) نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی ملا کر اشارہ کیا۔“

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ۴/۲۲۸۷، الرقم: ۲۹۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۷۵، الرقم: ۸۸۶۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۴۷۱، الرقم: ۱۱۰۳۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۲۳۵، الرقم: ۳۸۳۲۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۰۵ . عَنْ مُرَّةَ بْنِ عَمْرٍو الْفَهْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ، لَهُ أَوْ لغيرِهِ، فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ أَوْ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ.
رَوَاهُ الْحَمِيدِيُّ وَطَبْرَانِيُّ وَابْنُ خَرَّابٍ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت مرہ بن عمرو فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یتیم کی پرورش کرنے والا، خواہ وہ اُس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو، اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ یا فرمایا: جیسے یہ (شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی) کے ساتھ ہے۔“
اس حدیث کو امام حمیدی، طبرانی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۶/۱۰۶ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَبِضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْ

۵: أخرجه الحميدي في المسند، ۳۷۰/۲، الرقم: ۸۳۸، والبخاري في الأدب المفرد/۶۲، الرقم: ۱۳۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۲۰/۲۰، الرقم: ۷۵۹۔

۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالتة، ۳۲۰/۴، الرقم: ۱۹۱۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۴/۴، الرقم: ۱۹۰۴۷، وأبو يعلى في المسند، ۲۲۷/۲، الرقم: ۹۲۶، والطيالسي في المسند، ۱۸۷/۱، الرقم: ۱۳۲۲، وابن أبي الدنيا في العيال، ۸۰۶/۲، الرقم: ۶۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۰۰/۱۹، الرقم: ۶۶۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۹۶/۶، الرقم: ۷۸۸۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۱/۸۔

يَعْمَلُ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّيَالِسِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان یتیم بچے کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ ضرور اُسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اس کے کہ وہ کوئی ایسا (شرک جیسا) گناہ کرے جس کی بخشش نہ ہو۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابویعلیٰ اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۰۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيَقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنِفُ أَنْ يَمْسِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالتَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۷: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب ما يستحب من تقصير الخطبة، ۱۰۸/۳، الرقم: ۱۴۱۴، وأيضاً في السنن الكبرى، ۵۳۱/۱، الرقم: ۱۷۱۶، والدارمي في السنن، ۴۸/۱، الرقم: ۷۴، وابن حبان في الصحيح، ۳۳۳/۱۴، الرقم: ۶۴۲۳، والحاكم في المستدرک، ۶۷۱/۲، الرقم: ۴۲۲۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۳۵/۸، الرقم: ۸۱۹۷، وأيضاً في المعجم الكبير، ۲۸۷/۸، الرقم: ۸۱۰۳، وأيضاً في المعجم الصغير، ۲۴۸/۱، الرقم: ۴۰۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۶۹/۶، الرقم: ۸۱۱۴، والهيثمي في موارد الظمان، ۵۲۳/۱، الرقم: ۲۱۲۹، وأيضاً في مجمع الزوائد، ۲۰/۹۔

”حضرت عبد اللہ بن ابی اونی ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کثرت سے ذکر الہی فرماتے، عام بات چیت بہت کم فرماتے۔ آپ ﷺ نماز کو طویل فرماتے اور خطبے کو مختصر اور آپ ﷺ بیواؤں اور مسکینوں کی حاجت روائی کرنے کے لئے اُن کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے، امام بیہقی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

۸/۱۰۸ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ لَهُ بَابُ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنَّهُ تَأْتِي امْرَأَةً تَبَادِرُنِي ، فَأَقُولُ لَهَا : مَا لَكَ؟ مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ : أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلَى آيْتَانِ لِي .
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالدَّيْلَمِيُّ . وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ : إِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا مگر یہ کہ ایک عورت جلدی سے میرے پاس آئے گی، میں اُس سے پوچھوں گا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ تم کون ہو؟ وہ عرض کرے گی: میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے بیٹھی رہی (دوسرا نکاح نہیں کیا تو آپ ﷺ اسے جنت میں داخل فرمادیں گے)۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا:

۸ : أخرجه أبو يعلى في المسند، ۷/۱۲، الرقم: ۶۶۵۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۴/۱، الرقم: ۵۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۲۳۶، الرقم: ۳۵۴۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۲/۸۔

اس کی اسناد حسن ہے۔

۹/۱۰۹ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا ہو اور سب سے بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۱۰ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَكَأَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق اليتيم، ۲/ ۱۲۱۳، الرقم: ۳۶۷۹، والبخاري في الأدب المفرد/ ۶۱، الرقم: ۱۳۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/ ۹۹، الرقم: ۴۷۸۵، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۴۲۷، الرقم: ۱۴۶۷، وابن المبارك في الزهد/ ۲۳۰، الرقم: ۶۵۴، وابن أبي الدنيا في العيال، ۲/ ۸۰۸، الرقم: ۶۰۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/ ۲۳۶، الرقم: ۳۸۴، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/ ۵۱۰۔

۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۶۳، ۳۸۷، الرقم: ۷۵۶۶، ۹۰۰۶، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۴۱۷، الرقم: ۱۴۲۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/ ۶۰، الرقم: ۶۸۸۶، وأيضاً في شعب—

قَسْوَةَ قَلْبِهِ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَرَدْتَ تَلْيِينَ قَلْبِكَ فَاطْعِمِ الْمِسْكِينَ وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنے دل کے سخت ہونے کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھو۔“

اس حدیث کو امام احمد، عبد بن حمید اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۱/۱۱۱. عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ

..... الإیمان، ۴۷۲/۷، الرقم: ۱۱۰۳۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۷/۳، الرقم: ۳۸۴۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۰/۸۔

۱۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۰/۵، ۲۶۵، الرقم: ۲۲۲۰۷، ۲۲۳۳۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰۲/۸، الرقم: ۷۸۲۱، وأيضاً في المعجم الأوسط، ۲۸۵/۳، ۲۸۶، الرقم: ۳۱۶۶، وابن أبي الدنيا في العيال، ۸۱۰/۲، الرقم: ۶۰۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۶/۳، ۲۳۷، الرقم: ۳۸۴۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۰/۸، والسيوطي في الدر المنثور، ۵۲۸/۲۔

حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ
كَهَاتَيْنِ وَفَرَّقَ بَيْنَ أُصْبُعِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھا تو اُس کے لئے ہر اُس بال کے بدلے نیکیاں ہیں جس، جس بال کو اُس کا ہاتھ لگا تھا۔ جس نے اپنی زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ اور میں جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔“ اِس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالْعَبِيدِ

وَالْإِمَاءِ وَالْخُدَّامِ

﴿ حضور ﷺ کی غلاموں، لونڈیوں اور خدّام پر رحمت و

شفقت ﴾

۱/۱۱۲ . عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: إِخْوَانُكُمْ خَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلِفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المعاصي من أمر الجاهلية، ۲۰/۱، الرقم: ۳۰، وأيضاً في كتاب العتق، باب قول النبي ﷺ: العبيد إخوانكم فأطعموهم مما تأكلون، ۸۹۹/۲، الرقم: ۲۴۰۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل واللباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه، ۱۲۸۳/۳، الرقم: ۱۶۶۱، والبخاري في المسند، ۴۰۲/۹، الرقم: ۳۹۹۶، وأبو عوانة في المسند، ۷۳/۴، الرقم: ۶۰۷۲، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۳۵۶/۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۸، الرقم: ۱۵۵۵۵، وأيضاً في شعب الإيمان، ۳۷۱/۶، الرقم: ۸۵۵۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۴۹/۳، الرقم: ۳۴۴۵.

”حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، سو جو تم خود کھاتے ہو انہیں بھی وہی کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو انہیں بھی وہی پہناؤ۔ انہیں ان کی طاقت سے بڑھ کر کسی کام کا مکلف نہ ٹھہراؤ اور اگر ایسا کوئی کام ان کے ذمہ لگاؤ تو اس کام میں خود بھی ان کی مدد کرو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۱۳ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتَقَ فَرَجُهُ بِفَرَجِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس (آزاد کرنے والے شخص) کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں اس کی شرمگاہ کو آزاد کر دے گا (یعنی ایک ایک عضو کے

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العتق، باب ما جاء في العتق وفضله، ۲/۸۹۱، الرقم: ۲۳۸۱، ومسلم في الصحيح، كتاب العتق، باب في فضل العتق، ۲/۱۱۴۷، الرقم: ۱۵۰۹، والترمذي في السنن، كتاب النذور والأيمان، باب ما جاء في ثواب من أعتق رقبة، ۴/۱۱۴، الرقم: ۱۵۴۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۱۶۸، الرقم: ۴۸۷۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۲۰، الرقم: ۹۴۳۱، وأبو عوانة في المسند، ۳/۲۴۲، الرقم: ۴۸۲۳، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳/۱۱۸، الرقم: ۱۲۶۳۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۷۲، الرقم: ۲۱۰۹۶۔

بدلے میں اجر عطا ہوگا)۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳/۱۱۴ . عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أُمَّةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دو اجر ہیں: ایک وہ اہل کتاب جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بھی ایمان لایا۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی بجالائے اور اپنے آقا کے حقوق بھی پورے کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو وہ اُسے

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب تعليم الرجل أمته وأهله، ۴۸/۱، الرقم: ۹۷، وأيضاً في الأدب المفرد/ ۸۰، الرقم: ۲۰۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته، ۱۳۴/۱، الرقم: ۱۵۴، والترمذي في السنن، كتاب النكاح، باب ما جاء في الفضل في ذلك، ۴۲۴/۳، الرقم: ۱۱۱۶، والنسائي في السنن، كتاب النكاح، باب عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، ۱۱۵/۶، الرقم: ۳۳۴۴، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، ۶۲۹/۱، الرقم: ۱۹۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۵/۴، ۴۰۲، ۴۱۴، وابن منده في الإيمان، ۵۰۴/۱، الرقم: ۳۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۳۶۰/۹، الرقم: ۴۰۵۳۔

بہترین ادب سکھائے اور اُسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اُس سے نکاح کر لے تو اُس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۱۵ . عَنْ أَبِي الْيَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَطْعَمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَالْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَكَانَ أَنْ أُعْطِيَتْهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں کو وہی چیز کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں وہی کپڑا پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ میں اُسے دنیا کا سامان دے دوں یہ میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، طحاوی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا

ہے۔

۵/۱۱۶ . عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ۴/۲۳۰۳، الرقم: ۳۰۰۷، والبخاري في الأدب المفرد/ ۷۵، الرقم: ۱۸۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۴/۳۵۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۱۶۹، الرقم: ۳۷۹، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۲۸۳، الرقم: ۴۶۲۔

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده، ۳/۱۲۸۱، الرقم: ۱۶۵۹، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب النهي عن ضرب الخدم وشتمهم،—

عَلَمًا لِي بِالسُّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي: اَعْلَمُ اَبَا مَسْعُوْدٍ، فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتِ مِنَ الْعُضْبِ، قَالَ: فَلَمَّا دَنَا مِنِّي اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ: اَعْلَمُ اَبَا مَسْعُوْدٍ، اَعْلَمُ اَبَا مَسْعُوْدٍ، قَالَ: فَالْقَيْتُ السُّوْطَ مِنْ يَدِي، فَقَالَ: اَعْلَمُ اَبَا مَسْعُوْدٍ، اَنَّ اللهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هَذَا الْعِلَامِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهُ اَبَدًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ.

وفي رواية أبي داود: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ حُرٌّ لِيُوَجِّهَ اللهُ تَعَالٰى. قَالَ: اَمَّا اِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ النَّارَ اَوْ لَمَسْتِكَ النَّارَ.

”حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو چابک سے مار رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی، اے ابو مسعود! جان لو! میں غصے کی وجہ سے اُس آواز کو پہچان نہ سکا۔ جب وہ (آواز دینے والا) میرے قریب ہوا تو میں نے پہچانا کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے ابو مسعود! جان لو، اے ابو مسعود! جان لو، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے چابک پھینک دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو مسعود! جان لو کہ جتنا تم

..... ۳۳۵/۴، الرقم: ۱۹۴۸، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ۳۴۰/۴، الرقم: ۵۱۵۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۴۳۹/۹، ۴۴۶، الرقم: ۱۷۹۳۳، ۱۷۹۵۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۴۵/۱۷، الرقم: ۶۸۴، وعبد بن حميد في المسند، ۱۰۷/۱، الرقم: ۲۳۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۴۷/۳، الرقم: ۳۴۳۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۷۳/۶، الرقم: ۸۵۶۹۔

اس غلام پر قادر ہو اللہ تعالیٰ تم پر اُس سے زیادہ قادر ہے۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آئندہ کسی غلام کو کبھی بھی نہیں ماروں گا۔
اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے: ”(حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں چٹ جاتی یا فرمایا: آگ تم سے لپٹ جاتی۔“

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: عَجَلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ سُؤِيدُ بْنُ مَقْرِنٍ رضی اللہ عنہ: عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرٌّ وَجَهِيهَا، لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقْرِنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ، لَطَمَهَا أَصْغَرْنَا، فَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده، ۱۲۷۹/۳، الرقم: ۱۶۵۸، والترمذي في السنن، كتاب النذور والأيمان، باب ما جاء في الرجل يلطم خادمه، ۱۱۴/۴، الرقم: ۱۵۴۲، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ۳۴۲/۴، الرقم: ۵۱۶۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۹۴/۳، الرقم: ۵۰۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۴/۵، الرقم: ۲۳۷۹۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۱۵/۳، الرقم: ۱۲۶۱۴، والحاكم في المستدرک، ۴۰۹/۴، الرقم: ۸۱۰۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۸۶/۷، الرقم: ۶۴۵۱۔

”حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جلدی میں اپنے غلام کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا، حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا تمہیں (تھپڑ مارنے کے لیے) اس کے چہرے کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں ملی تھی؟ مجھے یاد ہے کہ میں بنو مقرن کا ساتواں بیٹا تھا، اور ہمارے پاس ایک غلام کے سوا اور کوئی خادم نہیں تھا، ہم میں سب سے چھوٹے نے اُس غلام کو تھپڑ مارا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اُس غلام کو آزاد کرنے کا حکم دے دیا تھا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷/۱۱۸ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعَدَاةَ جَاءَ خَدْمُ الْمَدِينَةِ بِأَنْبِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرَبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْعَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ منورہ کے خدام پانی سے بھرے اپنے اپنے برتن لے آتے، آپ ﷺ اُن برتنوں میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے، بسا اوقات وہ (سخت) سردیوں کی صبح پانی لے کر آتے آپ ﷺ پھر بھی اُس میں اپنا ہاتھ (انہیں برکت عطا کرنے کے لئے)

۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ۴/۱۸۱۲، الرقم: ۲۳۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۳۷، الرقم: ۱۲۴۲۴، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۳۸۰، الرقم: ۱۲۷۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۵۴، الرقم: ۱۴۲۹۔

ڈُبو دیتے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

۸/۱۱۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِبَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَنْطَلِقَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کسی مسئلہ کے حل کے لئے) کہیں لے جانا چاہتی تو لے جاسکتی تھی۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۲۰. عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكبير، ۲۲۵۵/۵، الرقم: ۵۷۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۸/۳، الرقم: ۱۱۹۶۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۰۲/۷، والنووي في رياض الصالحين/۱۷۱، الرقم: ۱۷۱۔

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ۳۵۳/۱، الرقم: ۴۸۹، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبي صلی اللہ علیہ وسلم من الليل، ۳۵/۲، الرقم: ۱۳۲۰، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب فضل السجود، ۲۲۷/۲، الرقم: ۱۱۳۸، وأيضاً في السنن الكبرى، ۲۴۲/۱، الرقم: ۷۲۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۵۶/۵، الرقم: ۴۵۷۰، وأبو عوانة في المسند، ۴۹۹/۱، الرقم: ۱۸۶۱، والبيهقي في السنن الكبرى، الرقم: ۴۸۶/۲، الرقم: ۴۳۴۴۔

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْتَهُ بِوُضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ. فَقُلْتُ:
أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ.
قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ربیعہ بن کعب اہلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات حضور نبی
اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارتا تھا اور آپ ﷺ کے وضو اور حاجت (وغیرہ) کے لیے
پانی لاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: (اے ربیعہ) مانگو! میں نے عرض کیا: (یا
رسول اللہ!) میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ
اور کچھ؟ میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کثرت سجود کے
ذریعے اپنی ذات کے معاملے میں میری مدد کرو۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۲۱ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَّتْ عَنْهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ: كُلُّ

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في العفو
عن الخادم، ۳۳۶/۴، الرقم: ۱۹۴۹، وأبو داود في السنن، كتاب
الأدب، باب في حق المملوك، ۳۴۱/۴، الرقم: ۵۱۶۴، وأحمد بن
حنبل في المسند، ۱۱۱/۲، الرقم: ۵۸۹۹، وأبو يعلى في المسند،
۱۳۳/۱۰، الرقم: ۵۷۶۰، والمنذري في الترغيب والترهيب،
۱۵۱/۳، الرقم: ۳۴۵۸۔

يَوْمَ سَبْعِينَ مَرَّةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اُس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر روز ستر مرتبہ۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے

فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱/۱۲۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عُرِضَ عَلَيَّ أَوْلُ ثَلَاثَةِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوْلَاهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے

۱۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی ثواب الشهداء، ۴/۱۷۶۷، الرقم: ۱۶۴۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۴۲۵، الرقم: ۹۴۸۸، وابن خزيمة فی الصحيح، ۴/۸، الرقم: ۲۲۴۹، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۷/۲۶۸، الرقم: ۳۵۹۶۹، وابن حبان فی الصحيح، ۱۰/۱۵۱، الرقم: ۴۳۱۲، والطبائسي فی المسند، ۱/۳۳۴، الرقم: ۹۵۶۷۔

سامنے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کیے گئے، شہید، پاک دامن اور حرام و شہات سے بچنے والا شخص اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہے اور اپنے مالکوں کی خیر خواہی بھی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲/۱۲۳. عَنْ سَلَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرِقَاؤُكُمْ إِخْوَانُكُمْ، فَاحْسِنُوا إِلَيْهِمْ، (وفي رواية: أَوْ فَاصِلِحُوا إِلَيْهِمْ) وَاسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَكُمْ، وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْحَمْدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت سلام بن عمرو، صحابی رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اُن کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اور ایک روایت میں ہے: جو کام تمہارے لئے مشکل ہوں اُس میں اُن کی مدد لو اور جو کام اُن کے لئے مشکل ہوں اُن (کاموں) میں اُن کی مدد کیا کرو۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں، اور احمد و ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۲۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۱۲: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/۷۶، الرقم: ۱۹۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۵۸، الرقم: ۳۷۱، ۲۰۶۰۰، ۲۳۱۹۶، وأبو يعلى في المسند، ۲/۲۲۱، الرقم: ۹۲۰۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۵۰۵، الرقم: ۱۰۵۷۴، —

الْمَمْلُوكُ أَخْوَكُ فَإِذَا صَنَعَ لَكَ طَعَامًا فَأَجْلِسْهُ مَعَكَ فَإِنَّ أَبِي
فَأَطْعِمَهُ وَلَا تَضْرِبُوا وُجُوهُهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غلام بھی تمہارا بھائی ہے، جب وہ تمہارے لئے کھانا تیار کرے تو (کھانے میں) اُسے بھی اپنے ساتھ شریک کرو اگر وہ کھانے سے انکار کرے تو پھر بھی اُسے کھلاؤ اور (اگر ان سے کوئی خطا بھی ہو جائے تو) اُن کے چہروں پر نہ مارو۔“

اس حدیث کو امام احمد، طیبی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بیہقی نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۲۵. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَضْرِبُ عَبْدًا لَهُ إِلَّا أُفِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَأَبُو نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاتُهُ ثِقَاتٌ،
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھی اپنے غلام کو (بلا جواز) مارا تو روزِ قیامت اُس سے اس کا حساب

..... وَالطَّيَالِسِيُّ فِي الْمُسْنَدِ، ۳۱۲/۱، الرَّقْمُ: ۲۳۶۹، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ

الْإِيمَانِ، ۳۷۳/۶، الرَّقْمُ: ۸۵۶۷۔

۱۴: أَخْرَجَهُ الْبَزَّازُ فِي الْمُسْنَدِ، ۲۳۷/۴، الرَّقْمُ: ۱۳۹۹، وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي

حَلِيَةِ الْأَوْلِيَاءِ، ۳۷۸/۴، وَالْمُنْذِرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، ۱۴۸/۳،

الرَّقْمُ: ۳۴۴۱، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ۳۵۳/۱۰۔

لیا جائے گا۔“

اس حدیث کو امام بزار اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا:
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور امام بیہقی نے بھی
فرمایا: اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۵/۱۲۶. عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا
خَفَّفْتُ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرًا فِي مَوَازِينِكَ.
رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حُمَيْدٍ.

”حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
تم اپنے خادم کی ذمہ داریوں میں جتنی تخفیف کرو گے، اُس کے بدلہ میں اتنا ہی تمہارے
نامہ اعمال کے پلڑے میں اُس کا اجر ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابو یعلیٰ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

۱۵: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب العتق، باب صحبة المماليك،
۱۵۳/۱، الرقم: ۴۳۱۴، وأبو يعلى في المسند، ۵۰/۳، الرقم:
۱۴۷۲، وعبد بن حميد في المسند، ۱۱۹/۱، الرقم: ۲۸۴،
والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۷۸/۶، الرقم: ۸۵۸۹، والهيثمى في
موارد الظمان، ۲۹۳/۱، الرقم: ۱۲۰۴۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلاَطَفَتِهِ بِالْمَرْضَى وَالْأَمْوَاتِ

﴿ حضور ﷺ کی بیماریوں اور فوت شدگان پر رحمت و

شفقت ﴾

١/١٢٧ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا
حَزْنٍ، وَلَا أَدَى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ
خَطَايَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب ما جاء في كفارة
المرض، ٢١٣٧/٥، الرقم: ٥٣١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر
والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو
نحو ذلك، ١٩٩٢/٤، الرقم: ٢٥٧٣، والترمذي في السنن، كتاب
الجنائز، باب ما جاء في ثواب المريض، ٢٩٨/٣، الرقم: ٩٦٦، وابن
حبان في الصحيح، ١٦٦/٧، الرقم: ٢٩٠٥، وأحمد بن حنبل في
المسند، ٣٠٣/٢، الرقم: ٨٠١٤، وابن أبي شيبة في المصنف،
٤٤١/٢، الرقم: ١٠٨٠٦، وأبو يعلى في المسند، ٤٣٣/٢، الرقم:
١٢٣٧، وعبد بن حميد في المسند، ٢٩٨/١، الرقم: ٩٦١،
والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٧٣/٣، الرقم: ٦٣٢٩ -

”حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو پہنچنے والی کوئی مشکل، تکلیف، غم، ملال، اذیت اور کوئی دکھ ایسا نہیں، (کہ جس کا اسے بارگاہ الہی سے اجر نہ ملے) حتیٰ کہ اگر اُس کے پیر میں کاٹا بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۲۸ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية مسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيتَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب ما جاء في كفارة المرض، ۲۱۳۷/۵، الرقم: ۵۳۱۷، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، ۱۹۹۱/۴، ۱۹۹۲، الرقم: ۲۵۷۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۵۲/۴، ۳۵۳، الرقم: ۷۴۸۵، ۷۴۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۸/۶، ۱۷۳، الرقم: ۲۴۶۱۷، ۲۵۴۴۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۶۷/۷، ۱۸۷، ۱۸۸، الرقم: ۲۹۰۶، ۲۹۲۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۹۷/۱۱، الرقم: ۲۰۳۱۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۶۳/۲، الرقم: ۲۲۴۰، والطيليسي في المسند، ۱۹۷/۱، الرقم: ۱۳۸۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۴۹/۳، الرقم: ۴۷۳۵۔

”أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر یہ کہ اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کا نئے کے بدلہ میں بھی جو اُسے چھپے (اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم کی روایت میں ہے: ”مسلمان کو کاٹنا چھ جائے یا اُس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچے تو اُس کے بدلہ میں اُس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اُس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔“

۳/۱۲۹ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعَكًا شَدِيدًا؟ قَالَ: أَجَلٌ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، قُلْتُ: ذَاكَ بَأَنَّ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضي، باب أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأول فالأول، ۲۱۳۹/۵، الرقم: ۵۳۲۴، وأيضاً في باب وضع اليد على المريض، ۲۱۴۳/۵، الرقم: ۵۳۳۶، وأيضاً في باب قول المريض: إني وجع أو وأرأساه أو اشتد بي الوجع، ۲۱۴۵/۵، الرقم: ۵۳۴۳، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، ۱۹۹۱/۴، الرقم: ۲۵۷۱، والدارمي في السنن، ۴۰۸/۲، الرقم: ۲۷۷۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۵۲/۴، الرقم: ۷۴۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۵۵/۱، الرقم: ۴۳۴۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۴۰/۲، الرقم: ۱۰۸۰۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۹۹/۷، الرقم: ۲۹۳۷، وأبو يعلى في المسند، ۹۹/۹، الرقم: ۵۱۶۴، والطيليسي في المسند، ۴۹/۱، الرقم: ۳۷۰۔

لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: أَجَلٌ، ذَلِكَ كَذَلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى،
شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! کیا) اسی وجہ سے آپ کے لیے دو گنا اجر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرا معاملہ ایسا ہی ہے لیکن کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اُسے کاٹنا چھیننے کی تکلیف یا اُس سے زیادہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدلہ میں اُس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے خشک پتے جھاڑ دیتا ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ۱/ ۴۱۸، الرقم: ۱۱۸۳، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۴/ ۱۷۰، الرقم: ۲۱۶۲، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في العطاس، ۴/ ۳۰۷، الرقم: ۵۰۳۰، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ۱/ ۴۶۱، الرقم: ۱۴۳۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۶۴، الرقم: ۱۰۰۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۵۴۰، الرقم: ۱۰۹۷۹، وابن حبان في الصحيح، ۱/ ۴۷۶، الرقم: ۲۴۱، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/ ۳۴۰، الرقم: ۵۹۳۴، والطيالسي في—

الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رُدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا، اُس کی دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۱۳۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا آتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ، قَالَ: أَذْهَبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

..... المسند، ۱/۳۰۳، الرقم: ۲۲۹۹، والحاكم في المستدرک، ۱/۵۵۰، الرقم: ۱۲۹۲۔

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضي، باب دعاء العائد للمريض، ۵/۲۱۴۷، الرقم: ۵۳۵۱، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ۴/۱۷۲۲، الرقم: ۲۱۹۱، والترمذي عن علي رضی اللہ عنہ في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء المريض، ۵/۵۶۱، الرقم: ۳۵۶۵، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ۲/۱۱۶۳، الرقم: ۳۵۲۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۵۸، الرقم: ۷۵۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۷۸، الرقم: ۲۶۴۱۲، وأبو يعلى في المسند، ۸/۲۳۹، الرقم: ۴۸۱۱، وابن حبان في الصحيح، ۷/۲۳۷، الرقم: ۲۹۷۱۔

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو آپ ﷺ یوں دعا فرماتے: ﴿أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبِّ النَّاسِ، اَشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا﴾ ”اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے اور شفاء عطا فرما، بے شک شفاء دینے والا تو ہے۔ شفاء نہیں مگر تیری شفاء، ایسی شفاء مرحمت فرما جو بیماری کا نشان تک نہ چھوڑے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶/۱۳۲ . عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعَ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَفَطَرْتُ إِلَيَّ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ۱/۸۱، الرقم: ۱۸۷، وأيضاً في كتاب المناقب، باب كنية النبي ﷺ، ۳/۱۳۰، الرقم: ۳۳۴۷، وأيضاً في باب خاتم النبوة، ۳/۱۳۰، الرقم: ۳۳۴۸، وأيضاً في كتاب المرضى، باب من ذهب بالصبي المريض ليدعى له، ۵/۲۱۴، الرقم: ۵۳۴۶، وأيضاً في كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ۵/۲۳۳۷، الرقم: ۵۹۹۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات خاتم النبوة وصفته ومحلّه من جسده ﷺ، ۴/۱۸۲۳، الرقم: ۲۳۴۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۶۱، الرقم: ۷۵۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۷/۱۵۷، الرقم: ۶۶۸۲، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ۴/۳۷۹، الرقم: ۲۴۲۰، ۳۴۳۰۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سائب بن یزید ؓ سے مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ نبوت کی زیارت کی جو کبوتر (یا اس کی مثل کسی پرندے) کے انڈے جیسی (سفید و روشن) تھی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۱۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائے اُسے (بیماریوں) تکالیف (اور آزمائشوں) میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضي، باب ما جاء في كفاة المرض، ۲۱۳۸/۵، الرقم: ۵۳۲۱، ومالك في الموطأ، كتاب العين، باب ما جاء في أجر المريض، ۹۴۱/۲، الرقم: ۱۶۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۷/۲، الرقم: ۷۲۳۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۵۱/۴، الرقم: ۷۴۷۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۶۸/۷، الرقم: ۲۹۰۷، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲۲۴/۱، الرقم: ۳۴۴، والريعي في المسند/ ۲۵۵، الرقم: ۶۵۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۴۲/۴، الرقم: ۵۱۶۲۔

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸/۱۳۴ . عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كَتَبَ لَهُ كَصَالِحٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ایک یا دو بار نہیں کئی مرتبہ یہ فرماتے سنا: جب کوئی شخص مستقل نیک کام کرتا رہتا ہے لیکن کسی وقت وہ اُسے بیماری یا سفر کے باعث پوری طرح نہیں کر پاتا تو اُس کے لیے درس حالات بھی اتنا ہی اجر لکھا جائے گا جتنا صحت و قیام کی حالت میں لکھا جاتا تھا۔“
اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد، باب يكتب للمسافر ما كان يعمل في الإقامة، ۱۰۹۲/۳، الرقم: ۲۸۳۴، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب إذا كان الرجل يعمل عملاً صالحاً فشغله عنه مرض أو سفر، ۱۸۳/۳، الرقم: ۳۰۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۴۱۰، ۴۱۸، الرقم: ۱۹۶۹۴، ۱۹۷۶۸، والحاكم في المستدرک، ۱/۴۹۱، الرقم: ۱۲۶۱، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۱۸۹، الرقم: ۵۳۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۸۲، الرقم: ۲۳۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰/۲۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۷۴، الرقم: ۶۳۳۹، وأيضاً في شعب الإيمان، ۷/۱۸۲، الرقم: ۹۹۲۸۔

۹/۱۳۵ . عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
أَطْعَمُوا الْجَائِعَ، وَعَوَّدُوا الْمَرِيضَ، وَفَكَّرُوا الْعَانِيَّ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کرو۔“
اس حدیث کو امام بخاری، ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۳۶ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

۹: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب الأطعمه، باب قول اللہ تعالیٰ:
﴿كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾، ۲۰۵۵/۵، الرقم: ۵۰۵۸، وأيضًا
فی کتاب المرضی، باب وجوب عیادة المرضی، ۲۱۳۹/۵، الرقم:
۵۳۲۵، وأبو داؤد فی السنن، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض
بالشفاء عند العیادة، ۱۸۷/۳، الرقم: ۳۱۰۵، وأحمد بن حنبل فی
المسند، ۳۹۴/۴، الرقم: ۱۹۵۳۵، وعبد الرزاق فی المصنف،
۵۹۳/۳، الرقم: ۶۷۶۳، وابن حبان فی الصحیح، ۱۱۶/۸، الرقم:
۳۳۲۴، والبخاری فی المسند، ۳۵/۸، الرقم: ۳۰۱۷، وأبو یعلیٰ فی
المسند، ۳۰۹/۱۳، الرقم: ۳۱۰، الرقم: ۷۳۲۵، والطبرانی فی المعجم
الأوسط، ۹۳/۳، الرقم: ۲۵۹۲، والطیالسی فی المسند، ۶۶/۱،
الرقم: ۴۸۹، وعبد بن حمید فی المسند، ۱۹۵/۱، الرقم: ۵۵۴۔

۱۰: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة
فی الإسلام، ۱۳۲۴/۳، الرقم: ۳۴۲۰، وأيضًا فی کتاب المرضی،
باب عیادة الأمراض، ۲۱۴۱/۵، الرقم: ۵۳۳۲، والنسائی فی السنن
الکبری، ۳۵۶/۴، الرقم: ۷۴۹۹، والطبرانی فی المعجم الکبیر،
۳۴۲/۱۱، الرقم: ۱۱۹۵۱، والبیہقی فی السنن الکبری، ۳۸۳/۳،
الرقم: ۶۳۸۸۔

دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يُعَوِّدُهُ، قَالَ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: ﴿لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ ”کوئی ڈر نہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔“
اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۳۷ . عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيدَةً، فَجَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّدُنِي، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي أَتْرَكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرِكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأَوْصِي بِثَلَاثِي مَالِي وَأَتْرِكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَوْصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرِكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَوْصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرِكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتِمِّمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبَدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب وضع اليد على المريض، ۲۱۴۲/۵، الرقم: ۵۳۳۵، وأيضاً في الأدب المفرد/۱۷۶، الرقم: ۴۹۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۶۷/۴، الرقم: ۶۳۱۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۱/۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۱۲/۳، الرقم: ۱۰۱۳۔

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے اندر سخت بیمار پڑ گیا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی اُس کے لئے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تہائی مال کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اُس کے لئے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کی (وصیت) کر دو لیکن ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے میری پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھا، پھر اپنا دست اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اُس کے بعد یوں دعا فرمائی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو پایہ تکمیل تک پہنچا۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے اب تک جب بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ شفقت کی ٹھنڈک مجھے اپنے جگر کے اندر محسوس ہوتی ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۳۸ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيْبِ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أُمَّ السَّائِبِ، أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيْبِ، تُزْفَرِينَ؟ قَالَتْ: الْحُمَى، لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، فَقَالَ: لَا

۱۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، ۱۹۹۳/۴، الرقم: ۲۵۷۵، وأبو يعلى في المسند، ۶۴/۴، ۱۲۵، الرقم: ۲۰۸۳، ۲۱۷۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۵۹/۷، الرقم: ۹۸۳۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۵۲/۴، الرقم: ۵۲۱۶۔

تَسْبِي الْحُمَى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُم سائب یا حضرت اُم المسیب کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سائب یا فرمایا: ام المسیب تم کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے، آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو برانہ کہو کیونکہ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۳۹. عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرُوفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک

۱۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ۱۹۸۹/۴، الرقم: ۲۵۶۸، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ۲۹۹/۳، الرقم: ۹۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۳/۵، الرقم: ۲۲۴۹۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۴۳/۲، الرقم: ۱۰۸۳۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۱/۲، الرقم: ۱۴۴۶، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲۴۲/۱، الرقم: ۳۸۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۸۰/۳، الرقم: ۶۳۷۱، وأيضاً في شعب الإيمان، ۵۳۰/۶، الرقم: ۹۱۶۹۔

ایک مسلمان جب اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہاں سے لوٹنے تک برابر جنت کے باغ میں رہتا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حدیثِ ثوبان رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۴۰/۱۴۰ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضٌ فَلَمْ تَعُدَّهُ. أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خَرِيفٍ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور

۱۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ۱۹۹۰/۴، الرقم: ۲۵۶۹، والبخاري في الأدب المفرد/ ۱۸۲، الرقم: ۵۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۵۰۳/۱، الرقم: ۲۶۹، ۲۲۴/۳، الرقم: ۹۴۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵۳۴/۶، الرقم: ۹۱۸۲، وابن راهويه في المسند، ۱۱۵/۱، الرقم: ۲۸، والدلمي في مسند الفردوس، ۲۳۵/۵، الرقم: ۸۰۵۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۷/۲، الرقم: ۱۴۰۶۔

تو نے اُس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اُس کے پاس موجود پاتا؟“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۴۱. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا، مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ، فَإِنْ كَانَ غُدُوَّةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمَسِّيَ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ۳/۳۰، الرقم: ۹۶۹، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في فضل العيادة على وضوء، ۳/۱۸۵، الرقم: ۳۰۹۸، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب من عاد مريضاً، ۱/۴۶۳، الرقم: ۱۴۴۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۵۴، الرقم: ۷۴۹۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۸۱، ۱۱۸، الرقم: ۶۱۲، ۹۵۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۴۴۳، الرقم: ۱۰۸۳۵، والبخاري في المسند، ۳/۲۸، الرقم: ۷۷۷، وابن حبان في الصحيح، ۷/۲۲۴، الرقم: ۲۹۵۸، والحاكم في المستدرک، ۱/۵۰۱، الرقم: ۱۲۹۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۲۶۶، الرقم: ۷۴۶۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۸۰، الرقم: ۶۳۷۶، وأيضاً في شعب الإيمان، ۶/۵۳۱، الرقم: ۹۱۷۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۳۱۹، الرقم: ۶۹۸۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جب کوئی شخص کسی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو (یہ ایسا مبارک اور مقبول عمل ہے جیسے) وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے، جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر یہ صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے شام تک اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۶/۱۴۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَرْجِعَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي حَبَّانٍ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ

۱۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۰۴، الرقم: ۱۴۲۹۹،
والبخاري في الأدب المفرد/۱۸۴، الرقم: ۵۲۲، وابن أبي شيبة في
المصنف، ۲/۴۴۳، الرقم: ۱۰۸۳۴، وابن حبان في الصحيح،
۷/۲۲۲، الرقم: ۲۹۵۶، والحاكم في المستدرک، ۱/۵۰۱، الرقم:
۱۲۹۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۶۶، الرقم: ۵۲۷۶،
والهيثمي في موارد الظمان، ۱/۱۸۲، الرقم: ۷۱۱، وأيضاً في
مجمع الزوائد، ۲/۲۹۷۔

رَجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ اُس وقت تک رحمت سے معمور رہتا ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے لوٹ آئے اور جب تک وہ اُس کے پاس بیٹھا رہتا ہے رحمت میں سرشار رہتا ہے۔“

اسے امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ جبکہ امام پیشی نے بھی فرمایا: امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۷/۱۴۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَشْتَكِي الْمَرِيضُ، (وفي رواية: مَسَحَ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ) ثُمَّ يَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، لَا بَأْسَ، لَا بَأْسَ، أَذْهَبَ الْبَأْسُ، رَبِّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا..... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اپنا دست اقدس اس کی اس جگہ پر رکھتے جہاں بیمار کو شکایت ہوتی۔“

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۲۶/۶، الرقم: ۲۴۹۹۰،
وأبو يعلى في المسند، ۴۳۶/۷، الرقم: ۴۴۵۹، والطبراني في
الدعاء/ ۳۳۶، الرقم: ۱۱۰۲، والطيالسي في المسند، ۲۰۰/۱، الرقم:
۱۴۰۴، وابن السنني في عمل اليوم والليلة/ ۵۰۳، الرقم: ۵۵۱۔

(اور ایک روایت میں ہے کہ بیمار کے چہرے اور سینے پر ہاتھ پھیرتے) اور فرماتے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ، لَا بَأْسَ، لَا بَأْسَ، أَذْهَبِ الْبَأْسَ، رَبِّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا﴾ ”کوئی تنگی نہیں، کوئی تنگی نہیں، اے لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور فرما، اور شفاء عطا فرما تو ہی شفاء عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء عطا فرما جو بیماری کو سرے سے ختم کر دے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلیٰ نے مذکورہ الفاظ میں اسنادِ حسن کے ساتھ اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۴۴. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامًا يَهُودِيًّا يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمَ. فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَطْعَ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وفي رواية أبي داود: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ.

۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه وهل يعرض على الصبي الإسلام، ۱/ ۴۵۵، الرقم: ۱۲۹۰، وأيضاً في الأدب المفرد/ ۱۸۵، الرقم: ۵۲۴، وأبوداود في السنن، كتاب الجنائز، باب في عيادة الذمي، ۳/ ۱۸۵، الرقم: ۳۰۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۱۷۳، الرقم: ۸۵۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۲۷، ۲۸۰، الرقم: ۱۳۳۹۹، ۱۴۰۰۹، وأبو يعلى في المسند، ۶/ ۹۳، الرقم: ۳۳۵۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/ ۳۸۳، الرقم: ۶۳۸۹۔

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس بیٹھا تھا تو اُس کے باپ نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔ سو وہ مسلمان ہو گیا (اور پھر اس کی وفات ہو گئی)۔ حضور نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔“

اسے امام بخاری، ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

امام ابو داؤد کی روایت کے الفاظ یوں ہیں: ”آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے میرے تو سئل سے جہنم سے بچا لیا۔“

۱۹/۱۴۵ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدِّينُ، فَيَسْأَلُ: هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ فَضْلاً؟ فَإِنْ

۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الكفالة، باب الدِّين، ۸۰۵/۲، الرقم: ۲۱۷۶، وأيضاً في كتاب النفقات، باب قول النبي ﷺ: من ترك كلاً أو ضياعاً فإلي، ۲۰۵۴/۵، الرقم: ۵۰۵۶، ومسلم في الصحيح، كتاب الفرائض، باب من ترك مالا فلورثته، ۱۲۳۷/۳، الرقم: ۱۶۱۹، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على المديون، ۳۸۲/۳، الرقم: ۲۰۷۰، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على من عليه دين، ۶۶/۴، الرقم: ۱۹۶۳، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب من ترك ديناً أو ضياعاً فعلى الله وعلى رسوله ﷺ، ۸۰۷/۲، الرقم: ۲۴۱۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۹۲/۱۱، الرقم: ۴۸۵۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۴/۷، الرقم: ۱۳۰۷۶۔

حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدِينِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ فَمَنْ تُوَفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دِينًا فَعَلِيَّ فِضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِرَوَّثَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ ﷺ دریافت فرماتے: کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے رقم چھوڑی ہے تو آپ ﷺ نماز پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے: اپنے بھائی پر نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے فتوحات کا دروازہ کھولا (اور اس کے ذریعے آپ ﷺ کو کثرت سے مال عطا فرمایا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ اُن کے قریب ہوں۔ سو جو مسلمانوں میں سے فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو اُس کی ادائیگی مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرِ

۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب صفوف الصبيان مع الرجال على الجنائز، ۱/ ۴۴۴، الرقم: ۱۲۵۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۲/ ۶۵۸، الرقم: ۹۵۴، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ۳/ ۳۵۵، الرقم: ۱۰۳۷، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ۱/ ۴۹۰، الرقم: ۱۵۳۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/ ۴۶، الرقم: ۶۸۰۰۔

قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ: مَتَى دُفِنَ هَذَا؟ قَالُوا: الْبَارِحَةَ، قَالَ: أَفَلَا
 آذَنْتُمُونِي؟ قَالُوا: دَفَّنَاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكْرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ، فَفَامَ
 فَصَفْنَا خَلْفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيهِمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں میت کو اسی رات دفن کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اسے کب دفن کیا گیا؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) گزشتہ رات۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں نہیں بتایا؟ صحابہ نے عرض کیا: ہم نے اسے رات کے اندھیرے میں دفن کیا تھا اور ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہیں جانا۔ آپ ﷺ (اس کی قبر پر) قیام فرما ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنا لیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱/۱۴۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ
 الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا:

۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد،
 ۱۷۵-۱۷۶، الرقم: ۴۴۶، ۴۴۸، وأيضاً في كتاب الجنائز، باب
 الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ۱/۴۴۸، الرقم: ۱۲۷۲، ومسلم في
 الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۲/۶۵۹، الرقم:
 ۹۵۶، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر،
 ۳/۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في
 الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ۱/۴۸۹، الرقم: ۱۵۲۷۔
 ۱۵۲۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۶۵۱، الرقم: ۲۱۴۹،

مَاتَ. قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ: فَكَانَتْهُمْ صَغُرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ
فَقَالَ: دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ
مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ ﷻ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی
صفائی کیا کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ) مفقود
پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا۔ صحابہ کرام ؓ
نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے (اس کے
بارے میں) بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام ؓ نے اس کی موت کو
اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر دکھاؤ۔ صحابہ کرام ؓ نے آپ
ﷺ کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اُس کی
نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں اپنے مکینوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی
ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور
میں) روشنی فرمادے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۲/۱۴۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۸۸/۲، الرقم: ۹۰۲۵، وأبو يعلى في
المسند، ۳۱۴/۱۱، الرقم: ۶۴۲۹، وابن حبان في الصحيح،
۳۵۵/۷، الرقم: ۳۰۸۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۶/۴-۴۷،
الرقم: ۶۸۰۲-۶۸۰۶۔

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى
تدفن، ۴۴۵/۱، الرقم: ۱۲۶۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، —

شَهَدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: قَالَ: أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کسی کے جنازے میں شامل ہوا تو اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن ہونے تک ساتھ شامل رہا اُس کے لیے دو قیراط (کے برابر ثواب ہے۔) عرض کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: دو عظیم پہاڑوں کی مثل (ثواب عطا ہوتا ہے)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

ایک روایت میں ہے: ”آپ ﷺ نے فرمایا: اُن میں (دو پہاڑوں میں) سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔“

..... باب فضل الصلاة على الجنائز واتباعها، ۶۵۲/۲، ۶۵۳، الرقم: ۹۴۵، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في فضل الصلاة على الجنائز، ۳/۳۵۸، الرقم: ۱۰۴۰، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنائز وتشيعها، ۲۰۲/۳، الرقم: ۳۱۶۸، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب ثواب من صلى على جنازة، ۷۶/۴، الرقم: ۱۹۹۵، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۶۴۵، الرقم: ۲۱۲۲، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في ثواب من صلى على جنازة ومن انتظر دفنها، ۱/۴۹۱، الرقم: ۱۵۳۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/۴۴۹، الرقم: ۶۲۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۰۱، الرقم: ۹۱۹۷، وابن حبان في الصحيح، ۷/۳۴۷، الرقم: ۳۰۷۸۔

٢٣/١٤٩. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما جاء في غسل البول، ١/٨٨، الرقم: ٢١٥، وأيضاً في كتاب الجنائز، باب الجريد على القبر، ١/٤٥٨، الرقم: ١٢٩٥، وأيضاً في كتاب الأدب، باب الغيبة، ٥/٢٢٤٩، الرقم: ٥٧٠٥، وأيضاً في باب النميمة من الكبائر، ٥/٢٢٥٠، الرقم: ٥٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ١/٢٤٠، الرقم: ٢٩٢، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في التشديد في البول، ١/١٠٢، الرقم: ٧٠، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الاستبراء من البول، ١/٦، الرقم: ٢٠، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب التنزه عن البول، ١/٢٨، الرقم: ٣١، وأيضاً في كتاب الجنائز، باب وضع الجريدة على القبر، ٤/١٠٦، الرقم: ٢٠٦٨-٢٠٦٩، وأيضاً في السنن الكبرى، ١/٦٩، الرقم: ٢٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة باب التشديد في البول، ١/١٢٥، الرقم: ٢٤٧، ٣٤٩، والدارمي في السنن، ١/٢٠٥، الرقم: ٧٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٥، الرقم: ١٩٨٠، ٥/٣٥، الرقم: ٢٠٣٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١٥، الرقم: ١٣٠٤، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٣، الرقم: ٢٠٥٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٢، الرقم: ٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٨٨، الرقم: ٦٧٥٣-٧٦٥٤، وابن حبان في الصحيح ٧/٣٩٨، الرقم: ٣١٢٨-

فَشَقَّهَا نَصْفَيْنِ، فَعَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرِ وَاحِدَةً قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے (قبر کے اندر ان پر گزرنے والے حالات سے باخبر ہو کر) فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور وہ بھی کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا (یا ان کے قطروں سے نہیں بچتا تھا) اور دوسرا چغلیاں بہت کھاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۴/۱۵۰. عَنْ يَعْلَى بْنِ سَيَابَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَذَيْتَيْنِ فَاَنْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنْابِتِهِمَا وَجَاءَ بَعِيرٌ فَضْرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرَّ حَرَّ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اتَدْرُونَ مَا يَقُولُ الْبَعِيرُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيدُ نَحْرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أَكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ،

۲۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۲/۴، الرقم: ۱۷۵۹۵،

والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ۲۷۲/۱،

والهشيمي في مجمع الزوائد، ۲۰۵/۱، ۶/۹ -

وَأَتَى عَلَى قَبْرِ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ فَأَمَرَ بِحَجْرٍ بَدِيدٍ فَوَضِعَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً.
رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت یعلیٰ بن سیاہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (حاجت کے بعد) پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹ اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اُس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی اس کے مالک کو بلانے بھیجا (جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن اور رجال ثقات ہیں۔

۲۵/۱۵۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو (بوقتِ نزاع) ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کی تلقین کیا کرو (یعنی اُن کے پاس کلمہ طیبہ کا ورد کیا کرو)۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا إله إلا الله، ۶۳۱/۲، الرقم: ۹۱۶، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ۳۰۶/۳، الرقم: ۹۷۶، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في التلقين، ۱۹۰/۳، الرقم: ۳۱۱۷، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب تلقين الميت، ۵/۴، الرقم: ۱۸۲۶، وأيضاً في السنن الكبرى، ۶۰۱/۱، الرقم: ۱۹۵۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين الميت لا إله إلا الله، ۴۶۴/۱، ۴۶۵، الرقم: ۱۴۴۴-۱۴۴۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳، الرقم: ۱۰۰۶، والبخاري في المسند، ۲۰۸/۶، الرقم: ۲۲۴۸۔

۲۶/۱۵۲ . وفي رواية ابن حبان زاد: فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلِمَتِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ وَإِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ ذَلِكَ مَا أَصَابَهُ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

اور امام ابن حبان نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: ”سو وہ شخص جس کا موت کے وقت آخری کلام ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہو وہ ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور داخل ہوگا اگرچہ اُس سے پہلے اُسے (عذاب و سزائیں سے اُس کے اعمال کا حصہ) پہنچے جو بھی پہنچے۔“ اسے امام ابن حبان، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۱۵۳ . عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَارُ.

- ۲۶: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدمًا أو مؤخرًا، ذكر العلة التي من أجلها أمر بهذا الأمر، ۲۷۲/۷، الرقم: ۳۰۰۴، والطبراني في المعجم الصغير، ۲۴۱/۱، الرقم: ۳۹۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۹۷/۱۰، والهيثمي في موارد الظمان، ۱۸۴/۱، الرقم: ۷۱۹، وأيضًا في مجمع الزوائد، ۱۷/۱۔
- ۲۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في التلقين، ۱۹۰/۳، الرقم: ۳۱۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۴۷/۵، الرقم: ۲۲۱۸۰، والبخاري في المسند، ۷۷/۷، الرقم: ۲۶۲۶، والحاكم في المستدرک، ۵۰۳/۱، الرقم: ۱۲۹۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱۲/۲۰، الرقم: ۲۲۱، وابن منده في الإيمان، ۲۴۸/۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۰۸/۱، الرقم: ۹۴، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۲۱۹/۶۔

وفي رواية أحمد: وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَحَسَنُهُ النَّوَوِيُّ.

”حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”(وقتِ نزع) جس کا آخری کلام ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ ہو اوہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

امام احمد کی روایت میں ہے: ”اُس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے

فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام نووی بھی نے ابو داود کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۸/۱۵۴ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ

أَوْ بِعُسْفَانَ، فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ، انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ، قَالَ:

فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: تَقُولُ: هُمْ أَرْبَعُونَ؟

قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ

رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ

۲۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه أربعون

شفعوا فيه، ۲/۶۵۵، الرقم: ۹۴۸، وأبو داود في السنن، كتاب

الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنائز وتشيعها، ۳/۲۰۳، الرقم:

۳۱۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۷۷، الرقم: ۲۵۰۹، وابن

حبان في الصحيح، ۷/۳۵۱، الرقم: ۳۰۸۲، والطبراني في المعجم

الأوسط، ۸/۳۶۹، الرقم: ۳۷۰، والبيهقي في السنن

الكبرى، ۳/۱۸۰، الرقم: ۵۴۱۱، والمنذري في الترغيب والترهيب،

۴/۱۷۸، الرقم: ۵۳۲۴۔

شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اُن کے فرزند کا تقدیر یا عسٹان میں انتقال ہو گیا، آپ ﷺ نے حضرت کریب سے کہا: دیکھو (جنازہ میں) کتنے لوگ ہیں؟ حضرت کریب بیان کرتے ہیں میں نکلا تو دیکھا (کافی) لوگ جمع تھے، میں نے آپ سے صورتحال عرض کی تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ حضرت کریب نے عرض کیا: ہاں! آپ نے فرمایا: جنازہ اٹھاؤ۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان شخص فوت ہو جائے اور اُس کے جنازہ میں چالیس ایسے لوگ ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں اُن کی شفاعت قبول فرما لیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۱۵۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ

۲۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه، ۲/۶۵۴، الرقم: ۹۴۷، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على الجنائز والشفاعة للميت، ۳/۳۴۸، الرقم: ۱۰۲۹، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب فضل من صلى عليه مائة، ۴/۷۵، الرقم: ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۶۴۴، الرقم: ۲۱۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۷/۳۵۱، الرقم: ۳۰۸۱، وأبو يعلى في المسند، ۷/۳۶۴، الرقم: ۴۳۹۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۱۴۵، الرقم: ۶۰۳۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۳۰، الرقم: ۶۶۹۴، وأيضاً في شعب الإيمان، ۷/۴، الرقم: ۹۲۴۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۷۸، الرقم: ۵۳۲۳۔

تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُلْعُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میت پر سو مسلمانوں کا گروہ نماز پڑھے اور وہ سب اُس کی شفاعت کی دعا کریں تو اُن کی شفاعت (اُس میت کے حق میں) قبول کی جاتی ہے۔“
اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰/۱۵۶. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ شَابًّا وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنِّي أَرْجُو اللَّهَ، وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے، وہ قریب الموت تھا، آپ ﷺ نے اُس سے دریافت فرمایا: تم خود

۳۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الجنائز، باب: (۱۱)، ۳/۳۱۱،
الرقم: ۹۸۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب الزهد، باب ذکر الموت
والاستعداد له، ۲/۱۴۲۳، الرقم: ۴۲۶۱، والبيهقي في شعب
الإيمان، ۴/۲، الرقم: ۱۰۰۱، والمنذري في الترغيب والترهيب،
۱۳۵/۴، الرقم: ۵۱۲۵۔

کو کس حال (وکیفیت) میں پاتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی اُمید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس موقع پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس کی اُمید کے مطابق اُسے عطا فرماتا ہے اور جس کا اُسے ڈر ہوتا ہے اُس سے بے خوف کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱/۱۵۷. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ بِالشَّيْبِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ السُّنِّيِّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو اُس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے

۳۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الإنصراف، ۳/۲۱۵، الرقم: ۳۲۲۱، والبخاري في المسند، ۲/۹۱، الرقم: ۴۴۵، والحاكم في المستدرک، ۱/۵۲۶، الرقم: ۱۳۷۲، وابن السني في عمل اليوم والليلة/ ۵۳۷، الرقم: ۵۸۵، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱/۵۲۲، الرقم: ۳۷۸، وقال: إسناده حسن۔

لئے مغفرت کی دعا کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) اس کے لیے ثابت قدمی کی التجا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیے جائیں گے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، بزار اور ابن اسنی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۲/۱۵۸. عَنْ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَرَدَ الْبُقْعَ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرِ جَدِيدٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوا: فُلَانَةٌ، قَالَ: فَعَرَفَهَا، وَقَالَ: أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهَا، قَالُوا: كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا فَكَّرْهُنَا أَنْ نُؤْذِيكَ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا لَا أَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا آذَنْتُمُونِي بِهِ، فَإِنْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ، ثُمَّ أَتَى الْقُبْرَ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے، جب ہم جنت البقیع

۳۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۸۴/۴، الرقم: ۲۰۲۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ۴۸۹/۱، الرقم: ۱۵۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۸۸/۴، الرقم: ۱۹۴۷۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۷۵/۲، الرقم: ۱۱۲۱۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۴۰/۲۲، الرقم: ۶۲۸، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ۲۷/۴، الرقم: ۱۹۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۸/۴، الرقم: ۶۸۰۹ -

بچنے تو آپ ﷺ نے ایک نئی قبر دیکھ کر لوگوں سے اُس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے اسے پہچان لیا اور فرمایا: تم نے مجھے اس کی وفات کی اطلاع کیوں نہ دی؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ روزے سے تھے اور دوپہر کے وقت آرام فرما رہے تھے لہذا ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ جب تک میں تم میں موجود ہوں مجھے ہر شخص کی وفات کی اطلاع ہونی چاہیے کیونکہ میری نماز اُن کے لیے رحمت کا باعث ہے۔ پھر آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لائے، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں، آپ ﷺ نے چار تکبیریں ادا فرمائیں (یعنی اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی)۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۱۵۹ . عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكُتِمَ عَلَيْهِ غُفْرَانٌ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَاسْتَبْرَقَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجَنَّهُ فِيهِ أُجْرِي لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكِنٍ أَسْكَنَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۳۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۵۰۵/۱، ۵۱۶، الرقم: ۱۳۰۷، ۱۳۴۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۱۵/۱، الرقم: ۹۲۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۹/۷، الرقم: ۹۲۶۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۷۴/۴، الرقم: ۵۳۰۵، والهشيمي في مجمع الزوائد، ۲۱/۳۔

عَلَى شَرَطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اُس کی پردہ پوشی کی اُس کی چالیس مرتبہ بخشش کی جائے گی، اور جس نے میت کو کفن پہنایا اللہ تعالیٰ اُسے باریک دیباج اور بھاری اطلس کا (جنتی) لباس پہنائے گا اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور میت کو اُس میں دفن کیا تو اُس کے لئے اُس (جنتی) گھر کا اجر جاری کر دیا جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت ٹھہرائے گا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام بیہقی نے بھی فرمایا: اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلاَطَفَتِهِ بِالْأَعْرَابِ وَالْجُهَّالِ وَالسَّائِلِينَ

﴿حضور ﷺ کی دیہاتوں، اُن پرھوں اور منگتوں
پر رحمت و شفقت﴾

١/١٦٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطى المؤلفَةَ قلوبهم وغيرهم، ١١٤٨/٣، الرقم: ٢٩٨٠، وأيضاً في كتاب اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ٢١٨٨/٥، الرقم: ٥٤٧٢، وأيضاً في كتاب الأدب، باب التيسم والضحك، ٥/٢٢٦٠، الرقم: ٥٧٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة، ٧٣٠/٢، الرقم: ١٠٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٣/٣، ٢١٠، ٢٢٤، الرقم: ١٢٥٧٠، ١٣٢١٧، ١٣٣٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٨٩/١٤، الرقم: ٦٣٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٥٠/٦، الرقم: ٨٤٧٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٨١/٣، الرقم: ٤٠٦٦۔

عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ موٹے کنارے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی (راستے میں) ملا تو اس نے بڑے زور سے آپ ﷺ کی چادر کو پکڑ کر کھینچا۔ یہاں تک کہ میں نے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ ﷺ کی گردن مبارک پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا، آپ کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا مال ہے مجھے اُس میں سے عطا فرمائیے، آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، اور مسکرا پڑے پھر آپ ﷺ نے اُسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۶۱. عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى أَنْتَهَى إِلَيَّ فَأَتَيْتُ بِكُرْسِيِّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب حديث التعليم في الخطبة، ۵۹۷/۲، الرقم: ۸۷۶، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب الجلوس على الكرسي، ۲۲۰/۸، الرقم: ۵۳۷۷، وأيضاً في السنن الكبرى، ۵۱۰/۵، الرقم: ۹۸۲۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۰/۵، الرقم: ۲۰۷۷۲، والبخاري في الأدب المفرد، ۳۹۹/، الرقم: ۱۱۶۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۵۱/۳، الرقم: ۱۸۰۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۵۹/۲، الرقم: ۱۲۸۴، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱۷۹/۲، الرقم: ۱۱۳۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۱۸/۳، الرقم: ۵۶۰۸۔

اللَّهُ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَاتَمَّ آخِرَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا درآں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک مسافر دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے، اُسے نہیں معلوم کہ دین کیا ہے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے، پھر ایک کرسی لائی گئی۔ میرا خیال ہے اُس کرسی کے پائے لوہے کے تھے، حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر تشریف فرما ہوئے اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم دیا تھا اُس کی مجھے تعلیم دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خطبہ پورا کیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ ۳/۱۶۲.

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار، ۵/۵۴۶، الرقم: ۳۵۳۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۴۰، الرقم: ۱۸۱۲۰، وعبد الرزاق في المصنف، ۱/۲۰۵، ۲۰۶، الرقم: ۷۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۲/۳۲۲، الرقم: ۵۶۲، والطيالسي في المسند، ۱/۱۶۰، الرقم: ۱۱۶۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۶۱، الرقم: ۷۳۶۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۸/۳۳، ۳۴، الرقم: ۲۶، والهيثمي في موارد الظمان، ۱/۷۳، الرقم: ۱۸۶۔

النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ
 جَهْوَرِيٍّ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ: هَاؤُمْ،
 فَقُلْنَا لَهُ: وَيَحْكُ أَغْضُضُ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ
 نَهَيْتَ عَنْ هَذَا، فَقَالَ: وَاللَّهِ، لَا أَغْضُضُ، قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: الْمَرْءُ يُحِبُّ
 الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور
 نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہماری موجودگی میں ایک اعرابی نے آپ ﷺ کو بلند آواز
 سے ندا دی: یا محمد! حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اُسے اُسی طرح بلند آواز میں جواب دیا۔
 ”میں یہاں ہوں“ ہم نے اُس اعرابی سے کہا: تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم
 حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود ہو اور بارگاہ رسالت میں آواز بلند کرنے سے منع
 کیا گیا ہے۔ اُس نے کہا: خدا کی قسم! میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا۔ پھر اُس اعرابی
 نے آپ ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور لیکن
 وہ اُن سے (اس دنیا میں) مل نہ سکا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر
 شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، عبد الرزاق، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔
 امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤/١٦٣ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاحِطًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اونٹنی بطور تحفہ پیش کی تو آپ ﷺ نے اُسے بدلہ میں چھ اونٹنیاں عطا فرمائیں، اُس نے اسے ناپسند کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: فلاں شخص نے مجھے اونٹنی کا تحفہ دیا، میں نے اُسے بدلے میں چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہو گیا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قرشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔“

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في ثقيف وبنو حنيفة، ٧٣٠/٥، الرقم: ٣٩٤٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠٦/٩، الرقم: ١٦٥٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٢/٢، الرقم: ٧٩٠٥، والبخاري في الأدب المفرد/٢٠٨، الرقم: ٥٩٦، وابن حبان في الصحيح، ٢٩٥/١٤، الرقم: ٦٣٨٣، والحاكم في المستدرک، ٧١/٢، الرقم: ٢٣٦٥، وأبو يعلى في المسند، ٤٥٢/١١، الرقم: ٦٥٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٨٠/٦، الرقم: ١١٨٠١۔

اس حدیث کو امام ترمذی، عبد الرزاق، احمد اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے، امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۵/۱۶۴ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يَسْقِينَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ۳۴۹/۱، الرقم: ۹۸۶، وأيضاً في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۳/۳، الرقم: ۳۳۸۹، وأيضاً في كتاب الأدب، باب التيسم والضحك، ۲۲۶۱/۵، الرقم: ۵۷۴۲، وأيضاً في كتاب الدعوات، باب الدعاء غير مستقبل القبلة، ۲۳۳۵/۵، الرقم: ۵۹۸۲، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ۶۱۴/۲، الرقم: ۸۹۷، وأبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ۳۰۴/۱، الرقم: ۱۱۷۴، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء، باب كيف يرفع، ۱۵۹/۳-۱۶۶، الرقم: ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۲۷-۱۵۲۸، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ۴۰۴/۱، الرقم: ۱۲۶۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۳۸/۲، الرقم: ۱۴۲۳، وابن حبان في الصحيح، ۲۷۲/۳، الرقم: ۹۹۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۹۲/۳، الرقم: ۴۹۱۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۴/۳، الرقم: ۱۲۰۳۸، وابن جارود في المنتقى، ۷۵/۱، الرقم: ۲۵۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۲۱/۳، الرقم: ۵۶۳۰۔

قَزَعَةُ قَالَ: فَتَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ
الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ، قَالَ: فَمَطَرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَفِي الْعَدِ وَمِنْ
بَعْدِ الْعَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ
رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهْدَمُ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا،
فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، قَالَ: فَمَا
جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى
صَارَتْ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجُوبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا
قَالَ: فَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجُودِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی
اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ سخت قحط کی لپیٹ میں آ گئے ایک دفعہ آپ ﷺ جمعہ
کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال
ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔
حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔
اُس وقت آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے لیکن (آپ ﷺ کے ہاتھ اٹھتے ہی) اسی
وقت پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ ابھی منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے کہ
میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ سو ہم پر
اُس روز، اُس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی
دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ
تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں (کہ بارش رُک جائے)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے
فوری ہاتھ بلند فرمائے اور دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برس اور ہمارے اوپر

نہیں۔ پس آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے آسمان کی جس طرف بھی اشارہ کرتے اُدھر سے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہو گیا (کہ اُس کے گرد و نواح میں بادل تھے اور مدینہ کے اوپر آسمان صاف تھا) اور قنات (نالہ) ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶/۱۶۵ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَإِذَا قَامَ قُمْنًا، فَقَامَ يَوْمًا وَقُمْنَا مَعَهُ، حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَذْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ، وَكَانَ رِدَاؤُهُ حَشِنًا، فَحَمَرَ رَقَبَتَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرِي هَذَيْنِ، فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ، وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَا، وَاللَّهِ، لَا أَقِيدُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا، وَاللَّهِ، لَا أَقِيدُكَ، فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: عَزَمْتُ

۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب القود من الجبذة، ۳۳/۸، الرقم: ۴۷۷۶، وأيضاً في السنن الكبرى، ۲۲۷/۴، الرقم: ۶۹۷۸، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الحلم وأخلاق النبي ﷺ، ۲۴۷/۴، الرقم: ۴۷۷۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۸/۲، الرقم: ۷۸۵۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۵۰/۶، الرقم: ۸۴۷۳۔

عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى آذَنَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: يَا فَلَانُ، احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ تَمْرًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: انصِرْفُوا.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ مُخْتَصَرًا.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھتے تھے، جب آپ ﷺ (تشریف لے جانے کے لئے) کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے۔ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے جانے کے لئے قیام فرمایا تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے، جب آپ ﷺ مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک شخص پیچھے سے آیا اور آپ ﷺ کی چادر مبارک پیچھے سے پکڑ کر زور سے کھینچی۔ وہ چادر کھر دری تھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ کی گردن مبارک اُس سے سرخ ہو گئی۔ اُس نے کہا: اے محمد! میرے ان دو اُونٹوں کو (غلہ سے) بھر دیجئے کیونکہ (یہ غلہ) نہ تو آپ نے اپنے مال سے دینا ہے اور نہ ہی اپنے باپ دادا کے مال سے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں، میں تجھے کبھی نہ دوں گا، جب تک تم اس گردن کے کھینچنے کا بدلہ نہ دو۔ اُس اعرابی نے کہا: خدا کی قسم! میں کبھی بدلہ نہ دوں گا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے تین دفعہ یہی دہرایا اور وہ جواب میں اعرابی یہی عرض کرتا رہا کہ میں بدلہ کبھی نہ دوں گا۔ جب ہم نے اعرابی کی یہ بات سنی تو ہم سب اُس کی طرف (اُسے مارنے کے لئے) دوڑے۔ حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں ہر اُس شخص کو، جس نے میری بات سنی، قسم دیتا ہوں کہ کوئی شخص میری اجازت کے بغیر اپنی جگہ سے نہیں بے گا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: اس کے ایک اُونٹ پر جو لاد دو اور دوسرے اُونٹ پر کھجوریں، اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: چلو (اب چلیں اور اس اعرابی سے کوئی اعراض نہ فرمایا)۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابو داؤد اور احمد نے مختصراً روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَا طَفَتِهِ بِالْعَصَا وَالْمُخْطِئِينَ

﴿حضور ﷺ کی گنہگاروں اور نافرمانوں پر رحمت و

شفقت﴾

۱/۱۶۶ . عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأَتَى بِهِ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهِ، فَجَلَدَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ، الْعَنَهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللَّهِ، مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ. وفي رواية: لَا تَلْعَنُهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب ما يكره من لعن شارب الخمر وأنه ليس بخارج من الملة، ۶/۲۴۸۹، الرقم: ۶۳۹۸، وأبو يعلى في المسند، ۱/۱۶۱، الرقم: ۱۷۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۷/۳۸۱، الرقم: ۱۳۵۵۲، والبخاري في المسند، ۱/۳۹۳، الرقم: ۲۶۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/۲۲۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۳۱۲، الرقم: ۱۷۲۷۳، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ۱/۳۷۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱/۱۸۴، الرقم: ۹۲-۹۳.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَزَّازُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار تھا، اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو ہنسیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس پر شراب نوشی کی حد جاری فرمائی۔ ایک روز پھر اسے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حالتِ نشہ میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے اُسے کوڑے مارے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما یہ کتنی دفعہ (اس جرم میں) لایا گیا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو، میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، عبدالرزاق، بزار اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۶۷ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيِّنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: مَا لَكَ؟

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر، ۶۸۴/۲، الرقم: ۱۸۳۴، وأيضاً في كتاب كفارات الأيمان، باب متى تجب الكفارة على الغني والفقير، ۶/۲۴۶۷، الرقم: ۶۳۳۱، وأيضاً في باب يعطي في الكفارة عشرة مساكين قريباً كان أو بعيداً، ۶/۲۴۶۸، الرقم: ۶۳۳۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ووجوب الكفارة الكبرى فيه، ۲/۷۸۱، الرقم: ۱۱۱، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان، ۳/۱۰۲، الرقم: ۷۲۴، وقال:—

قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَتِ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعْلَى أَفْقَرُ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعَمُهُ أَهْلَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُحْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ اُس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد

..... حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح، وأبو داود فی السنن، کتاب الصوم، باب کفارة من أتى أهله فی رمضان، ۳۱۳/۲، الرقم: ۲۳۹۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب الصیام، باب ما جاء فی کفارة من أفطر یوما من رمضان، ۵۳۴/۱، الرقم: ۱۶۷۱، والنسائی فی السنن الکبری، ۲/۲۱۲، الرقم: ۳۱۱۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۲۴۱، الرقم: ۷۲۸۸، وأیضاً، ۶/۲۷۶، الرقم: ۲۶۴۰۲۔

کرنے کے لیے غلام ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: نہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں، اور عرق ایک پیانا ہے۔ فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں لے جا کر خیرات کر دو (یہ تمہارا کفارہ ہے)۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے (بھی) زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم! ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان (یعنی مدینہ منورہ کی وادی میں) کوئی گھر ایسا نہیں جو میرے گھر سے زیادہ غریب ہو۔ اس پر آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام ابو داؤد نے فرمایا: امام زہری نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ”یہ رخصت (آپ ﷺ کی طرف سے) اُس آدمی کے لئے خاص تھی، سو آج اگر کوئی آدمی اس طرح روزہ توڑ لے تو اُس کے لئے (شرعی) کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔“

۳/۱۶۸ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَهَاهُمْ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَأَهْرِيْقَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد کے

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد، ۸۹/۱، الرقم: ۲۱۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول، ۲۳۶/۱، الرقم: ۲۸۴۔

ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اُسے ڈانٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی لانے کا حکم فرمایا جو اُس (پیشاب) پر بہا دیا گیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۶۹ . عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ جَاءَ مَا عَزُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهَّرْنِي، فَقَالَ: وَيْحَكَ، ارْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهَّرْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَيْحَكَ، ارْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهَّرْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِيمَ أَطَهَّرَكَ؟ فَقَالَ: مِنَ الزَّنَى، فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبِهْ جُنُونٌ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ، فَقَالَ: أَشْرَبَ خَمْرًا؟ فَقَامَ رَجُلٌ: فَاسْتَنْكَهَهُ، فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ، فُرْجِمَ، فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ، قَائِلٌ يَقُولُ: لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ۳/۱۳۲۱-۱۳۲۲، الرقم: (۱) ۱۶۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۲۷۶، الرقم: ۷۱۶۳، والدارقطني في السنن، ۳/۹۱، الرقم: ۳۹، وأبو عوانة في المسند، ۴/۱۳۴-۱۳۵، الرقم: ۶۲۹۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۱۱۸، الرقم: ۴۸۴۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۸۳، الرقم: ۱۱۲۳۱۔

مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: أَقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَلَبِثُوا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُمْ جُلُوسٌ، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَقَالُوا: غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قَسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ..... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالذَّارِقُطْنِيُّ وَأَبُو عَوَانَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا ناس ہو، جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو۔ انہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا، انہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا، حتیٰ کہ چوتھی بار ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: زنا سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) ان کے متعلق پوچھا: اس کا بی بی توازن تو خراب نہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں، وہ کوئی پاگل نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کے دو گروہ بن گئے، بعض کہتے: ماعز ہلاک ہو گئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا اور بعض لوگ کہتے: ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر عرض کیا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے، حضرت بریدہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ دو، تین دن صحابہ کرام ؓ میں یہی اختلاف رہا، پھر ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ صحابہ کرام ؓ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سلام کرنے کے بعد تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو، صحابہ کرام ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت فرمائے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے تمام امت پر تقسیم کر دیا جائے تو (بخشش کے لیے) سب کو کافی ہوگی۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، دارقطنی، ابوعوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۷۰. عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ: فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي، وَإِنَّهُ رَدَّهَا، فَلَمَّا كَانَ الْعُدُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ تَرُدُّنِي؟ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا، فَوَاللَّهِ، إِنِّي لِحَبْلِي، قَالَ: إِمَّا لَا، فَادْهَبِي حَتَّى تَلِدِي، فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ۱۳۲۳/۳، الرقم: (۲) ۱۶۹۵، وأبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب المرأة التي أمر النبي ﷺ برجمها من جهينة، ۱۵۲/۴، الرقم: ۴۴۴۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۰۴/۴، الرقم: ۷۲۷۱، والدارمي في السنن، ۲۳۴/۲، الرقم: ۲۳۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۸/۵، الرقم: ۲۲۹۹۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۴۳/۵، الرقم: ۲۸۸۰۹، وأبو عوانة في المسند، ۱۳۶-۱۳۷، الرقم: ۶۲۹۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۲۱/۸، الرقم: ۱۶۷۴۳۔

خُرُقَةً قَالَتْ: هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ، قَالَ: اذْهَبِي، فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطَمِيهِ، فَلَمَّا فَطَمْتَهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبْرٍ فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحَفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا، فَيُقْبَلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَصَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ: مَهَلًا يَا خَالِدُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لُغْفِرَ لَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالِدَّارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ (ماعز بن مالک کے قصہ توبہ کے بعد) بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ایک غامدیہ عورت آئی اور عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کر دیجئے، آپ ﷺ نے اُسے واپس بھیج دیا، دوسرے دن آ کر اُس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے کیوں واپس کر دیا؟ شاید آپ مجھے ماعز کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا کی قسم! میں زنا سے حاملہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا، اگر ایسا ہے تو پھر ابھی نہیں، واپس جاؤ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد آنا، بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ عورت اُس بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور عرض کیا: لیجئے، یہ میرا بچہ پیدا ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ جا کر اسے دودھ پلاؤ، حتیٰ کہ اس کی مدتِ رضاعت ختم ہو جائے، جب بچے کی مدتِ رضاعت ختم ہوگئی تو وہ اُسے اس حال میں لے کر آئی کہ اُس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ اُس نے عرض کیا: لیجئے! یا نبی اللہ! اس کا دودھ چھوٹ گیا ہے اور اب یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان شخص کے حوالے کیا، اور حکم دیا کہ اُس عورت کے لئے سینہ تک ایک گڑھا کھودا جائے، اور لوگوں کو

اُسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت خالد بن ولید ؓ ایک پتھر لے کر آگے بڑھے اور اُس کے سر پر پتھر مارا، جس سے خون حضرت خالد ؓ کے منہ پر گرا، حضرت خالد ؓ نے اُس عورت کو برا بھلا کہا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں برا بھلا کہتے ہوئے سن لیا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے خالد، ایسا نہ کہو، اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر (ظلماً) خراج لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اُسے بخش دیا جاتا، پھر آپ نے اُس ﷺ کے بارے میں حکم دیا اور اُس کی نماز جنازہ پڑھی اور پھر اُسے دفن کر دیا گیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد، نسائی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶/۱۷۱ . عَنْ اللَّجْلَاجِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا، فَتَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثَرْتُ فِيمَنْ تَارَ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكَ؟ فَسَكَتَتْ، فَقَالَ شَابٌّ: حَدُّوْهَا أَنَا أَبُوهُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكَ؟ قَالَ الْفَتَى: أَنَا أَبُوهُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ، يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَحْصَنْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ، فَرَجِمَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى

۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالك ؓ، ۱۵۰/۴، الرقم: ۴۴۳۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۸۲/۴، الرقم: ۷۱۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۷۹/۳، الرقم: ۱۵۹۷۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۹/۱۹، الرقم: ۴۸۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۱۸/۸، الرقم: ۱۶۷۳۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۹۳/۵۰۔

أَمَكْنَا، ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ، فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا: هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَهَوَ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، فَإِذَا هُوَ أَبُوهُ، فَأَعْنَاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت لجلال ﷺ بیان کرتے ہیں کہ وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ ایک عورت گزری جس نے (ناجانز) بچہ اٹھایا ہوا تھا، لوگ اُس کے ساتھ چل دیئے اور میں بھی ساتھ چلنے والوں میں ہو گیا، یہاں تک کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ آپ ﷺ اُس عورت سے فرما رہے تھے: تمہارے ساتھ اس کا باپ کون ہے؟ وہ خاموش رہی، اُس کے برابر کھڑے ایک نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا باپ میں ہوں، آپ ﷺ نے عورت کی جانب متوجہ ہو کر دوبارہ فرمایا۔ تمہارے ساتھ اس کا باپ کون ہے؟ نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا باپ میں ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اُس کے بارے میں جاننے کے لئے اُس کے ارد گرد کھڑے لوگوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ وہ عرض گزار ہوئے: اس کے بارے میں بھلائی کے سوا ہمیں اور کچھ معلوم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس سے پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا، ہم اُسے باہر لے گئے، اُس کے لئے گڑھا کھودا، پھر اُسے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ جاں بحق ہو گیا۔ اس کے بعد ایک آدمی آ کر اُس کے متعلق پوچھنے لگا تو ہم اُسے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے اور ہم نے عرض کیا: یہ اُس خبیث کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں (خبیث نہیں) بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبو دار

ہے۔ پھر جب ہمیں معلوم ہوا کہ یہ اُس کا والد ہے تو ہم نے غسل اور کفنِ ذُن میں اُس کی مدد کی۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۷۲ . عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَزَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتِيمًا فِي حَجْرٍ أَبِي، فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ، وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا، فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَارٍ، قَالَ ﷺ: إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ؟ قَالَ: بِفُلَانَةٍ، فَقَالَ: هَلْ ضَاغَمْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ بَاشَرْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ جَامَعْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ، فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزَعٌ، فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ، وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ، فَنَزَعَ لَهُ

۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالك
 ﷺ، ۱۴۵/۴، الرقم: ۴۴۱۹، والنسائي في السنن الكبرى،
 ۲۹۰/۴، الرقم: ۷۲۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۱۶/۵،
 الرقم: ۲۱۹۴۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۳۸/۵، الرقم:
 ۲۸۷۶۷، والحاكم في المستدرک، ۴/۴، الرقم: ۸۰۸۲،
 والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰۱/۲۲، الرقم: ۵۳۰، والبيهقي في
 السنن الكبرى، ۲۱۹/۸، الرقم: ۱۶۷۳۵

بَوَاطِينِ بَعِيرٍ، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ، فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت نعیم بن ہزال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ یتیم ہونے کے باعث میرے والد ماجد کے زیر تربیت تھے۔ وہ اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے بدکاری کر بیٹھے۔ میرے والد ماجد نے اُن سے کہا: تم نے جو کچھ کیا ہے وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دو، شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے مغفرت کی دعا کریں، اُنہوں نے یہ ارادہ اس اُمید پر کیا تھا کہ شاید اُن کے لیے کوئی راستہ نکل آئے۔ سو وہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا ہوں، سو کتاب اللہ کا حکم مجھ پر نافذ فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ اُنہوں نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا ہوں، مجھ پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم قائم فرمائیے۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے چار دفعہ ایسا کہہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ بات چار دفعہ کہی ہے۔ یہ کام کس سے کیا ہے؟ عرض کیا: فلاں عورت سے۔ فرمایا: کیا تم اُس کے ساتھ لیٹے تھے؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: مباشرت کی تھی؟ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ فرمایا: کیا اُس سے جماع کیا تھا؟ عرض کیا: ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سنکسار کرنے کا حکم فرمایا۔ پس اُنہیں حرہ کی جانب لے گئے جب پتھر مارے گئے تو پتھر لگنے کی وجہ سے وہ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں پکڑ لیا جبکہ اُن کے دیگر ساتھی عاجز ہو گئے تھے۔ پس اُنہوں نے اُونٹ کی ایک ہڈی ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اُسے چھوڑ کیوں نہ دیا،

شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۸/۱۷۳. عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَزَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْ مَاعِزًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاقْرَأَ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَقَالَ لَهُزَالٍ: لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت نعیم بن ہزال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار مرتبہ (بدکاری کا) اقرار کیا تو آپ ﷺ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے (جو کہ حضرت ماعز کے سر پرست تھے) فرمایا: اگر تم اُسے اپنے کپڑے میں چھپا لیتے (یعنی اس کی پردہ پوشی کرتے) تو تمہارے لیے بہتر تھا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے

۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب الستر على أهل الحدود، ۱۳۴/۴، الرقم: ۴۳۷۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۰۵/۴، الرقم: ۷۲۷۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۱۶/۵، الرقم: ۲۱۹۴۰، وعبد الرزاق في المصنف، ۳۲۳/۷، الرقم: ۱۳۳۴۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۴۰/۵، الرقم: ۲۸۷۸۴، والحاكم في المستدرک، ۴۰۳/۴، الرقم: ۸۰۸۰۔

فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۹/۱۷۴ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ فَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ﴾ [الأنفال، ۸: ۱۶] فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِينَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ. فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَارُونَ، قَالَ: أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ، قَالَ: فَذَنُوبَنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ، فَقَالَ: أَنَا فِتْنَةُ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے کہ لوگ بری طرح بکھر کر محاذ سے پیچھے ہٹ گئے تو ہم نے کہا کہ اب ہم رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہم لوگ (جنگ سے) بھاگ گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: ”بجز ان کے جو جنگی چال کے طور پر رُخ بدل دیں۔“ ہم نے کہا: اب مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تاکہ ہمیں کوئی نہ دیکھے۔ پھر سوچا کہ مدینہ میں چلے جائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: ہم بھگوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ پس ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کا دست اقدس چوم لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔“

۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في التولى يوم الزحف، ۳/ ۴۶، الرقم: ۲۶۴۷، والبخاري في الأدب المفرد / ۳۳۸، الرقم: ۹۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۷۰، الرقم: ۵۳۸۴، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/ ۵۴۱، الرقم: ۳۳۶۸۶، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/ ۲۹۵، الرقم: ۷۸۶۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد، احمد اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۷۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

شَفَاعَتِي لِلْأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا

حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری

شفاعت میری امت کے ان افراد کے لئے ہے جو کبائر کے مرتکب ہوئے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی

نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط

پر صحیح ہے۔

۱۱/۱۷۶. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب

ما جاء في الشفاعة، ۶۲۵/۴، الرقم: ۲۴۳۵، وأبو داود في

السنن، كتاب السنة، باب في الشفاعة، ۲۳۶/۴، الرقم: ۴۷۳۹، وابن

ماجه عن جابر رضي الله عنه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة،

۱۴۴۱/۲، الرقم: ۴۳۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۴۰/۶، الرقم:

۳۲۸۴، والحاكم في المستدرک، ۱۳۹/۱، الرقم: ۲۲۸، والطبراني

في المعجم الصغير، ۲۷۲/۱، الرقم: ۴۴۸، والطيلالسي في المسند،

۲۳۳/۱، الرقم: ۱۶۶۹۔

۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة،

۱۴۴۱/۲، الرقم: ۴۳۱۱، وأحمد بن حنبل عن ابن عمر رضي الله عنهما في —

اللَّهُ ﷻ: خَيْرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُدْخَلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعْمُ وَأَكْفَى أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ، الْخَطَائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کو چن لوں یا میری آدمی اُمت کو (بلا حساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے تو میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ زیادہ عام اور (پوری اُمت کے لئے) زیادہ کفایت کرنے والی ہوگی اور تم شائد یہ خیال کرو کہ وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ (میری شفاعت) بہت زیادہ گناہگاروں، خطاکاروں اور برائیوں میں مبتلا ہونے والوں کے لئے ہوگی۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

..... المسند، ۷۵/۲، الرقم: ۵۴۵۲، والبیہقی فی الاعتقاد، ۲۰۲/۱،
والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷۸۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالْمُنَافِقِينَ

﴿ حضور ﷺ کی منافقین پر رحمت و شفقت ﴾

۱/۱۷۷ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ: اْعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَيَحْكُ، وَمَنْ يَعْدِلْ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أُنْذَنْ لِي

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استنابة المرتدين والمعاندين، باب مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأْلِيفِ، وَلَعَلَّا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ، ۶/۲۵۴۰، الرقم: ۶۵۳۴، ۶۵۳۲، وأيضاً في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۲۱، الرقم: ۳۴۱۴، وأيضاً في كتاب فضائل القرآن، باب البكاء عند قراءة القرآن، ۴/۱۹۲۸، الرقم: ۴۷۷۱، وأيضاً في كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويملك، ۵/۲۲۸۱، الرقم: ۵۸۱۱، وأيضاً عن جابر رضي الله عنه في الأدب المفرد/ ۲۷۰، الرقم: ۷۷۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ۲/۷۴۴، الرقم: ۱۰۶۴، ونحوه النسائي عن أبي بركة رضي الله عنه في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ۷/۱۱۹، الرقم: ۴۱۰۳، وأيضاً في السنن الكبرى، ۶/۳۵۵، الرقم: ۱۱۲۲۰، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، ۱/۶۱، الرقم: ۱۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۵۶، الرقم: ۱۱۵۵۴، ۱۴۸۶۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۶۲، الرقم: ۳۷۹۳۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۱۴۶، —

فَأَضْرَبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعَا، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُدْزِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصَلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيصِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْطُ وَالِدَّمَ الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذی الخویصرہ تمہی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! انصاف سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تیرا ناس ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیں کہ میں اس (خبیث منافق) کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر جانو گے لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا

..... ونحوه البزار عن أبي برة رضی اللہ عنہ في المسند، ۳۰۵/۹، الرقم: ۳۸۴۶، وابن الجارود في المنتقى، ۲۷۲/۱، الرقم: ۱۰۸۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۴۰/۱۵، الرقم: ۶۷۴۱، والحاكم عن أبي برة رضی اللہ عنہ في المستدرک، ۱۶۰/۲، الرقم: ۲۶۴۷، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وأبو يعلى في المسند، ۲۹۸/۲، الرقم: ۱۰۲۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۵/۹، الرقم: ۹۰۶۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۱/۸۔

جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گو بر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسے ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہوگا)۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۷۸ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِيهِمْ يَوْمَ قِسْمِ ذَاتِ يَوْمٍ قِسْمًا، فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اْعْدِلْ، قَالَ: وَيَلْكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ اْعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائْتَدُنْ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ، قَالَ: لَا، اِنْ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمْرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْظُرُ اِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى نَضِيهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى قُدْذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثُ وَالدَّمُ يَخْرُجُونَ عَلٰى حِينٍ فَرْقَةً مِنَ النَّاسِ، اَيَّتُهُمْ: رَجُلٌ اِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ تَدْيِ الْمَرْأَةِ اَوْ مِثْلُ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويليك، ۲۲۸۱/۵، الرقم: ۵۸۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ۷۴۴/۲، الرقم: ۱۰۶۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۵۹/۵، الرقم: ۸۵۶۰-۸۵۶۱، ۳۵۵/۶، الرقم: ۱۱۲۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۵/۳، الرقم: ۱۱۶۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۴۰/۱۵، الرقم: ۶۷۴۱، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۱۴۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۱/۸۔

الْبِضْعَةَ تَدْرُدْرُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ ﷺ حِينَ قَاتَلَهُمْ، فَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلَى، فَاتَى بِهِ عَلِيُّ النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيَّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مال (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے جو کہ بنی تمیم سے تھا کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ میں اس (گستاخ منافق) کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بے شک اس کے (ایسے) ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ (لیکن) وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہو گا۔ حضرت ابو سعید ﷺ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی ﷺ کے ساتھ تھا جب ان (خارجی) لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو متتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/١٧٩. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تَحْصُلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَفَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ ابْنِ بَدْرِ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعِ إِمَّا عَلَقَمَةَ وَإِمَّا عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونِي، وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبْرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوُجُنَّتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللَّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اتَّقِ اللَّهَ، قَالَ: وَيَلْكَ، أَوْ لَسْتُ أَحَقُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَنْقِيََ اللَّهُ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا

٣-٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب بعث علي بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ٤/١٥٨١، الرقم: ٤٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٢، الرقم: ١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣، الرقم: ١١٠٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٧١، الرقم: ٢٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٠٥، الرقم: ٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٩٠، الرقم: ١١٦٣، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٣/١٢٨، الرقم: ٢٣٧٥، وأيضاً في حلية الأولياء، ٥/٧١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٦٨، الرقم: ٤٠٩٤، وابن القيم في الحاشية، ١٣/١٦، والسيوطي في الدياج، ٣/١٦٠، الرقم: ١٠٦٤، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١٨٨/١٩٢ -

رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يَصْلِي. فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقَبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ، وَلَا أَشَقَّ بُطُونَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفِّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِضْضِيءٍ هَذَا قَوْمٌ يَتَلَوْنَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ. وَأَظْنُهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے یمن سے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے ایک تھیلے میں کچھ سونا بھر کر بھیجا، جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر لوگوں میں سے بعض نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے۔ جب یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اُس کی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، رخساروں کی ہڈیاں اُبھری ہوئیں، اُونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا تھا اور وہ اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہل زمین سے زیادہ اللہ سے ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں؟ سو جب وہ آدمی جانے کے لئے مڑا تو حضرت خالد بن ولید ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، شاید یہ نمازی

ہو، حضرت خالدؓ نے عرض کیا: بہت سے ایسے نمازی بھی تو ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے پھر اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کتاب اللہ کی تلاوت سے زبان تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۸۰ . وزاد مسلم: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنْقَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللَّهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنْقَهُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيُخْرَجُ مِنْ ضِضْضِي ۚ هَذَا قَوْمٌ، يَتَلَوْنَ كِتَابَ اللَّهِ لَيْنًا رَطْبًا.

اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے: ”حضرت عمر فاروقؓ نے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی خوب صورت پڑھیں گے (مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا)۔“

۵/۱۸۱ . عَنْ شَرِيكَ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى

۵ : أخرجه النسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم —

رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلَهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيَتْ أَبَا بَرزَةَ ؓ فِي يَوْمِ عَيْدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأُذُنِي، وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي، أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَالٍ، فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ، رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبِيضَانِ (وزاد أحمد: بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ)، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَاللَّهِ، لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ (وفي رواية: قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رَجَالٌ كَانَ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هَكَذَا) يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمْ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ، حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ

..... وضعه في الناس، ١١٩/٧، الرقم: ٤١٠٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣١٢/٢، الرقم: ٣٥٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢١/٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٥٩/٧، الرقم: ٣٧٩١٧، والبخاري في المسند، ٢٩٤/٩، الرقم: ٣٠٥، والحاكم في المستدرک، ١٦٠/٢، الرقم: ٢٦٤٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٤٥٢/٢، الرقم ٩٢٧، والطيالسي في المسند، ١٢٤/١، الرقم: ٩٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٩٢/١٢، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ١١٠١/٣، وابن تيمية في الصارم المسلول/١٨٨-

الْمَسِيحُ الدَّجَالُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّازُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت شریک بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی۔ وہ شخص سیاہ رنگ، سرمندھا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا (اور امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے پر) سجدوں کا نشان تھا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی اس گستاخی پر شدید ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے، پھر فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ شخص بھی انہیں لوگوں میں سے ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی یہ آدمی بھی ان لوگوں میں سے ہے اور ان کا طور طریقہ بھی یہی ہوگا) وہ قرآن مجید کی (نہایت شیریں انداز میں) تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سرمندھے ہوں گے ہمیشہ نکلتے ہی رہیں

گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۶/۱۸۲ . عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَفِي ثَوْبٍ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ يُعْطِيهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اُعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يُعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيثَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: (جب) جعرانہ کے مقام پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑوں (گود) میں چاندی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کے لوگوں کو عطا فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کہا: عدل کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو۔ اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیں، میں اس خبیث منافق کو قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نہیں، ایسا مت کرو) میں لوگوں کی ان باتوں سے کہ میں اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۵۴، الرقم: ۱۴۶۱، وأبو نعیم في المسند المستخرج، ۳/۱۲۷، الرقم: ۲۳۷۲۔

(دوسرے منافع) ساتھی (نہایت شیریں انداز میں) قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا، وہ دین کے دائرے سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۸۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمِعَهَا اللَّهُ رَسُولُهُ ﷺ قَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: ﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾، ۴/۱۸۶۱، الرقم: ۴۶۲۲، وأيضاً في باب قوله: ﴿يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾، ۴/۱۸۶۳، الرقم: ۴۶۲۴، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب نصر الأخ ظالماً أو مظلوماً، ۴/۱۹۹۸، الرقم: ۲۵۸۴، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المنافقين، ۵/۴۱۷، الرقم: ۳۳۱۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۷۱، الرقم: ۸۸۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۹۲، الرقم: ۱۵۲۶۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۵۴۴، الرقم: ۶۵۸۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۹/۴۶۸-۴۶۹، الرقم: ۱۸۰۴۱، وأبو يعلى في المسند، ۳/۴۵۸، الرقم: ۱۹۵۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۳۲، الرقم: ۱۷۶۴۴۔

الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتَهَةٌ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرُ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي: أَوْ قَدْ فَعَلُوا، وَاللَّهِ، لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ: دَعْنِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر ماری تو انصاری نے آواز دی: انصار کی مدد کرو۔ مہاجر نے بھی آواز دی: مہاجرین کی مدد کرو، جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ بات سنائی (یعنی وحی سے واقعہ پر مطلع فرمایا) تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر ماری ہے۔ انصاری نے انصار کو مدد کے لئے پکارا ہے اور مہاجر نے مہاجرین کو پکارا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح (قبیلوں اور برادریوں کو) پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بری بات ہے۔ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس پر عبد اللہ بن ابی (منافق) نے کہا: کیا ان مہاجرین نے ایسا کیا؟ بخدا! اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اس سے ضرور اسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اس پر حضرت عمر ؓ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ باتیں

بنائیں گے کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸/۱۸۴ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ: دَعَنِي أَقْتُلْ أَبِي، فَإِنَّهُ يُؤْذِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقْتُلْ أَبَاكَ ثُمَّ ذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: دَعَنِي أَقْتُلْهُ فَقَالَ: لَا تَقْتُلْ أَبَاكَ، ثُمَّ جَاءَ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذَلِكَ، قَالَ: فَتَوَضَّأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَعَلِّي أَسْقِيهِ، لَعَلَّهُ أَنْ يَلِينَ قَلْبُهُ. قَالَ: فَتَوَضَّأُ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَقَاهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) کے بیٹے (جو کہ صحابی تھے) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ!

۸: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۵۳۸/۳، الرقم: ۶۶۲۷، والحاكم في المستدرک، ۶۷۹/۳، الرقم: ۶۴۹۰-۶۴۹۱، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثنائي، ۲۳/۴، الرقم: ۱۹۶۷، وابن قانع في معجم الصحابة، ۲۰۳/۱، والقاضي عياض في الشفاء، ۵۰۳/۱، الرقم: ۱۲۴۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۱۸/۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۶۵۰/۸، وأيضاً في الإصابة، ۱۵۵/۴، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ۱۱۳/۲۸، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۶۰۸/۱-

مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے والد (منافقین کے سردار عبد اللہ بن ابی) کو قتل کر دوں کیونکہ وہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے عبد اللہ!) اپنے والد کو مت قتل کرو وہ چلے گئے (کچھ دیر بعد) پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت عطا کریں میں اسے (یعنی اپنے والد کو) قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کو مت قتل کرو۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور پھر یہی عرض کیا: اور اسی طرح کا جواب ملا۔ تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ وضو فرمائیں اور (مجھے اپنے وضو کا پانی عطا کر دیں) شاید اس (بابرکت پانی) سے اس (منافق) کے دل میں نرمی و رقت پیدا ہو جائے تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور (وضو کا پانی) انہیں عطا کیا تو انہوں نے اپنے والد کو وہ پانی پلایا۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۹/۱۸۵ . عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَمَّا تُوفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفَنُهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِي أَصَلِّي عَلَيْهِ فَأَذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص، ۱/۲۷، ۴، الرقم: ۱۲۱۰، وأيضاً في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة، ۴/۱۷۱۵، الرقم: ۴۳۹۳، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ۴/۲۱۴، الرقم: ۲۷۷۴، وأيضاً في كتاب فضائل الصحابة، —

اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ [التوبة، ۹: ۸۰] فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾. [التوبة، ۹: ۸۴]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن ابی فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبد اللہ ﷺ جو کہ صحابی تھے) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیے کہ اس سے میں اپنے والد کو کفن دوں اور آپ اُس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اُس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا: (جنازہ کے وقت) مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ سو جب اطلاع دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ (کرتے ہوئے قیام) فرمایا تو حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ! کیا) اللہ تعالیٰ

..... بابمن فضائل عمرؓ، ۱۸۶۵/۴، الرقم: ۲۴۰۰، والترمذی فی السنن، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة التوبة، ۲۷۹/۵، الرقم: ۳۰۹۸، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود نحوه في السنن، کتاب الجنائز، باب في العبادة، ۱۸۴/۳، الرقم: ۳۰۹۴، والنسائي في السنن، کتاب الجنائز، باب القميص في الكفن، ۳۶/۴، الرقم: ۱۹۰۰، وابن ماجه في السنن، کتاب ما جاء في الجنائز، باب في الصلاة على أهل القبلة، ۴۸۷/۱، الرقم: ۱۵۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۸/۲، الرقم: ۴۶۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۴۴۷/۷، الرقم: ۳۱۷۵۔

نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر آپ (اپنی طبعی شفقت اور غفو و درگزر کی عادتِ کریمانہ کے پیشِ نظر) ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔“ تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ”اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰/۱۸۶ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَالْبَسَةَ قَمِيصَهُ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ، وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَمِيصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو هَارُونَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَمِيصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْبَسُ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْبَسَ

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعله، ۱/۴۵۳، الرقم: ۱۲۸۵، وأيضاً في كتاب اللباس، باب لبس القميص، ۵/۲۱۸۴، الرقم: ۵۴۵۹، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ۴/۲۱۴، الرقم: ۲۷۷۳، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أخرج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه، ۴/۸۴، الرقم: ۲۰۱۹، وأبو يعلى في المسند، ۳/۴۵۸، الرقم: ۱۹۵۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۳۸۰، والعيني في عمدة القاري، ۸/۱۶۴، وأيضاً، ۳۱۰/۲۱

عَبَدَ اللَّهِ قَمِيصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے جبکہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے حکم پر اسے باہر نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ کیونکہ اُس (عبد اللہ بن اُبی) نے (آپ ﷺ کے چچا) حضرت عباس ؓ کو قمیص پہنائی تھی۔ حضرت سفیان اور حضرت امام ابو ہارون تمیمی نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ بن اُبی کے بیٹے (حضرت عبد اللہ ؓ جو کہ صحابی تھے) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ بن اُبی کو اپنی قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔ (جو کہ اس نے آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس ؓ کو اپنی قمیص بطور کفن پہنا کر کیا تھا)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱/۱۸۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَدِمَ طِفْلٌ بِنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ (وفي رواية مسلم: قَدْ كَفَرَتْ) وَأَبْتُ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فِقِيلٌ: هَلَكْتُ دَوْسٌ،

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء للمشركين بالهدى ليتألفهم، ۳/۱۰۷۳، الرقم: ۲۷۷۹، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطبي، ۴/۱۹۵۷، الرقم: ۲۵۲۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۳۲۶، الرقم: ۸۲۱۹، وأيضاً في مسند الشاميين، ۴/۲۹۶، الرقم: ۳۳۵۲۔

قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِهْدِ دَوْسًا وَاَتِ بِهَمَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی (امام مسلم کی روایت میں ہے: انہوں نے کفر کیا) اور حق سے منکر ہوئے، اُن کی بربادی کے لیے بد دعا کیجئے۔ کہا گیا: دوس ہلاک ہوئے، لیکن آپ ﷺ نے (ان کے لئے) دعا فرمائی: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں دین میں واپس لے آ۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظَفَتِهِ بِالْأَعْدَاءِ وَالْكَفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ

﴿ حضور ﷺ کی جانی دشمنوں، کفار اور مشرکین پر رحمت
وشفقت ﴾

۱/۱۸۸ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَذَمُوهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ ﷺ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ۱۲۸۲/۳، الرقم: ۳۲۹۰، وأيضاً في كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ، ۲۵۳۹/۶، الرقم: ۶۵۳۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة أحد، ۱۴۱۷/۳، الرقم: ۱۷۹۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ۱۳۳۵/۲، الرقم: ۴۰۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۵۳/۱، الرقم: ۴۳۳۱، وابن حبان في الصحيح، ۵۳۷/۱۴، الرقم: ۶۵۷۶، وأبو يعلى في المسند، ۱۳۱/۹، الرقم: ۵۲۰۵، والبخاري في المسند، ۱۰۶/۵، الرقم: ۱۰۷، الرقم: ۱۶۸۶، وأبو عوانة في المسند، ۳۲۹/۴، الرقم: ۶۸۶۹۔

رہے تھے جنہیں ان کی قوم نے مار مار کر لہو لہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پر نور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے فرماتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ مجھے نہیں پہچانتے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٨٩ . عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْعَدَمِ مِنَ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمْدُ اللَّهِ وَآثَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَرَمَ اللَّهِ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذِنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب ليلغ العلم الشاهد الغائب، ٥١/١، الرقم: ١٠٤، وأيضاً في كتاب الحج، باب لا يعضد شجر الحرم، ٦٥١/٢، الرقم: ١٧٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلهاها وشجرها، ٩٨٧/٢، الرقم: ١٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في حرمة مكة، ١٧٣/٣، الرقم: ٨٠٩، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب تحريم القتال فيه، ٢٠٥/٥، الرقم: ٢٨٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١/٤، الرقم: ١٦٤٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٥/٢٢، الرقم: ٤٨٤۔

”حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن سعید سے کہا جبکہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف فوجی دستے بھیج رہے تھے: اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا تھا جسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کلام فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے لوگوں نے اُسے حرم نہیں بنایا۔ سو کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اجازت کو دلیل بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو یہاں موجود ہے اس کو چاہیے کہ جو یہاں موجود نہیں اس تک یہ حکم پہنچا دے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۹۰. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لِأَبِي سُفْيَانَ: الْيَوْمَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ، وَأَخْبَرَ أَبُو سُفْيَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ سَعْدُ، فَقَالَ ﷺ: كَذَبَ سَعْدُ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعْظَمُ اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةُ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ..... الحديث.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح، ۴/ ۱۵۵۹، الرقم: ۴۰۳۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/ ۱۱۹، الرقم: ۱۸۰۵۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۸/ ۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۳/ ۴۵۴، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۲/ ۵۹۷۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وفي رواية للعسقلاني: الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ، الْيَوْمُ يُعِزُّ اللَّهُ قُرَيْشًا.

”حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (فتح مکہ کے احوال بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہا: آج کا دن قتل عام کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد نے غلط کہا ہے۔ آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام عسقلانی کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج کا دن رحمت کا دن ہے، اللہ تعالیٰ آج قریش کو عزت سے نوازے گا۔“

٤/١٩١ . عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ: أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ، قَالَ: مَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْلُطَكَ عَلَى

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب قبول الهدية من المشركين، ٩٢٣/٢، الرقم: ٢٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب السم، ١٧٢١/٤، الرقم: ٢١٩٠، وأبو داود في السنن، كتاب الديات، باب فيمن سقى رجلاً سمًا أو أطعمه فمات أبقاد منه، ١٧٣/٤، الرقم: ٤٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢١٨/٣، الرقم: ١٣٣٠٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤٣/٣، الرقم: ٢٤١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١١/١٠، الرقم: ١٩٥٠٠.

ذَاكَ، قَالَ: أَوْ قَالَ: عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوا: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لے کر آئی، آپ ﷺ نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا (تو وہ گوشت بول بڑا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے)، پھر اُس عورت کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اُس عورت سے اِس گوشت کے متعلق پوچھا تو اُس نے کہا: میں نے (معاذ اللہ) آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اِس پر قادر نہیں کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر قادر نہیں کرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم اِسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (اور اس یہودی عورت کو معاف فرما دیا)۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس زہر کا اثر آپ ﷺ کے منہ میں ہمیشہ پایا گیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ ۵/۱۹۲

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب من علق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة، ۱۰۶۵-۱۰۶۶، الرقم: ۲۷۵۳-۲۷۵۶، وأيضاً في كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، ۵۱۵/۴، الرقم: ۳۹۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توكله على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس، ۱۷۸۶/۴، الرقم: ۸۴۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۳۶/۵، الرقم: ۸۷۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۱/۳، الرقم: ۱۴۳۷۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۱۹/۶، الرقم: ۱۲۶۱۳، والطبراني في مسند الشاميين، ۶۶/۳، الرقم: ۱۸۱۵۔

اللَّهُ ﷺ غَزْوَةً قَبْلَ نَجْدٍ، فَأَذْرَكْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجْرَةٍ، فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَعْصَانِهَا، قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتِظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَأَخَذَ السَّيْفَ، فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، فَلَمْ أَشْعُرْ، إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ. قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ، فَهِيَ هُوَ ذَا جَالِسٍ، ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نجد کی جانب سفرِ جہاد کیا (بیان کرتے ہیں کہ) پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں (اپنے ساتھ) ایک بڑی کانٹے دار درختوں والی وادی میں پایا۔ آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اُس درخت کی ایک ٹہنی کے ساتھ لٹکا دی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ (آرام کی غرض سے) درختوں کے سائے میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (پھر جب ہم سب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سو رہا تھا تو میرے پاس ایک شخص آیا، اور اُس نے تلوار اٹھالی، جب میں بیدار ہوا تو (دیکھا کہ) وہ شخص میرے سر پر کھڑا تھا، میں نے دیکھا کہ سونتی ہوئی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: (اے محمد!) اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ، پھر اُس نے دوسری مرتبہ کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ، فرمایا: پھر اُس

نے (خوفزدہ ہو کر) تلوار گرا دی، سو وہ شخص یہ بیٹھا ہے پھر آپ ﷺ نے اُس سے انتقام بھی نہیں لیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۶/۱۹۳ . عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئیں جب کہ وہ مشرکہ تھیں۔ تو میں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں فتویٰ پوچھا اور عرض کیا: وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها التحريض عليها، باب الهدية للمشركين، ۲/۹۲۴، الرقم: ۲۴۷۷، وأيضاً في كتاب الجزية، باب إثم من عاهد ثم غدر، ۳/۱۱۶۲، الرقم: ۳۰۱۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، ۲/۶۹۶، الرقم: ۱۰۰۳، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب الصدقة على أهل الذمة، ۲/۱۲۷، الرقم: ۱۶۶۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۶/۳۸، الرقم: ۹۹۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۳۴۷، الرقم: ۲۶۹۸۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۴/۷۸، الرقم: ۲۰۳۔

٧/١٩٤ . عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تَبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ، تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفْدُ، فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا بِحُلٍّ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسِكُهَا لِتَلْبَسُهَا، تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوَهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخِي لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها التحريض عليها، باب الهدية للمشركين، ٢/٩٢٤، الرقم: ٢٤٧٦، وأيضاً في باب هدية ما يكره لبسها، ٢/٩٢١، الرقم: ٢٤٧٠، وأيضاً في كتاب الجمعة، باب يلبس أحسن ما يجد، ١/٣٠٢، الرقم: ٨٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء وخاتم الذهب والتحرير على الرجل وإباحته للنساء وإباحة العلم ونحوه للرجل ما لم يزد على أربع أصابع، ٣/١٦٣٨، الرقم: ٢٠٦٨، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب اللبس للجمعة، ١/٢٨٢، الرقم: ١٠٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب الهيئة للجمعة، ٣/٩٦، الرقم: ١٣٨٢، وأيضاً في السنن الكبرى، ١/٥٢٣، الرقم: ١٦٨٦، ومالك في الموطأ، كتاب اللباس، باب ما جاء في لبس الثياب، ٢/٩١٧، الرقم: ١٦٣٧، والشافعي في المسند/٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠٣، الرقم: ٥٧٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٢٥٥، الرقم: ٥٤٣٩-

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو ریشمی جبہ بیچتے ہوئے دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: اس جبے کو خرید لیجئے اور اسے جمعہ کے روز اور جب (دور دراز علاقوں سے) وفود آئیں تو زیب تن فرمایا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چند جبے لائے گئے تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک جبہ حضرت عمرؓ کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمرؓ عرض گزار ہوئے: میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر دیا کسی کو پہنا دو۔ تو حضرت عمرؓ نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے اُس بھائی کے لیے بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۹۵/۸. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَتِ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَعَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قتل النساء في الحرب، ۳/۱۰۹۸، الرقم: ۲۸۵۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب، ۳/۱۳۶۴، الرقم: ۱۷۴۴، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان، ۴/۱۳۶، الرقم: ۱۵۶۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، ۲/۹۴۷، الرقم: ۲۸۴۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۸۵، الرقم: ۸۶۱۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۲، الرقم: ۴۷۳۹، والدارمي في السنن، ۲/۲۹۳، الرقم: ۲۴۶۲، وابن حبان في الصحيح، ۱/۳۴۴، الرقم: ۱۳۵۔

وَالصَّبِيَّانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے (ختمی سے) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمادی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/١٩٦. عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي حَفِيقٍ نَهَى حِينَئِذٍ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالشَّافِعِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

”حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب ابن ابی حقیق (گستاخ یہودی سردار) کی طرف لشکر روانہ کیا تو لشکر اسلام کو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، شافعی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٩٧. عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرْظِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ حَكَمَ فِيهِمْ

٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، كتاب الجهاد، باب البيات، ٢٠٢/٥، الرقم: ٩٣٨٥، والشافعي في المسند/ ٢٣٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٢١/٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٧/٩، الرقم: ١٧٨٦٥۔

١٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب السير، باب الخروج وكيفية الجهاد، ذكر خبر الدال على أن الصبيان إذا قاتلوا قوتلوا، ١٠٩/١١، الرقم: ٤٧٨٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١٧٩/١٠، الرقم: ١٨٧٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٦٤/١٧، الرقم: ٤٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٦٦/٦، الرقم: ١١٠٩٨۔

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَشَكُّوا فِيَّ مِنْ الدُّرَيْبَةِ أَنَا أَمَّ مِنْ الْمُقَاتِلَةِ؟ فَظَرُّوا إِلَيَّ
عَانَتِي فَلَمْ يَجِدُوها نَبَتٌ، فَأَلْقَيْتُ فِي الدُّرَيْبَةِ وَلَمْ أُقْتَلْ.
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عطیہ قرظی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے (جنگ میں سزا نہ دینے کا) حکم لگا یا تھا۔ تو انہوں نے میرے بارے شک کیا کہ آیا میں بچوں میں شامل ہوں یا لڑائی کرنے والوں میں۔ سو انہوں نے میری بغلیں دیکھیں اور دیکھا کہ وہاں بال نہیں اُگے تھے، تو مجھے بچوں میں شمار کیا گیا اور قتل نہ کیا گیا۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۹۸ . عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيحٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَأَصَبْنَا

۱۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب السير، باب النهي عن قتل
ذراري المشركين، ۱۸۴/۵، الرقم: ۸۶۱۶، والدارمي في السنن،
۲۹۴/۲، الرقم: ۲۴۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۵/۳،
الرقم: ۱۵۶۲۶-۱۵۶۲۷، وأيضاً، ۲۴/۴، الرقم: ۱۶۳۴۲، وابن
أبي شيبة في المصنف، ۴۸۴/۶، الرقم: ۳۳۱۳۱، وابن حبان في
الصحیح، ۳۴۱/۱، الرقم: ۱۳۲، والحاكم في المستدرک،
۱۳۳-۱۳۴، الرقم: ۲۵۶۶-۲۵۶۷، والطبراني في المعجم
الكبير، ۲۸۴/۱، الرقم: ۸۲۹، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثنائي،
۳۷۵/۲، الرقم: ۱۱۶۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۶۳/۸،
والبيهقي في السنن الكبرى، ۷۷/۹، الرقم: ۱۷۸۶۸، والهيثمی فی
مجمع الزوائد، ۳۱۶/۵۔

ظَفَرًا وَقَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلَى أَنْ قَتَلُوا الذَّرِيَّةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلَى أَنْ قَتَلُوا الذَّرِيَّةَ أَلَا لَا تَقْتُلْنَ ذُرِّيَّةً أَلَا لَا تَقْتُلْنَ ذُرِّيَّةً قِيلَ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ هُمْ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: أَوْ لَيْسَ خِيَارُكُمْ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ.

وفي رواية زاد: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: خِيَارُكُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِينَ، أَلَا، لَا تُقْتَلِ الذَّرِيَّةَ، كُلُّ نَسَمَةٍ تَوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتَّى يُعْرَبَ عَنْهَا لِسَانُهَا، فَأَبَوَاهَا يُهَوِّدَانِهَا وَيُنَصِّرَانِهَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالِدَارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى سَرَطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيدَ وَبَعْضُ أُسَانِيدِ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت اسود بن سریج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک تھے (ہم لڑتے رہے یہاں تک) کہ ہمیں غلبہ حاصل ہو گیا اور ہم نے مشرکوں کو (خوب) قتل کیا حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگوں نے (بعض) بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جن کے قتل کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے بچوں تک کو قتل کر ڈالا۔ خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیوں؟ کیا وہ مشرکوں کے بچے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے جو (آج) بہتر لوگ ہیں (کل) یہ بھی مشرکوں کے بچے نہیں تھے؟

ایک روایت میں یہ اضافہ فرمایا: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ بھی تو مشرکین کے بچے ہیں (یعنی اُن کے والدین مشرک تھے)۔ خبردار! بچوں کو جنگ کے دوران قتل نہ کیا جائے ہر جان فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اُس کی زبان اُس کی فطرت کا اظہار نہ کر دے، پھر اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی، دارمی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ جبکہ امام بیہقی نے فرمایا: اسے امام احمد نے متعدد اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کی بعض اسانید کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۲/۱۹۹ . عَنْ رَبَاحِ بْنِ رِبْعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: انظُرْ

۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في قتل النساء، ۵۳/۳، الرقم: ۲۶۶۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، ۹۴۸/۲، الرقم: ۲۸۴۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۸۶/۵-۱۸۷، الرقم: ۸۶۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۸۸/۳، الرقم: ۱۶۰۳۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۱۰/۱۱، الرقم: ۴۷۸۹، وابن أبي شيبه في المصنف، ۴۸۲/۶، الرقم: ۳۳۱۱۷، وأبو يعلى في المسند، ۱۱۵/۳-۱۱۶، الرقم: ۱۵۴۶، والحاكم في المستدرک، ۱۳۳/۲، الرقم: ۲۵۶۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۴، الرقم: ۳۴۸۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸۲/۹، الرقم: ۱۷۸۸۳۔

عَلَامَ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ، فَقَالَ: مَا كَانَتْ هَذِهِ لِقَاتِلٍ، قَالَ: وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: قُلْ لِحَالِدٍ: لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيْفًا. وفي رواية: لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيْفًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت رباح بن ربيع ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے دیکھا بہت سے لوگ کسی چیز کے پاس جمع ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کہ لوگ کس چیز کے پاس جمع ہوئے ہیں۔ اُس نے آکر بتایا: ایک مقتول عورت کے پاس۔ فرمایا: یہ تو جنگ نہیں کرتی تھی۔ حضرت رباح ؓ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دستے کے کمانڈر حضرت خالد بن ولید ؓ تھے لہذا آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا: خالد سے کہنا: (مشرکین کی) عورتوں اور خدمت کرنے والوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو۔“ ایک روایت میں ہے: ”بچوں اور خدمت گاروں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣/٢٠٠ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ، فَرَبَطُوهُ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب وفد بني حنيفة و حديث ثمامة بن أثال، ١٥٨٩/٤، الرقم: ٤١١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه، ١٣٨٦/٣، الرقم: ١٧٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الأسير يوثق، ٥٧/٣، الرقم: ٢٦٧٩، وأحمد بن حنبل في —

بَسَارِيَّةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةَ؟ فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلَنِي تَقْتُلُ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعِمُ تُنْعِمُ عَلَيَّ شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرِكَ حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةَ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمُ تُنْعِمُ عَلَيَّ شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْعَدِي فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةَ؟ فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ: أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ، فَاذْطَلِقْ إِلَيَّ نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسِلْ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، يَا مُحَمَّدُ، وَاللَّهِ، مَا كَانَ عَلَيَّ الْأَرْضُ وَجْهٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ، مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينِكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ، مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدِكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا، وَاللَّهِ، لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

..... المسند، ٢/٢٤٦، الرقم: ٧٣٥٥، وابن حبان في الصحيح،

٤/٤٢-٤٣، الرقم: ١٢٣٩، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٥٧، الرقم:

٦٦٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣١٩، الرقم: ١٢٦١٤-

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نجد کی جانب کچھ سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثمال کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ جواب دیا: اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی آدمی کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو شکر گزار (بندے) پر احسان ہوگا، اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ جب دوسرا روز ہوا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے ثمامہ! کیا ارادہ ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں کہہ چکا کہ اگر احسان فرمائیں تو ایک شکر گزار پر احسان ہوگا۔ آپ ﷺ اُسے دوبارہ چھوڑ کر چلے گئے اور اگلے روز پھر فرمایا: اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا: میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آ کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، اے محمد! خدا کی قسم! مجھے روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ کسی کا چہرہ ناپسند نہیں تھا، لیکن آج مجھے آپ کا چہرہ سب چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ خدا کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے، خدا کی قسم! مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج آپ کا شہر مجھے سب شہروں سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرہ کے ارادے سے جا رہا تھا، اب اس بارے میں آپ کا حکم کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے بشارت دی اور فرمایا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے اُس سے کہا: کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا: نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ خدا کی قسم! اب تمہارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے

گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴/۲۰۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَسَامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَعَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ: أَلَسَامُ عَلَيْكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا: أَلَسَامُ عَلَيْكَ ”تجھ پر (معاذ اللہ) موت ہو۔“ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَعَلَيْكَ ”اور تم پر بھی۔“ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا: تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو تم بھی اُنہیں وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا کرو۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله السام عليكم، ۶/۲۵۳۸، الرقم: ۶۵۲۷، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب، بالسلام وكيف يرد، ۴/۱۷۰۵، الرقم: ۲۱۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۱۸، الرقم: ۱۳۳۰۸، وأبو يعلى في المسند، ۵/۴۴۵، الرقم: ۳۱۵۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۴۲، وابن حزم في المحلى، ۱۱/۴۱۵۔

١٥/٢٠٢ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِيقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ: أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ یہودیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا: (السَّامُ عَلَيْكَ) ”(معاذ اللہ) تجھے موت آئے۔“ تو میں نے کہا: تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی: (یا رسول اللہ!) جو انہوں نے کہا وہ آپ نے نہیں سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦/٢٠٣ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جِنَازَةٌ

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله: السام عليكم، ٢٥٣٩/٦، الرقم: ٦٥٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ٤/٢٠٠٣، الرقم: ٢٥٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الرفق، ٤/٢٥٤، الرقم: ٤٨٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب الرفق، ٢/١٢١٦، الرقم: ٣٦٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٢، الرقم: ٩٠٢۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من قام لجنائز اليهودي، ١/٤٤١، الرقم: ١٢٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز،

فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَمْنَا لَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٌّ؟
قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فُقُومُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضور نبی اکرم ﷺ (اس میت کے احترام میں) کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ تو (کسی) یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ

..... باب القيام للجنازة، ۶۶۰/۲، الرقم: ۹۶۰، والنسائي في السنن،
كتاب الجنائز، باب القيام لجنازة أهل الشرك، ۴/۴۵، الرقم:
۱۹۲۲، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۶۲۶، الرقم: ۲۰۴۹، وأحمد
بن حنبل في المسند، ۳/۳۱۹، الرقم: ۱۴۴۶۷ -
۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من قام لجنازة
يهودي، ۱/۴۴۱، الرقم: ۱۲۵۰، ومسلم في الصحيح، كتاب
الجنائز، باب القيام للجنازة، ۲/۶۶۱، الرقم: ۹۶۱، والنسائي في
السنن، كتاب الجنائز، باب القيام لجنازة أهل الشرك، ۴/۴۵، الرقم:
۱۹۲۱، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۶۲۶، الرقم: ۲۰۴۸، وأحمد
بن حنبل في المسند، ۶/۶، الرقم: ۲۳۸۹۳، والطبراني في المعجم
الكبير، ۶/۹۰، الرقم: ۵۶۰۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۳۹،
الرقم: ۱۱۹۱۸، وابن الجعد في المسند/ ۲۷، الرقم: ۷۰، والبيهقي
في السنن الكبرى، ۴/۲۷، الرقم: ۶۶۷۲ -

حَنِيفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجِنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيِّ مِنْ أَهْلِ الدِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ، فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد الرحمن بن ابولیلیا ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادیسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی شخص کا جنازہ ہے۔ دونوں نے بیان فرمایا: (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا: یہ تو یہودی کا جنازہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ (انسانی) جان نہیں ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨/٢٠٥ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ عَلَيَّ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لِعَانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ٤/٢٠٠٦، الرقم: ٢٥٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/١١٩، الرقم: ٣٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٥، الرقم: ٦١٧٤، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٠، الرقم: ٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٤، الرقم: ١٤٠٣، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٩٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٨٣، الرقم: ٧٥٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٠٢۔

وفي رواية: إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا.

رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف بد دعا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا، مجھے تو صرف (سراپا) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے عذاب بنا کر نہیں۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ:
وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۹: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الرقائق، باب ذكر ما يجب على المرء الدعاء على أعدائه بما فيه ترك حظ نفسه، ۳/ ۲۵۴، الرقم: ۹۷۳، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثنائي، ۴/ ۱۲۳، الرقم: ۲۰۹۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/ ۱۲۰، الرقم: ۵۶۹۴، والدلمي في مسند الفردوس، ۱/ ۵۰۰، الرقم: ۲۰۴۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۱۶۴، الرقم: ۱۴۴۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/ ۱۱۷۔

”حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ (مجھے) نہیں جانتے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابن ابی عاصم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٠/٢٠٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ، يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سَلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح، ٤٨: ٢٤].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قول الله تعالى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾، ١٤٤٢/٣، الرقم: ١٨٠٨، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الفتح، ٣٨٦/٥، الرقم: ٣٢٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في المن على الأسير بغير فداء، ٦١/٣، الرقم: ٢٦٨٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٠٢/٥، ٤٦٤/٦، الرقم: ٨٦٦٧، ١١٥١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٢٤/٣، ٢٩٠، الرقم: ١٢٢٧٦، ١٤١٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٠٥/٧، الرقم: ٣٦٩١٦، وأبو عوانة في المسند، ٢٩١/٤، الرقم: ٦٧٨٢، ٦٧٨٣، وعبد بن حميد في المسند، ٣٦٣/١، الرقم: ١٢٠٨۔

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ (صلح حدیبیہ کے موقع پر) مکہ کے اسی (۸۰) آدمی جبلِ تنعیم سے مسلح ہو کر اُترے، وہ حضور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کو دھوکہ دے کر غفلت میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ ﷺ نے انہیں پکڑ کر قید کر لیا اور بعد میں انہیں زندہ چھوڑ دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ اور وہی ہے جس نے سرحدِ مکہ پر (حدیبیہ کے قریب) اُن (کافروں) کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے روک دیے ﴾۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱/۲۰۸ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فِي يَوْمِ فَتْحِ مَكَّةَ): مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَعْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْبَزَّازُ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اُسے امان حاصل ہے، جو شخص ہتھیار پھینک دے اُسے امان حاصل ہے، جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر لے اُسے امان حاصل ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فتح مكة، ۱۴۰۷/۳، الرقم: ۱۷۸۰، وأبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب ما جاء في خبر مكة، ۱۶۲/۳، الرقم: ۳۰۲۱، والبخاري في المسند، ۱۲۲/۴، الرقم: ۱۲۹۲، والدارقطني في السنن، ۶۰/۳، الرقم: ۲۳۳، وأبو عوانة في المسند، ۲۹۰/۴، الرقم: ۶۷۸، وابن راهويه في المسند، ۳۰۰/۱، الرقم: ۲۷۸۔

٢٠٩/٢٢. عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَفَا عَنْ مَكَّةَ وَأَهْلِهَا وَقَالَ: مَنْ أَعْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَنَهَى عَنِ الْقَتْلِ إِلَّا نَفْرًا قَدْ سَمَّاهُمْ إِلَّا أَنْ يُقَاتِلَ أَحَدًا فَيُقْتَلَ وَقَالَ لَهُمْ: حِينَ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ مَا تَرَوْنَ أَنِّي صَانِعٌ بِكُمْ قَالُوا: خَيْرًا أَخَ كَرِيمٍ وَابْنُ أَخِ كَرِيمٍ، قَالَ: اذْهَبُوا فَإِنَّتُمْ الطَّلَقَاءُ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالرَّبِيعُ.

”حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ اور اہل مکہ سے درگزر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنا دروازہ بند کر لیا تو وہ امن میں ہے، اور جو مسجد میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے، اور جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو گیا وہ امن میں ہے اور آپ ﷺ نے چند (گستاخ) افراد جن کے نام بیان کر دیئے تھے کہ علاوہ قتل عام سے منع فرمایا، اور یہ کہ اگر مشرکین میں سے کوئی شخص کسی مسلمان کے ساتھ جنگ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور جب وہ لوگ مسجد میں جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا: ہم آپ سے بھلائی کی امید رکھتے ہیں کیونکہ آپ ایک معزز بھائی اور معزز بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو۔“

اس حدیث کو امام شافعی، ابن حبان اور ربیع نے روایت کیا ہے۔

٢٢: أخرجه الشافعي في الأم، ٣٦١/٧، وابن حبان في الثقات، ٥٦/٢،
والربيع في المسند/ ١٧٠، الرقم: ٤١٩، والبيهقي في السنن الكبرى،
١١٨/٩، الرقم: ١٨٠٥٥۔

۲۳/۲۱۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ (يعني ابن مسعود) قَالَ: إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الدخان، ۴۴: ۱۰]، قَالَ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقَى اللَّهُ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ لِمُضَرَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، فَاسْتَسْقَى لَهُمْ فَسُقُوا، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنكُمْ عَائِدُونَ﴾ [الدخان، ۴۴: ۱۵] فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّفَاهِيَّةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمْ الرَّفَاهِيَّةُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾ [الدخان، ۴۴: ۱۶] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب قریش نے حضور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے ان کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے (زمانے جیسے قحط سالی کے) سات سالوں کی ان کے خلاف دعا مانگی۔ پس ان لوگوں کا قحط اور مصیبت سے ایسا سامنا ہوا کہ ہڈیاں تک کھا گئے پس ان میں سے

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب يغشى الناس هذا عذاب أليم، ۱۸۲۳/۴، الرقم: ۴۵۴۴، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الدخان، ۲۱۵۶/۴، الرقم: ۲۷۹۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۸۰/۱، الرقم: ۳۶۱۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۳۹/۴ -

جب کوئی آدمی آسمان کی جانب دیکھتا تو اسے بھوک کے باعث زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”سو آپ اُس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دھواں ظاہر کر دے گا۔“ راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قبیلہ مضر (قریش) کے لئے بارش کی دعا کر دیں کیونکہ وہ ہلاک ہو گئے۔ آپ ﷺ نے قریش سے فرمایا: تم تو بڑے بہادر بنتے ہو (اب قدرت سے مقابلہ کرو) بہر حال آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی تو ان پر بارش ہوئی۔ پھر یہ آیت نازل فرمائی گئی: ”تم یقیناً (وہی کفر) دہرانے لگو گے۔“ چنانچہ جب ان پر خوش حالی کا دور آ گیا تو خوش حالی آتے ہی اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”جس دن ہم بڑی سخت گرفت کریں گے تو (اس دن) ہم یقیناً انتقام لے ہی لیں گے۔“ راوی یہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد یوم بدر ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۴/۲۱۱ . عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَلُوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى

۲۴-۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، ۳۴۲/۱، الرقم: ۹۷۴، وأيضاً في كتاب تفسير القرآن، باب وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الأبواب وقالت هيت لك، ۴/۱۷۳۰، الرقم: ۴۴۱۶، وأيضاً في باب تفسير سورة ألم غلبت الروم، ۴/۱۷۹۱، الرقم: ۴۴۹۶، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الدخان، ۴/۲۱۵۵، الرقم: ۲۷۹۸، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الدخان، ۵/۲۹۷، الرقم: ۳۲۵۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۴۵۶، الرقم: ۱۱۴۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، —

هَلَكُوا فِيهَا وَآكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، جِئْتَ تَأْمُرُ بِصَلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ، فَقَرَأَ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ [الدخان، ۴۴: ۱۰] ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ [الدخان، ۴۴: ۱۶] يَوْمَ بَدْرٍ.

۲۵/۲۱۲. وزاد البخاري في روايته: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَرَأَى أَسْبَاطَ عَنْ مَنْصُورٍ: فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسُقُوا الْعَيْتَ فَأَطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ قَالَ: اللَّهُمَّ، حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسَ حَوْلَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے کہا: (کفار) قریش نے اسلام لانے میں (حد درجہ) تاخیر کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کے خلاف دعا فرمائی تو انہیں قحط سالی نے پکڑ لیا، یہاں تک کہ وہ مرنے لگے اور مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہو گئے۔ پھر ابوسفیان آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم مر رہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ’دیں

..... ۴۳۱/۱، ۴۴۱، الرقم: ۴۱۴۰، ۴۲۰۶، والحمیدی فی المسند،
 ۶۳/۱، الرقم: ۱۱۶، وابن حبان فی الصحيح، ۸۰/۱۱، الرقم: ۴۷۶۴،
 وأبو یعلیٰ فی المسند، ۷۸/۹، الرقم: ۵۱۴۵، والطبرانی فی المعجم
 الكبير، ۲۱۴/۹، الرقم: ۹۰۴۶-۹۰۴۸، والبیہقی فی السنن الكبرى،
 الرقم: ۳۵۲/۳، الرقم: ۶۲۲۱۔

اس دن کا انتظار کیجیے جس دن آسمان سے ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا۔“ پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک: ”(لیکن یاد رکھو کہ) جس دن ہم سخت (پکڑ) پکڑیں گے“ سے مراد یوم بدر ہے۔“

امام بخاری کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: ”حضرت ابو عبد اللہ نے کہا: اور اسباط نے منصور کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی اور لگا تار سات دن تک بارش ہوتی رہی پھر لوگوں نے بارش کی کثرت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! (بارش) ہمارے گرد و پیش پر برسا، ہم پر نہ برسا۔ چنانچہ بادل آپ ﷺ کے سر مبارک سے ہٹ گئے اور ان کے ارد گرد بارش جاری رہی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٦/٢١٣ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ ﷺ وَذَكَرَتْ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي، أَنَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٢، الرقم: ٣٠٩٥، وأيضاً في كتاب الطب، باب السحر، ٥/٢١٧٤، الرقم: ٥٤٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب السحر، ٤/١٧١٩-١٧٢٠، الرقم: ٢١٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب السحر، ٢/١١٧٣، الرقم: ٣٥٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٨٠، الرقم: ٧٦١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٧، الرقم: ٢٤٣٤٥، والشافعي في المسند/٣٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤١، الرقم: ٢٣٥١٩، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢٩٠-٢٩١، الرقم: ٤٨٨٢۔

فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟
 قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِيمَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقِقَةٍ، وَجَفَّتْ
 طَلْعَةَ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَيْتِ ذُرْوَانَ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ
 ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: نَخَلَهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، فَقُلْتُ:
 اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: لَا، أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ، وَحَشِيتُ أَنْ يُشِيرَ ذَالِكَ
 عَلَيَّ النَّاسِ شَرًّا، ثُمَّ دُفِنْتُ الْبَيْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر جادو کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان فرمائی یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (انہیں) فرمایا: کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جس میں میری شفا ہے؟ میرے پاس دو (فرشتے) آدمی (کی شکل میں) آئے ایک میرے سر کے پاس آکھڑا ہوا اور دوسرا پاؤں کی طرف۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا: جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا: کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی، روئی کے گالے اور زکھجور کے اوپر والے چھلکے پر۔ پہلے نے سوال کیا: یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: زروان کے کنوئیں میں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ اُس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور واپس تشریف لے آئے۔ واپسی پر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے سوال کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ نے وہ چیزیں نکوالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا یاب کر دیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فساد برپا نہ ہو جائے

(یعنی مسلمان کہیں لبید بن اعصم کو قتل نہ کر دیں) اس لیے وہ کنواں ہی بند کر دیا گیا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧/٢١٤ . عَنْ أَبِي مَحْدُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ نَهْرًا بِهِ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا قَوْمًا، فَأَقْعَدُونَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدْ ارْتَفَعَ؟ فَأَشَارَ إِلَيَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَصَدَقُوا، فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي، وَقَالَ لِي: قُمْ فَأَذِّنْ قَعْمْتُ وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَأْمُرُنِي بِهِ، فَقَعْمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: قُلْ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: ارْزُقْ مِنْ صَوْتِكَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،

٢٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الأذان، باب كيف الأذان، ٥/٢، ٦، الرقم: ٦٣٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الأذان والسنة فيها، باب الترجيع في الأذان، ٢٣٤/١، الرقم: ٧٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٩/٣، الرقم: ١٥٤١٧، والشافعي في المسند/٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٩٣/١، الرقم: ١٧١٤، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٩٢/٢، الرقم: ٧٩٠، والدارقطني في السنن، ٢٣٣/١، الرقم: ١۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْدُورَةَ ثُمَّ أَمَرَهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ عَلَى تَدْيِيهِ ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سُرَّةَ أَبِي مَحْدُورَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَرْتَنِي بِالتَّأْذِينَ بِمَكَّةَ، قَالَ: نَعَمْ، قَدْ أَمَرْتِكَ فَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَةٍ وَعَادَ ذَلِكَ كُلَّهُ مَحَبَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ فَأَذَنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ.

”حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ راستے سے گزر رہا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مؤذن نے اذان دی، ہم نے مؤذن کی اذان سنی تو اذان سے نفرت کی وجہ سے اذان کی نقلیں اُتارنا شروع کر دیں اور اُس کا مذاق اُڑانے لگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہماری آوازوں کو سنا تو ہماری جانب کچھ لوگوں کو بھیجا جو ہمیں پکڑ کر لے گئے اور آپ ﷺ کے پاس لے جا کر بٹھا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اونچی آواز کس کی تھی؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے پکڑ کر حکم دیا: اذان دو، میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے حکم سے سخت نفرت کرتا تھا۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا۔

آپ ﷺ نے خود مجھے اذان بتانی شروع فرمائی، فرمایا: کہو: ﴿اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ ان کلمات کو بلند آواز سے کہو: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ﴾ جب میں اذان پوری کر چکا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی، پھر آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھ کر چہرے پر پھیرا، پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھیرا حتیٰ کہ ناف تک پھیرا، پھر فرمایا: اللہ برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے (جس کی برکت سے میں اسی وقت مسلمان ہو گیا)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مکہ میں مؤذن متعین فرما دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں تمہیں امیر بناؤں گا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے میرے دل میں جو نفرت تھی وہ دور ہو گئی اور اُس کی جگہ آپ ﷺ کی محبت آگئی۔ میں عتاب بن اسید کے پاس آیا جو مکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے گورنر تھے تو میں نے اُن کے پاس حضور ﷺ کے حکم سے اذان دی۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد و شافعی نے

روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلاَطَفَتِهِ بِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُعَاهِدِينَ

﴿حضور ﷺ کی ذمیوں اور معاہدین پر رحمت و

شفقت﴾

۱/۲۱۵ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ
أَرْبَعِينَ عَامًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالْبَزَارُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (جن غیر مسلموں کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو) کو (بغیر کسی جرم کے) قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجزية، باب إثم من قتل معاهدًا
بغير جرم، ۳/۱۱۵۵، الرقم: ۲۹۹۵، وابن ماجه في السنن، كتاب
الديات، باب من قتل معاهدًا، ۲/۸۹۶، الرقم: ۲۶۸۶، والبزار في
المسند، ۶/۳۶۸، الرقم: ۲۳۸۳، والمنذري في الترغيب والترهيب،
۳/۲۰۴، الرقم: ۳۶۹۳۔

۲/۲۱۶ . عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقَيْرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا، أَوْ قَالَ: ذِمَّةٌ وَصِهْرًا، فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبِنَةٍ فَأَخْرُجْ مِنْهَا، قَالَ: فَرَأَيْتَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرْحَبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت ابو ذر غفاری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب مصر فتح کرو گے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں کی کرنسی کا نام قیراط ہوگا۔ جب تم اُس سرزمین کو فتح کر لو تو وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ اُن کا تم پر حق اور تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے، یا فرمایا: انکا حق اور سسرالی رشتہ ہے۔ جب تم وہاں پر دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھو تو تم وہاں سے نکل آنا، حضرت ابو ذر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنة اور اُن کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ کے متعلق لڑتے دیکھا، تو میں وہاں سے نکل آیا۔“

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب وصية النبي ﷺ بأهل مصر، ۴/۱۹۷۰، الرقم: ۲۵۴۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۷۳، الرقم: ۲۱۵۶۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۶۸، الرقم: ۶۶۷۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۳۰۳، الرقم: ۸۷۰۱۔

۳/۲۱۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَقَدْ أَحْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ، فَلَا يُرْحَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

رواه الترمذی وابن ماجه وأبو یعلی والحاکم. وقال الترمذی: حدیثُ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه حدیثُ حسنٌ صحیحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! جو کسی معاہدہ (ذمی) کو قتل کرے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا ذمہ ہو، تو اُس نے اللہ تعالیٰ کا ذمہ توڑ دیا، وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہوگی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، ابو یعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

۴/۲۱۸. عَنْ عِدَّةٍ (وعند البيهقي: عَنْ ثَلَاثِينَ) مِنْ أَوْلَادِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ ذِمِّيَّةً، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَا

۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدیات، باب ما جاء فیمن یقتل نفساً معاهدة، ۲۰/۴، الرقم: ۱۴۰۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب الدیات، باب من قتل معاهداً، ۸۹۶/۲، الرقم: ۲۶۸۷، وأبو یعلیٰ فی المسند، ۳۳۵/۱۱، الرقم: ۶۴۵۲، والحاکم فی المستدرک، ۱۳۸/۲، الرقم: ۲۵۸۱، والبیہقی فی السنن الکبریٰ، ۲۰۵/۹، الرقم: ۱۸۵۱۱۔

۴: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب الخراج والفی والإمارة، باب فی تعشیر أهل الذمة إذا اختلفوا بالتجارات، ۱۷۰/۳، الرقم: ۳۰۵۲، —

مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوْ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بَغَيْرِ طَيْبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَاجِبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ الْعَجْلُونِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کے صاحبزادوں (امام بیہقی کی روایت میں ہے کہ تیس صاحبزادوں) نے اپنی انتہائی قریبی رشتہ داروں سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! جس نے کسی معاہدہ (ذمی) پر ظلم کیا یا اُس کے حق میں کمی کی یا اُسے کوئی ایسا کام دیا جو اُس کی طاقت سے باہر ہو یا اُس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز اُس سے لے لی تو قیامت کے دن میں اُس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ امام عجلونی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

۵/۲۱۹ . عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهٍ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

..... والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۰۵/۹، الرقم: ۱۸۵۱۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۷/۴، الرقم: ۴۵۵۸، والعجلوني في كشف الخفاء، ۳۴۲/۲ -

۵: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ۲۴/۸، الرقم: ۴۷۴۷، وأيضاً في السنن الكبرى، ۲۲۱/۴، الرقم: ۶۹۴۹، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته، ۸۳/۳، الرقم: ۲۷۶۰، والدارمي في السنن، ۳۰۸/۲، الرقم: ۲۵۰۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶/۵، الرقم: ۳۸، الرقم: ۲۰۳۹۳، ۲۰۴۱۹، والبزار في المسند، ۱۲۹/۹، الرقم: ۳۶۷۹، -

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّدَائِمِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو بکرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی معاہدہ شخص (ذمی) کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرمادے گا۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابو داؤد، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۶/۲۲۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.

..... والحاكم في المستدرک، ۱۵۴/۲، الرقم: ۲۶۳۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷۶/۸، الرقم: ۸۰۱۱، وابن الجارود في المنتقى، ۲۱۳/۱، الرقم: ۸۳۵، والطيلسي في المسند، ۱۱۸/۱، الرقم: ۸۷۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۱/۹، الرقم: ۱۸۶۲۹۔

۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ۲۵/۸، الرقم: ۴۷۵۰، وأيضاً في السنن الكبرى، ۲۲۱/۴، الرقم: ۶۹۵۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۶/۲، الرقم: ۶۷۴۵، والبزار في المسند، ۳۶۱/۶، الرقم: ۲۳۷۳، والحاكم في المستدرک، ۱۳۷/۲، الرقم: ۲۵۸۰، وابن الجارود في المنتقى، ۲۱۲/۱، الرقم: ۸۳۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۳۳/۸، الرقم: ۱۶۲۶۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۰۴/۳، الرقم: ۳۶۹۳۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ زَبَرٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور بزار روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۷/۲۲۱. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے سنا: حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ۲۵/۸، الرقم: ۴۷۴۹، وأيضاً في السنن الكبرى، ۴/۲۲۱، الرقم: ۶۹۵۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۳۷، ۵/۳۶۹، الرقم: ۱۸۰۹۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۲۰۴، الرقم: ۳۶۹۵۔

۸/۲۲۲ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهِ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فُقِتِلَ .
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ .

”حضرت عبد الرحمن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور وہ مقدمہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس فیصلہ کے لئے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اہل ذمہ کا حق ادا کرنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے (بطور قصاص قاتل کو بھی قتل کئے جانے کا) حکم دیا اور اُسے قتل کر دیا گیا۔“ اس حدیث کو امام شافعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹/۲۲۳ . عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ النَّجَاشِيِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَخْدُمُهُمْ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: نَحْنُ نَكْفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا لِلْأَصْحَابِ مُكْرَمِينَ، فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَكْفِيَهُمْ .
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالصَّيْدَاوِيُّ .

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شاہ حبشہ نجاشی کا ایک وفد حضور نبی

۸: أخرجه الشافعي في المسند/۳۴۳، وأيضاً في الأم، ۳۲۰/۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۰/۸، الرقم: ۱۵۶۹۶، والشيباني في المبسوط، ۴/۴۸۸، وأيضاً في الحجة، ۴/۳۴۲-۳۴۴، والقرشي في الخراج/۸۲، الرقم: ۲۳۸-

۹: أخرجه البيهقي في شعب الایمان، ۵۱۸/۶، الرقم: ۹۱۲۵، والصيداوي في معجم الشيوخ، ۱/۹۷-

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے خود اُن کی خاطر تواضع فرمائی۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے (مہمان نوازی کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے) کافی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے (میرے) اصحاب کی عزت افزائی کی تھی۔ اس لئے میں نے پسند کیا کہ میں خود ان کی اُس تکریم کا بدلہ دوں۔“ اس حدیث کو امام بیہقی اور صیداوی سے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۲۴. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: وَأَوْصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ ﷺ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاعَتَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے انہوں نے (بوقتِ شہادت وصیت کرتے ہوئے) فرمایا: میں اُسے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر اُن کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب يقاتل عن أهل الذمة ولا يسترقون، ۳/۱۱۱، الرقم: ۲۸۸۷، وأيضاً في كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر، ۱/۴۶۹، الرقم: ۱۳۲۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۳۶، الرقم: ۳۷۰۵۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۵۴، الرقم: ۶۹۱۷، والقرشي في الخراج/۸۰، الرقم: ۲۳۲۔

۱۱/۲۲۵ . عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْحَيْرَةِ، فَكَتَبَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَنْ يَدْفَعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاؤُوا عَفَوْا، فَدَفَعَ الرَّجُلُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: حُنَيْنٌ مِنْ أَهْلِ الْحَيْرَةِ، فَفَتَلَهُ.
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک ذمی کو قتل کر دیا، اس پر حضرت عمر رضي الله عنه نے فیصلہ تحریر فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالہ کیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔ چنانچہ قاتل کو مقتول کے وارث، جس کا نام حنین تھا، کے حوالے کر دیا گیا اور اُس نے اُسے قتل کر دیا۔“ اس حدیث کو امام شافعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۲۲۶ . عَنْ أَبِي الْجَنُوبِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَّةِ، قَالَ: فَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ، فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَجَاءَ أَخُوهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ،

۱۱: أخرجه الشافعي في الأم، ۳۲۱/۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۲/۸، الرقم: ۱۵۷۰۶، والشيباني في الحجة، ۳۳۵/۴، والزليعي في نصب الراية، ۳۳۷/۴۔

۱۲: أخرجه الشافعي في المسند/ ۳۴۴، وأبو يوسف في كتاب الخراج/ ۱۸۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۴/۸، الرقم: ۱۵۷۱۲، والعسقلاني في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ۲۶۳/۲، والزليعي في نصب الراية، ۳۳۶/۴۔

قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ هَدَّذُوكَ أَوْ فَرَّقُوكَ أَوْ فَرَعُوكَ، قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ قَتْلَهُ لَا يَرُدُّ عَلَيَّ أَحْيِي، وَعَوْضُونِي فَرَضِيَّتُ، قَالَ: أَنْتَ أَعْلَمُ مَنْ كَانَ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ كَدَمِنَا وَدِيَّتُهُ كَدِيَّتِنَا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو يُوسُفَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو جنبد اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسلمان کو پکڑ کر لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس پر قتل ثابت ہو گیا۔ اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصاص میں نے اُس مسلمان کو قتل کئے جانے کا حکم دیا۔ مقتول کا بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں نے اُس کو معاف کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: شاید اُن لوگوں نے تجھے ڈرایا دھمکایا ہے۔ اُس نے کہا: نہیں بات دراصل یہ ہے کہ (اس قاتل کے) قتل کئے جانے سے میرا بھائی تو واپس آنے سے رہا اور اُنہوں مجھے اُس کی دیت بھی دے دی ہے، لہذا میں اس پر راضی ہو گیا ہوں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔ لیکن (ہماری حکومت کا اصول یہی ہے): جو ہماری غیر مسلم رعایا میں سے ہے اُس کا خون ہمارے خون کی طرح ہے اور اُس کی دیت ہماری دیت ہی کی طرح ہے۔“

اس حدیث کو امام شافعی، ابو یوسف اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أْتِيَهُ بِمَالٍ كَثِيرٍ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: أَحْسِبُ قَالَ: مِنَ الْجَزْيَةِ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَظُنُّكُمْ قَدْ أَهْلَكْتُمُ النَّاسَ، قَالُوا: لَا، وَاللَّهِ، مَا أَخَذْنَا إِلَّا عَفْوًا صَفْوًا، قَالَ: بِلَا سَوْطٍ وَلَا نَوْطٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ ذَالِكَ

۱۳: أخرجه أبو عبيد في الأموال / ۵۴، الرقم: ۱۱۴، وابن قدامة في

المغني، ۲۹۰/۹۔

عَلَى يَدَيَّ، وَلَا فِي سُلْطَانِي. رَوَاهُ أَبُو عُبَيْدٍ.

”حضرت جبیر بن نفیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں بے شمار مال پیش کیا۔ ابو عبید فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ جزیہ کا مال تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے (بہت سے) لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: نہیں، بخدا ہم نے لوگوں کی ضرورتوں سے زائد اور حق کے ساتھ مال لیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: بغیر سختی اور زیادتی کے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپؓ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ظلم و زیادتی نہ میرے ہاتھ میں رکھی ہے اور نہ ہی میری حکومت میں۔“

اسے امام ابو عبید نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمَلَاظِفَتِهِ عَلَى الْحَيَوَانِ وَالطُّيُورِ

﴿ حضور ﷺ کی جانوروں اور پرندوں پر رحمت و شفقت ﴾

۱/۲۲۸ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ حَبَسْتُهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلْتُ فِيهَا النَّارَ، قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهِ أَغْلَمُ، لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اُس نے اُس بلی کو (کسی جگہ) بند کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔ وہ عورت اُس کی وجہ سے دوزخ میں داخل کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا:) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ جب تو نے اُسے باندھا تو تو نے نہ اُسے کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی اُسے کھلا چھوڑا کہ وہ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء، ۲/۸۳۴، الرقم: ۲۲۳۶، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب تحريم قتل الهرة، ۴/۱۷۶۰، الرقم: ۲۲۴۲، والدارمي في السنن، ۲/۴۲۶، الرقم: ۲۸۱۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۲۱۴، الرقم: ۹۸۵۱۔

(خود) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۲۲۹ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَتْ
امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطْتُهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمْتُهَا وَلَا هِيَ
أَرْسَلْتُهَا تَرْمِرُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ
آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت اپنی بلی ہی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہو گئی جسے اُس
نے باندھ کر رکھا تھا، اُسے نہ تو خود کھلایا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی
کھا لیتی تھی“ کہ وہ کمزوری سے مرگئی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳/۲۳۰ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَمَا كَلْبٌ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب خمس من
الدواب فواسق يقتلن في الحرم، ۳/۱۲۰۵، الرقم: ۳۱۴۰، ومسلم
في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم تعذيب الهرة
ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذي، ۴/۲۱۱۰، الرقم: ۲۶۱۹، وابن
ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ۲/۱۴۲۱، الرقم:
۴۲۵۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۲۸۴، الرقم: ۲۰۵۴۹،
وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۶۹، الرقم: ۷۶۳۵، وأبو يعلى في
المسند، ۱۰/۴۳۲، الرقم: ۶۰۴۴، وابن راهويه في المسند، ۱/۱۴۷،
الرقم: ۸۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۱۷، الرقم: ۳۰۵۸۔
۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث—

يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَعَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
فَنَزَعَتْ مَوْقَهَا فَسَقَّتْهُ فُغْفِرَ لَهَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ قریب تھا کہ وہ پیاس سے مر جائے گا۔ اچانک اُسے بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے دیکھ لیا۔ اُس نے اپنا موزہ اتارا اور اُس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اُس کے اس عمل کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرما دی گئی۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ ۴/۲۳۱

..... الغار، ۳/۱۲۷۹، الرقم: ۳۲۸۰، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام،
باب فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ۴/۱۷۶۱، الرقم:
۲۲۴۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۵۱۰، الرقم: ۱۰۶۲۹،
والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱۴، الرقم: ۱۵۵۹۷، والديلمي في
مسند الفردوس، ۲/۱۹، الرقم: ۲۱۲۶۔
: ۴ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء،
۲/۸۳۳، الرقم: ۲۲۳۴، وأيضاً في كتاب المظالم والغضب، باب
الآبار على الطرق إذا لم يتأذ بها، ۲/۸۷۰، الرقم: ۲۳۳۴، ومسلم في
الصحيح، كتاب السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها،
۴/۱۷۶۱، الرقم: ۲۲۴۴، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب
ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ۳/۲۴، الرقم: ۲۵۵۰،
ومالك في الموطأ، ۲/۹۲۹، الرقم: ۱۶۶۱، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۲/۵۱۷، الرقم: ۱۰۷۱۰۔

يَمَشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ حَتَّى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَعَفَرَ لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لِأَجْرًا فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے راستے میں شدید پیاس لگی، اُس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اُس کنویں میں اتر گیا اور پانی پیا، جب وہ کنویں سے نکلا تو اُس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا ہے اور کچھڑ چاٹ رہا ہے، اُس شخص نے سوچا اس کتے کی بھی پیاس سے وہی حالت ہو رہی ہے جو (کچھ دیر قبل) میری ہو رہی تھی، پس وہ کنویں میں اتر اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اُس موزے کو منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُس کی مغفرت فرمادی، صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر والے (یعنی ہر زندہ جانور) میں اجر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی بھی مخلوق سے نیکی کرنے پر اجر ملتا ہے)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ؓ قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَاتَاهُ

۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السجاء، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ۲۳/۳، الرقم: ۲۵۴۹، وأحمد بن حنبل في —

النَّبِيِّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنْكَ تَجِيعُهُ وَتُدْبُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيهِ عَبْدُ الْحَكِيمِ ابْنُ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرِحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ آپ ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے، یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

..... المسند، ۲۰۵/۱، الرقم: ۱۷۵۴، وابن أبي شيبة في المصنف،
 ۳۲۲/۶، الرقم: ۳۱۷۵۶، وأبو يعلى في المسند، ۱۲/۱۵۸-۱۵۹،
 الرقم: ۶۷۸۷، وأبو عوانة في المسند، ۱/۱۶۸، الرقم: ۴۹۷،
 والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/۱۵۹، الرقم: ۱۳۵، وابن
 عبد البر في التمهيد، ۹/۲۲، وأبو المحاسن في معاصر المختصر،
 ۱۹/۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۶/۱۶۵، الرقم: ۱۲۳۲۔

امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں عبد الحکیم بن سفیان نامی راوی ہے، امام ابن ابی حاتم نے اُس کا بغیر کسی جرح کے ذکر کیا ہے اور اُس کے علاوہ بھی تمام رجال ثقہ ہیں۔

۶/۲۳۳. عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُّوهَا صَالِحَةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت سہل بن حنظلیہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی کمر اُس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جب یہ تندرست ہوں تو ان پر سوار ہوا کرو اور جب یہ تندرست نہ رہیں تو انہیں کھا لیا کرو۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۷/۲۳۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَوَجَدَ نَاقَةً مَعْقُولَةً، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ الرَّاحِلَةِ؟ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ أَحَدٌ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى حَتَّى فَرَغَ فَوَجَدَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ الرَّاحِلَةِ؟ فَاسْتَجَابَ لَهُ صَاحِبُهَا

۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ۲۳/۳، الرقم: ۲۵۴۸، وابن خزيمة في الصحيح، ۴/۱۴۳، الرقم: ۲۵۴۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۱۴۶، الرقم: ۳۴۳۳، والنووي في رياض الصالحين/۲۴۲۔

۷: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۹۶-۱۹۷

فَقَالَ: أَنَا، يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَقَالَ: أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا إِمَّا أَنْ تَعْقِلَهَا وَإِمَّا أَنْ تُرْسِلَهَا حَتَّى تَبْتَغِيَ لِنَفْسِهَا.

رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی تو ایک اونٹنی باندھی ہوئی دیکھی اور فرمایا: اس سواری کا مالک کہاں ہے؟ تو کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹنی کو بدستور بندھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سواری (اونٹنی) کا مالک کہاں ہے؟ تو اُس کے مالک نے جواب دیا: یا نبی اللہ! میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ یا اسے باندھ کر رکھ (اور چارہ ڈال) یا اسے کھلا چھوڑ دے تاکہ وہ خود چارہ وغیرہ کھا لے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۸/۲۳۵. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحَدِّدْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ۳/۱۵۴۸، الرقم: ۱۹۵۵، والترمذي في السنن، كتاب الديات، باب ما جاء في النهي عن المثلة، ۴/۲۳، الرقم: ۱۴۰۹، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ۳/۱۰۰، الرقم: ۲۸۱۵،

فَلْيُرْحُ ذَبِيحَتَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، سو جب تم کسی شے کا شکار کرو تو اُسے احسن طریقہ سے شکار کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن طریقہ سے ذبح کرو، تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قُرَّةَ بِنِ إِيَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي

۹/۲۳۶ .

..... والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب الأمر بإحداذ الشفرة،
۲۲۷/۷، الرقم: ۴۴۰۵، وأيضًا في باب حسن الذبح، ۲۲۹/۷،
الرقم: ۴۴۱۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب إذا ذبحتم
فأحسنوا الذبح، ۱۰۵۸/۲، الرقم: ۳۱۷۰، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۱۲۳/۴، الرقم: ۱۷۱۵۴، ۱۷۱۷۹، وابن جبان في
الصحیح، ۱۹۹/۱۳، الرقم: ۵۸۸۳۔

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۶/۳، وأيضًا، ۳۴/۵، الرقم:
۱۵۶۳۰، ۲۰۳۷۹، والبخاري في الأدب المفرد/۱۳۶، الرقم:
۳۷۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۱۴/۵، الرقم: ۲۵۳۶۱،
والبزار في المسند، ۲۵۷/۸، الرقم: ۳۳۲۲، والحاكم في
المستدرک، ۲۵۷/۴، الرقم: ۷۵۶۲، والطبراني في المعجم الكبير،
۲۳/۱۹، الرقم: ۴۵، والهيشمي في مجمع الزوائد، ۳۳/۴۔

لَأَذْبُحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا، أَوْ قَالَ: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا، فَقَالَ:
وَالشَّاةُ، إِنَّ رَحْمَتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّازُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ:
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَلَهُ الْفَاطُ كَثِيرَةٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی
اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے
اُس پر رحم آتا ہے، یا یہ کہا کہ مجھے بکری کو ذبح کرنے سے اُس پر رحم آتا ہے۔ آپ ﷺ
نے فرمایا: اگر تجھے بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، بزار اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں
روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا:
یہ حدیث کثیر الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۰/۲۳۷. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ رَحِمَ
وَلَوْ ذَبِيحَةً عُصْفُورٍ رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ
الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳۴/۸، الرقم: ۷۹۱۵،
والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۸۲/۷، الرقم: ۱۱۰۷۰، والبخاري في
الأدب المفرد/۱۳۸، الرقم: ۱۸۱، والهيثمى في مجمع الزوائد،
-۳۳/۴

نے (کسی چیز پر) رحم کیا خواہ چڑیا کے ذبیحہ پر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس پر رحم کرے گا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۱/۲۳۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَحْلُبُ شَاةً، فَقَالَ: أَيُّ فُلَانٍ، إِذَا حَلَبْتَ فَأَبْقِ لَوْلِدِهَا، فَإِنَّهَا مِنْ أَبْرِ الدَّوَابِّ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَنَادَةَ وَهُوَ ثِقَّةٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو بھیڑ کا دودھ دوہ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے فلاں! جب تم دودھ نکالو تو اس کے بچے کے لئے بھی چھوڑ دو یہ جانوروں کے ساتھ سب سے بڑی نیکی ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا: اس کے تمام رجال صحیح ہیں سوائے عبد اللہ بن جنادہ کے جو ثقہ ہیں۔

۱۲/۲۳۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ مَثَلَ

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۷۱/۱، الرقم: ۸۸۵، وأبو نعيم

في حلية الأولياء، ۱۷۶/۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۹۶/۸۔

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره

من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۲۱۰۰/۵، الرقم: ۵۱۹۶، —

بِالْحَيَوَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالِدَارِمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو جانوروں کا مثلہ کرے (یعنی اُن کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔)“ اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۴۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّهْبَةِ وَالْمُثَلَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن یزید رضي الله عنه حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نے لوٹ مار اور مُثَلَّہ کرنے یعنی (ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے) سے منع فرمایا۔“ اسے امام بخاری، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۲۴۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنَاسٍ وَهُمْ يَرْمُونَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ، فَكَّرَهُ ذَلِكَ وَقَالَ: لَا تَمْثَلُوا

..... والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي عن المحثمة، ۲۳۸/۷، الرقم: ۴۴۴۲، والدارمي في السنن، ۱۱۳/۲، الرقم: ۱۹۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۴/۱۲، الرقم: ۵۶۱۷۔

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمحثمة، ۲۱۰۰/۵، الرقم: ۵۱۹۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۷/۴، الرقم: ۱۸۷۶۲، ۱۸۷۶۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۸۱/۴، الرقم: ۲۲۳۲۱، وابن الجعد في المسند، ۸۵/۱، الرقم: ۴۷۶، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ۱۳۷/۴، الرقم: ۲۱۱۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲۴/۴، الرقم: ۳۸۷۲۔

۱۴: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي عن المحثمة،

بِالْبَهَائِمِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایک مینڈھے کو (باندھ کر) تیروں سے مار رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: جانوروں کا مثلہ نہ کیا کرو۔“

اسے امام نسائی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۲۴۲. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَثَلَ بِذِي رُوحٍ ثُمَّ لَمْ يَتَّبِعْ مَثَلَ اللَّهِ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی ذی روح کا مثلہ کیا اور پھر اس گناہ سے توبہ نہ کی (اور اسی حال میں مر گیا) تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اُس کا مثلہ کرے گا۔“

..... ۲۳۸/۷، الرقم: ۴۴۴۰، وأيضاً في السنن الكبرى، ۷۲/۳، الرقم: ۴۵۲۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۶۲/۱۲، الرقم: ۶۷۹۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۹۸/۹-۱۹۹، الرقم: ۱۸۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۴۴/۵۹، والعيني في عمدة القاري، ۱۲۵/۲۱۔

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۹۲/۲، ۱۱۵، الرقم: ۵۶۶۱، وابن الجعد في المسند/ ۳۳۰، الرقم: ۲۲۶۴، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱۵۳/۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۰۲/۲، الرقم: ۱۶۷۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۲/۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۶۴۴/۹۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری، بیہمی اور عقلانی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۶/۲۴۳. عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ فَرَأَى غُلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ہشام بن زیاد کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اُس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷/۲۴۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۲۱۰۰/۵، الرقم: ۵۱۹۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ۱۵۴۹/۳، الرقم: ۱۹۵۶، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ۱۰۰/۳، الرقم: ۲۸۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۱/۳، الرقم: ۱۲۷۶۹، وأبو عوانة في المسند، ۵۱/۵، الرقم: ۷۷۵۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸۶/۹، الرقم: ۱۷۹۰۸۔

۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ۱۵۴۹/۳، الرقم: ۱۹۵۷، والترمذي في السنن، —

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی جاندار کو (تیرا اندازی کے لئے) ہدف مت بناؤ۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۲۴۵. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنْفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

..... کتاب الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصبورة، ۷۲/۴، الرقم: ۱۴۷۵، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي عن المجثمة، ۲۳۸/۷، الرقم: ۴۴۴۳، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ۱۰۶۳/۲، الرقم: ۳۱۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۸۰، ۲۸۵، ۳۴۰، الرقم: ۲۵۳۲، ۲۵۸۶، ۳۱۵۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۴۲۲، الرقم: ۵۶۰۸، وأبو عوانة في المسند، ۵/۵۲، الرقم: ۷۷۵۹، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۳/۱۸۱۔

۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹۶، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/۲۲۹، الرقم: ۴۱۲، والحسيني في البيان والتعريف، ۲/۱۶۲، الرقم: ۱۳۶۷، والعسقلاني في الوقوف على الموقوف، ۱/۱۰۵، الرقم: ۱۳۴۔

کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔“

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۲۴۶ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَفَرَّقُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

”امام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قریش کے چند جوانوں پر گذر ہوا جو ایک پرندے کو باندھ کر اُس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے اور انہوں نے پرندے والے سے یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا تیر نشانہ پر نہیں لگے گا وہ اُس کو کچھ دے گا، جب انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ادھر ادھر

۱۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد، والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب النهي عن صبر البهائم، ۳/ ۱۵۵۰، الرقم: ۱۹۵۸، والترمذي في السنن، كتاب الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصبورة، ۴/ ۷۲، الرقم: ۱۴۷۵، وقال: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي المحشمة، ۷/ ۲۳۹، الرقم: ۴۴۴۴، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ۲/ ۱۰۶۳، الرقم: ۳۱۸۷۔

ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام کس نے کیا جو شخص اس طرح کرے اُس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے، جو شخص کسی جاندار کو ہدف بنائے بلاشبہ اُس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۴۷. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا بِعَلْمَةٍ يَرْمُونَ دَجَاجَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَتَفَرَّقُوا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ مَثَلَ بِالْحَيَوَانِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک راہ پر جا رہا تھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لڑکے ایک مرغی کو باندھے اُس پر نشانہ بازی کر رہے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ (یہ سن کر) لڑکے بھاگ گئے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔“

اس حدیث کو امام دارمی، اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۲۰: أخرجه الدارمي في السنن، ۱۱۳/۲، الرقم: ۱۹۷۳، والحاكم في المستدرک، ۲۶۱/۴، الرقم: ۷۵۷۵، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۲۹۶/۴، والمنای في فیض القدیر، ۳۸۸/۶۔

۲۱/۲۴۸ . عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَقَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً حَيَّةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ مَثَلَ بِالْبَهَائِمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو زمین میں گاڑ رکھا تھا اور اُس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۲۴۹ . عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ: ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بِهِيْمَةً أَوْ غَيْرَهَا لِلْقَتْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو حضرت یحییٰ کے خاندان میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اُسے پتھر مار رہا

۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۳/۲، الرقم: ۴۶۲۲ -

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصورة والمجتمعة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۹۴، الرقم: ۵۶۸۲، وأبو عوانة في المسند، ۵/۵۳، الرقم: ۷۷۶۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۳۳۴، الرقم:

ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس کے پاس جا کر اُسے آزاد کیا۔ پھر مرغی اور اُس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور فرمایا: اپنے لڑکے کو تنبیہ کریں کہ پرندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے: آپ ﷺ نے مویشی وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۲۵۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهٍ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۲۵۱. عَنْ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

۲۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد، والذبائح وما يؤكل من

الحيوان، باب النهي عن صبر البهائم، ۳/۱۵۵۰، الرقم: ۱۹۵۹،

وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم

وعن المثلة، ۲/۱۰۶۴، الرقم: ۳۱۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند،

۳/۳۱۸، الرقم: ۱۴۴۶۳، ۱۴۴۸۸، وأبو يعلى في المسند،

۴/۱۶۳، الرقم: ۲۲۳۱، وأبو عوانة في المسند، ۵/۵۴، الرقم:

۷۷۶۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۳۳۴، الرقم: ۱۹۲۶۹۔

۲۴: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب من قتل عصفورا

بغير حقها، ۷/۲۳۹، الرقم: ۴۴۴۶، وأيضاً في السنن الكبرى،

۳/۷۳، الرقم: ۴۵۳۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۸۹، —

اللَّهُ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ:
يَا رَبِّ، إِنَّ فَلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَانَ.

”حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی چڑیا کو بلا وجہ مار ڈالا تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے چلائے گی اور عرض کرے گی: اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے بلا وجہ بغیر کسی فائدہ کے قتل کیا۔“ اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۲۵۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا حَقُّهَا، قَالَ: يَذُبُّهَا، فَيَأْكُلُهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا يَرْمِي بِهَا.

..... الرقم: ۱۹۴۸۸، وابن حبان في الصحيح، ۲۱۴/۱۳، الرقم: ۵۸۹۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۱۷/۷، الرقم: ۷۲۴۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۸۳/۷، الرقم: ۱۱۰۷۶، والهيثمي في موارد الظمآن، ۲۶۳/۱، الرقم: ۱۰۷۱۔

۲۵: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة أكل العصفير، ۲۰۶/۷، الرقم: ۴۳۴۹، وأيضًا في السنن الكبرى، ۱۶۳/۳، الرقم: ۴۸۶۰، والشافعي في السنن المأثورة، ۴۱۳/۳، الرقم: ۶۰۶، وأيضًا في الأم، ۲۸۷/۴، والحاكم في المستدرک، ۲۶۱/۴، الرقم: ۷۵۷۴، والطيالسي في المسند، ۳۰۱/۱، الرقم: ۲۲۷۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۰۱/۲، الرقم: ۱۶۷۲۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

الإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چڑیا یا اُس سے بھی چھوٹا جانور ناحق قتل کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اُس کے متعلق بھی پوچھے گا (تو نے یہ جان ناحق کیوں لی)۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ وہ اُسے ذبح کرے اور کھائے اور (بلا ضرورت صرف شوقِ شکار میں) اُس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، شافعی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۶/۲۵۳. عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَكُبُوا هَذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُواهَا كِرَاسِيًّا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۲۶: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب الاستئذان، باب في النهي عن أن تتخذ الدواب كراسي، ۳۷۱/۲، الرقم: ۲۶۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۰/۳، وأيضاً، ۲۳۴/۴، الرقم: ۱۵۶۷۷، ۱۸۰۸۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۴۲/۴، الرقم: ۲۵۴۴، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۷/۱۲، الرقم: ۵۶۱۹، والحاكم في المستدرک، ۶۱۲/۱، الرقم: ۱۰۹/۲، الرقم: ۱۶۲۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۵۵/۵، الرقم: ۱۰۱۱۶، والهيثمي في موارد الظمان، ۴۹۱/۱، الرقم: ۲۰۰۲۔

”حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانوروں پر تہ سوار ہو جب وہ صحیح سالم ہوں، اور انہیں اپنی کرسیاں نہ بنا لو (کہ جب جی چاہا ان پر بیٹھ گئے)۔“

اس حدیث کو امام دارمی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۲۵۴ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَإِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِنُبُلِّغْكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بِالْغِيَةِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَأَقْضُوا حَاجَتَكُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ وَالبَغَوِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانوروں کی پیٹھوں کو منبر بنانے سے بچو بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارا اس لئے مطیع کیا ہے تاکہ وہ تمہیں اُس شہر تک پہنچائیں جہاں تم بغیر شدید مشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لئے زمین بنائی ہے تاکہ تم اپنی ضرورتیں اس سے پوری کرو۔“

اسے امام ابو داؤد، طبرانی، بیہقی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

۲۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الوقوف على الدابة، ۲۷/۳، الرقم: ۲۵۶۷، والطبرني في مسند الشاميين، ۳۴/۲، الرقم: ۸۶۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۵۵/۵، الرقم: ۱۰۱۱۵، وأيضاً في شعب الإيمان، ۴۸۵/۷، الرقم: ۱۱۰۸۳، والبغوي في شرح السنة، ۳۲/۱۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۱۲/۶۷۔

۲۸/۲۵۵ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْحِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نَفِيهَا، وَإِذَا عَرَسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهُوَامِ بِاللَّيْلِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جب تم ہریالی میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو اُن کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو تیز چلو (تاکہ اونٹ کمزور نہ ہو جائیں) اور جب تم اخیر شب میں قیام کرو تو گزرگاہ سے احتراز کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ جانوروں اور حشرات الارض کی آماجگاہ ہوتی ہے۔“

۲۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق، ۳/۱۵۲۵، الرقم: ۱۹۲۶، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الفصاحة والبيان، ۵/۱۴۳، الرقم: ۲۸۵۸، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، ۳/۲۸، الرقم: ۲۵۶۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۵۲، الرقم: ۸۸۱۴، وابن حبان في الصحيح، ۶/۴۲۲، الرقم: ۲۷۰۵، وابن خزيمة في الصحيح، ۴/۱۴۵، الرقم: ۲۵۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۷۸، الرقم: ۸۹۰۵، وأبو عوانة في المسند، ۴/۵۱۰، الرقم: ۷۵۱۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۲۵۶، الرقم: ۱۰۱۲۰۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹/۲۵۶. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ فَانزِلُوا عَنْ ظَهْرِكُمْ، وَأَعْطُوا حَقَّهُ الْكَلَاءَ، وَإِذَا أَجْدَبَتِ الْأَرْضُ فَاْمْضُوا عَلَيْهَا بِنَقِيهَا، وَعَلَيْكُمْ بِالذُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تَطْوَى بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّحَاوِيُّ وَالتَّبَهَقِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب زمین سرسبز ہو تو اپنی سواری سے اتر جایا کرو اور اُسے سبزا کھانے کا حق دیا کرو۔ اور جب زمین خشک (اور بخر) ہو تو جلدی سے وہاں سے اپنی سواری کو جب تک وہ طاقتور اور چست ہو (اس خشک حصے سے) گزار لیا کرو۔ رات کے پہلے حصہ میں سفر کا آغاز کیا کرو کیونکہ زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ، طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۲۵۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

۲۹: أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى فِي الْمَسْنَدِ، ۳۰/۱/۶، الرَّقْمُ: ۳۶۱۸، وَالتَّحَاوِيُّ فِي مَشْكَلِ الْأَثَارِ، ۱۰۶/۱، الرَّقْمُ: ۹۴، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ۲۵۶/۵، الرَّقْمُ: ۱۰۱۲۳، وَالمَقْدِسِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ الْمَخْتَارَةِ، ۱۹۵/۷، الرَّقْمُ: ۲۶۳۰۔

۳۰: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۳۰/۵/۳، الرَّقْمُ: ۱۴۳۱۶، وَابْنُ السَّنِيِّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ / ۴۶۸-۴۷۰، الرَّقْمُ: ۵۳۲، وَالمَنَاوِيُّ فِي فَيْضِ الْقَدِيرِ، ۱/۳۷۴۔

اللَّهُ ﷺ: إِذَا سِرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَمْكُنُوا الرِّكَابَ أَسْنَانَهَا، وَلَا تُجَاوِزُوا الْمَنَازِلَ، وَإِذَا سِرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَجِدُّوْا، وَعَلَيْكُمْ بِالذَّلَجِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطَوَّى بِاللَّيْلِ، وَإِذَا تَغَوَّلْتَ لَكُمْ الْغَيْلَانُ فَنَادُوا بِالْأَذَانِ وَإِيَّاكُمْ وَالصَّلَاةَ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ وَالنُّزُولَ عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ وَقَضَاءِ الْحَاجَةِ فَإِنَّهَا الْمَلَاعِنُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سرسبز زمین پر چلو تو اپنی سواریوں کو سبزا (وغیرہ) کھانے دو اور گھروں سے (بہت زیادہ) دور نہ نکل جایا کرو۔ جب خشک اور بنجر زمین پر سے گزرو تو جلدی سے گزر جایا کرو اور اول رات میں سفر شروع کیا کرو کیونکہ رات کو زمین پلیٹ (سکیٹر) دی جاتی ہے۔ اور (دوران سفر) جب تمہیں جن بھوت وغیرہ بھٹکا دیں تو اذان دیا کرو۔ راستے کے درمیان نماز پڑھنے سے بچا کرو اور ان میں پڑاؤ ڈالنے سے بھی بچا کرو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح راستے کے درمیان قضائے حاجت کرنا لعنت کی جگہ ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۲۵۸. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِهَذِهِ الْعُجْمِ خَيْرًا، أَنْ تَنْزِلُوا بِهَا مَنَازِلَهَا، فَإِذَا أَصَابَتْكُمْ سَنَةٌ أَنْ تَنْجُوا عَلَيْهَا بِنَقِيهَا. رَوَاهُ الْحَارِثُ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

فرماتے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ان گونگے (بے زبان) جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت فرماتا ہے اور یہ کہ انہیں ان کے ٹھکانوں پر رکھو اور جب تم قحط سالی کا شکار ہو جاؤ تو انہیں، جب تک یہ چست اور طاقتور ہوں، وہاں سے لے کر جلدی سے نکل جایا کرو۔“ اس حدیث کو امام حارث نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۲۵۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يُطَلَّبُ الْمَجْدِيِّ بْنِ عَمْرِو الْجُهَنِيِّ وَكَانَ النَّاصِحُ يَعْقُبُهُ مِمَّا الْخَمْسَةَ وَالسِّتَةَ وَالسَّبْعَةَ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاصِحٍ لَهُ، فَأَنَاحَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضُ التَّلَدَّنِ، فَقَالَ لَهُ: شَأْ، لَعَنَكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ؟ قَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: انزِلْ عَنْهُ، فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ، لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تَوَافِقُوا مِنْ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بواط کی جنگ میں گئے، آپ ﷺ مجدی بن عمرو جہنی کو ڈھونڈ رہے تھے، ایک

۳۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ۴/۲۳۰۴، الرقم: ۳۰۰۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۲، الرقم: ۲۵۵۵، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۴۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۸/۳۴۷، والنووي في رياض الصالحين/۳۳۵۔

اونٹ پر ہم پانچ، چھ اور سات آدمی باری باری بیٹھتے تھے، ایک انصاری اُونٹ پر بیٹھنے لگا، اُس نے اُونٹ کو بٹھایا، پھر اُس پر سوار ہوا، پھر اُس کو چلانے لگا، اُونٹ نے اس کے ساتھ کچھ شوخی کی، اُس نے اُونٹ سے کہا: چل، اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: اپنے اُونٹ کو لعنت کرنے والا یہ کون شخص ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اُونٹ سے اُتر جاؤ، ہمارے ساتھ کسی ملعون جانور کو نہ رکھو، اپنے آپ کو بددعا نہ دو، نہ اپنی اولاد کو بددعا دو، اور نہ اپنے اموال کو بددعا دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہ ساعت ہو جس میں اللہ تعالیٰ سے کسی عطا کا سوال کیا جائے، اور وہ دعا قبول ہو جائے۔“ اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۲۶۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ فَلَعَنَ رَجُلٌ نَاقَةً، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، قَالَ: أَخْرَهَا، فَقَدْ أُجِبْتَ فِيهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں چل رہے تھے کہ ایک آدمی نے اونٹنی کو (ست روی پر) لعنت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اونٹنی کا مالک کون ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کو پیچھے رکھو، کیونکہ اِس کے حق میں تمہاری دعا سنی گئی ہے۔

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۲۸/۲، الرقم: ۹۵۱۸،
والنسائي في السنن الكبرى، ۲۵۲/۵، الرقم: ۸۸۱۵، والمنذري في
الترغيب والترهيب، ۳۱۴/۳، الرقم: ۴۲۲۳، والهيثمى في مجمع
الزوائد، ۷۷/۸، والطحاوي في مشكل الآثار، ۱۷۱/۹۔

(یعنی اب یہ ملعون ہے)۔“

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے، جبکہ امام بیہقی نے بھی فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کی رجال ہیں۔

۳۴/۲۶۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْزِلًا، فَانطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَجَاءَ وَقَدْ أَوْقَدَ رَجُلٌ عَلَى قَرْيَةٍ نَمْلٍ، إِمَّا فِي الْأَرْضِ، وَإِمَّا فِي شَجَرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّكُمْ فَعَلَ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: اطْفِئْهَا اطْفِئْهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ قیام کیا۔ آپ ﷺ کسی کام کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو کسی شخص نے چیونٹیوں کے مسکن کو آگ لگا رکھی تھی، وہ مسکن یا تو زمین پر تھا یا کسی درخت پر تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بجھا دو، اسے بجھا دو۔“ اسے امام احمد اور طیلسی نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۲۶۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَرْيَةً

۳۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۶/۱، الرقم: ۳۷۶۳،

والطيالسي في المسند، ۴۶/۱، الرقم: ۳۴۵، والفاكهي في أخبار

مكة، ۱/۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/۴۱۔

۳۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في كراهية حرق

العدو بالنار، ۵۵/۳، الرقم: ۲۶۷۵، وأيضاً في كتاب الأدب، باب في

قتل الذر، ۳۶۷/۴، الرقم: ۵۲۶۸، والنسائي في السنن الكبرى،—

نَمَلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا الرَّبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وفي رواية: قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يُعَذَّبَ بِعَذَابِ اللَّهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کس نے جلا یا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے (پیدا کرنے والے) رب کے سوا کسی اور کے لئے روانہ نہیں ہے۔“ اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بندے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب کسی کو دے۔“

اسے امام نسائی، عبدالرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ، قَدْ وُصِمَ ۳۶/۲۶۳.

..... ۱۸۳/۵، الرقم: ۸۶۱۴، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۱۳/۵، الرقم:

۹۴۱۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۲۳/۱، الرقم: ۴۰۱۸،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴۱/۴، والبيهقي في دلائل النبوة،

۳۲/۶-۳۳.

۳۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووصمه فيه، ۱۶۷۳/۳، الرقم: ۲۱۱۷،—

فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت جابر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ کو داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اُس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اسے داغا ہے۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۲۶۴. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومًا أَلْوَجِهِ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ، لَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ أَلْوَجِهِ، فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُوِيَ الْجَاعِرَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۲۳، الرقم: ۱۴۴۹۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۹/۴۴۴، الرقم: ۱۷۹۴۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۴۳۲، الرقم: ۵۶۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۴/۷۶، الرقم: ۲۰۹۹، والبخاري في الأدب المفرد، ۷۲/۷۲، الرقم: ۱۷۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۳۵، الرقم: ۱۳۰۳۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۱۵۳، الرقم: ۳۴۶۴، والنووي في رياض الصالحين، ۳۶۷/۳۶۷، والعيني في عمدة القاري، ۲۱/۱۳۹۔

۳۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، ۳/۱۶۷۳، الرقم: ۲۱۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۴۴۱، الرقم: ۵۶۲۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۳۳۲، الرقم: ۱۰۸۲۲، والنووي في رياض الصالحين، ۳۶۷/۳۶۷، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ۴/۷۸۔

نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اس عمل کو ناپسند فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں (جانور کے) صرف اُس عضو کو داغنا ہوں جو چہرے سے بہت دور ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے گدھے کو داغنے کا حکم دیا، سو اُس کی سرین کو داغا گیا، اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی (جانور کی) سرین کو داغا تھا۔
اسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۲۶۵. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى حِمَارًا، قَدْ وُصِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: أَلَمْ أَنَّهُ عَن هَذَا؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے منہ کو داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا؟ جس نے اسے داغا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔“
اسے امام ابن حبان اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۲۶۶. وَعَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحِمَارٍ قَدْ وُصِمَ فِي وَجْهِهِ يُدْخِنُ مَنْخَرَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ لَا يَسْمَنَنَّ أَحَدٌ الْوُجْهَ لَا يَضْرِبَنَّ أَحَدٌ الْوُجْهَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

۳۸: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۴۳۲/۱۲، الرقم: ۵۶۲۷، وأبو يعلى

في المسند، ۷۶/۴، الرقم: ۲۰۹۹۔

۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۳/۳، الرقم: ۱۴۴۹۹، وعبد

الرزاق في المصنف، ۴۴۴/۹، الرقم: ۱۷۹۴۹، والبخاري في

الأدب المفرد/ ۷۲، الرقم: ۱۷۵۔

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے منہ کو گرم لوہے سے داغا گیا تھا، وراُس کے نتھنوں میں دھونی دی جا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ کوئی شخص (جانور کے) چہرے کو نہ داغے اور نہ ہی اُس کے چہرے پر مارے۔“

اسے امام احمد، عبد الرزاق اور بخاری نے الأَدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

۴۰/۲۶۷ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومًا لَوَجْهِهِ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ، لَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ لَوَجْهِهِ، فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اس عمل کو ناپسند فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں (جانور کے) صرف اُس عضو کو داغتا ہوں جو چہرے سے بہت دور ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے گدھے کو داغنے کا حکم دیا، سو اُس کی سرین کو داغا گیا، اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی (جانور کی) سرین کو داغا تھا۔“

اسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۴۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، ۳/۱۶۷۳، الرقم: ۲۱۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۴۴۱، الرقم: ۵۶۲۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۳۳۲، الرقم: ۱۰۸۲۲، والنووي في رياض الصالحين / ۳۶۷، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ۴/۷۸۔

۴۱/۲۶۸. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ وَسَمَ بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً فِي وَجْهِهِ، فَرَأَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَغَضِبَ. فَقَالَ عَبَّاسٌ: لَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي آخِرِهِ فَوَسَّمَهُ فِي جَاعِرَتَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس ؓ نے ایک اونٹ یا کسی اور جانور کو اُس کے منہ سے داغا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے دیکھا اور غصہ فرمایا۔ اس پر حضرت عباس ؓ نے کہا: میں اس کو (منہ کی بجائے) پچھلے حصہ کو داغوں گا پھر اُس کی سرین کو داغا۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴۲/۲۶۹. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو يَعْلَى.

۴۱: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۴۴۰/۱۲، الرقم: ۵۶۲۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۶/۷، الرقم: ۱۳۰۴۱، والزيلعي في تخريج أحاديث والآثار، ۷۸/۴۔

۴۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في كراهية التحريش بين البهائم والضرب والوسم في الوجه، ۴/۲۱۰، الرقم: ۱۷۰۸، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في التحريش بين البهائم، ۳/۲۶، الرقم: ۲۵۶۲، وأبو يعلى في المسند، ۴/۳۸۹، الرقم: ۲۵۰۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۸۵، الرقم: ۱۱۱۲۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۲، الرقم: ۱۹۵۶۷، وأيضاً في شعب الإيمان، ۵/۲۴۶، الرقم: ۶۵۳۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۱۴۷، الرقم: ۳۴۳۷۔

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔“

اسے امام ترمذی، ابو داؤد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۴۳/۲۷۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ.

وفي رواية أحمد: تَنْطَحُّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم سے حقداروں کے حقوق وصول کیے جائیں گے، حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔“ امام احمد کی روایت میں ہے: ”جس نے اُسے سینگ مارا تھا۔“

۴۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ۱۹۹۷/۴، الرقم: ۲۵۸۲، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق، باب ما جاء في شأن الحساب والقصاص، ۶۱۴/۴، الرقم: ۲۴۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۱/۲، ۴۱۱، الرقم: ۷۹۸۳، وأبو يعلى في المسند، ۳۹۵/۱۱، الرقم: ۶۵۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹۳/۶، الرقم: ۱۱۲۸۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۱۷/۴، الرقم: ۵۴۵۵، وابن حزم في المحلى، ۱/۱۵، والنووي في رياض الصالحين/ ۷۴۔

اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۴/۲۷۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي السَّفَرِ مَشَى.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سفر میں جب نماز فجر ادا فرما لیتے تو اُس کے بعد (سواری پر سوار نہ ہوتے بلکہ تھوڑی دیر) پیدل چلتے۔“

اسے امام طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

۴۵/۲۷۲. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُبِّيَ وَهُوَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ..... الْحَدِيثُ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَنصُورٍ.

۴۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹۲/۷، الرقم: ۶۹۵۱، الرقم:

۲۷۲۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۵۵/۵، الرقم: ۱۰۱۱۸،

وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۸۰/۸، والمقدسي في الأحاديث

المختارة، ۲۷۱/۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۵/۳۔

۴۵: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الخيل

والمسابقة بينها والنفقة في الغزو، ۴۶۸/۲، الرقم: ۱۰۰۲، وسعيد بن

منصور في السنن، ۲۰۳/۲، الرقم: ۲۴۳۸، والحرث في المسند،

۶۷۵/۲، الرقم: ۶۵۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۱۰۱/۲۴۔

”حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے گھوڑے کا چہرہ اپنی چادر مبارک سے صاف کر رہے تھے۔“
اسے امام مالک اور ابن منصور نے روایت کیا ہے۔

۴۶/۲۷۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا التَّفَتُّ إِلَيْهِ الْبَقْرَةَ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، تَعَجُّبًا وَفِرْعَا أَوْ بَقْرَةً تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ..... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی گائے پر بوجھ ڈالے اُسے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ گائے نے اُس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی: میں اس (کام) کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کی گئی ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا: سبحان اللہ! گائے بھی گفتگو کرتی ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اسے سچ مانتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی اسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ، ۱۳۳۹/۳، الرقم: ۳۴۶۳، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي بكر رضی اللہ عنہ، ۱۸۵۸/۴، الرقم: ۲۳۸۸، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضی اللہ عنہما كليهما، ۶۱۵/۵، الرقم: ۳۶۷۷۔

۴۷/۲۷۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ رَجُلٍ وَاضِعٍ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَةِ شَاةٍ، وَهُوَ يُحَدِّثُ شَفْرَتَهُ، وَهِيَ تَلْحَظُّ إِلَيْهِ بِبَصَرِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَفَلَا قَبْلَ هَذَا؟ أَوْ تُرِيدُ أَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَتَيْنِ.

وفي رواية للحاكم: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتُرِيدُ أَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ هَلْ حَدَدْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ أَنْ تَضْجَعَهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی ٹانگ بھڑکی گردن پر رکھے چھری تیز کر رہا تھا، وہ اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ کام پہلے نہیں ہو سکتا تھا؟ (یعنی چھری اس سے پہلے تیز کر لینی چاہئے تھی)، کیا تم اُسے دو موتیں مارنا چاہتے ہو۔“

اور امام حاکم کی روایت میں ہے: ”آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتا ہے۔ تُو نے اسے (ذبح کے لئے) لٹانے سے قبل چھری تیز کیوں نہ کر لی۔“

اسے امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث

۴۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۳۲/۱۱، الرقم: ۱۱۹۱۶،
وأيضاً في المعجم الأوسط، ۵۳/۴، الرقم: ۳۵۹۰، والحاكم في
المستدرک، ۲۶۰/۴، الرقم: ۷۵۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى،
۲۸۰/۹، الرقم: ۱۸۹۲۲، والمنذري في الترغيب والترهيب،
۱۴۲/۳، الرقم: ۳۴۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۳/۴۔

بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، جبکہ امام بیہقی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال صحیح ہیں۔

٤٨/٢٧٥ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ: إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهَرْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چھریوں کو تیز کرنے اور جانور سے اُنہیں چھپانے کا حکم دیا ہے اور مزید فرمایا: جب تم میں سے کوئی (جانور) ذبح کرے تو تیزی سے ذبح کرے۔“
اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٢٧٦ . عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ

٤٨ : أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ١٠٥٩/٢، الرقم: ٣١٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٨/٢، الرقم: ٥٨٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٨٠/٩، الرقم: ١٨٩٢٠، وأيضاً في شعب الإيمان، ٤٨٣/٧، الرقم: ١١٠٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٠١/٢، الرقم: ١٦٧١۔

٤٩ : أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصيد، باب ما قطع من الحي فهو ميت، ٧٤/٤، الرقم: ١٤٨٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصيد، باب في صيد قطع منه قطعة، ١١١/٣، الرقم: ٢٨٥٨، والدارمي في السنن، ١٢٨/٢، الرقم: ٢٠١٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٤٩٤، الرقم: ٨٦١٢، والدارقطني في السنن، ٢٩٢/٤، الرقم: ٨٣، وأبو يعلى في المسند، ٣٦/٣، الرقم: ١٤٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٨/٣، الرقم: ٣٣٠٤، وابن الجعد في المسند، ٤٣٤/١، —

وَهُمْ يَجُبُونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبُهَيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے (تو دیکھا کہ) وہاں کے لوگ زندہ اُونٹوں کی کوہان اور زندہ ڈبوں کی چکیاں کاٹتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔“
اسے امام ترمذی، ابو داؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۲۷۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَاَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرَحَانٌ فَاَخَذْنَا فَرَحِيهَا فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمَلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی

..... الرقم: ۲۹۵۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۵/۹، الرقم:

- ۱۸۷۰۳

۵۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في كراهية حرق

العدو بالنار، ۵۵/۳، الرقم: ۲۶۷۵، وأيضاً في كتاب الأدب، باب في

قتل الذر، ۳۶۷/۴، الرقم: ۵۲۶۸، والذهبي في الكبائر، ۲۰۶/۱،

والزيلعي في نصب الراية، ۴۰۷/۳، والنووي في رياض الصالحين

/ ۳۶۷، الرقم: ۳۶۷، والبيهقي في دلائل النبوة، ۳۲/۶-۳۳، وابن

كثير في شمائل الرسول ﷺ / ۲۸۹۔

اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کے بچے پکڑ لئے تو چڑیا پر بچھانے لگی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے (پیدا کرنے والے) رب کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔“ اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

٥١/٢٧٨ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجْرَةٍ فِيهَا فَرْخَا حُمْرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَصِيحُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَسَاكِرٍ، وَفِيهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، ہم نے وہ دو بچے اٹھائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی تو

٥١: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب الذبائح، ٤/٢٦٧، الرقم:

٧٥٩٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/٣٢١، والهناد في الزهد،

٢/٦٢٠، الرقم: ١٣٣٧، والجزري في النهاية، ٤/١٢١۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اس چنڈول کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے اسے لوٹا دو۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵۲/۲۷۹ . عَنْ يَعْلَى بْنِ سَيَابَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدَيْتَيْنِ فَاَنْصَمَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنْابِتِهِمَا وَجَاءَ بَعِيرٌ فَضْرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرَجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ الْبُعَيْرُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيدُ نَحْرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أَكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَتَى عَلِيٌّ قَبْرَ يُعَدَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَدَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ فَوَضَعَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت یعلیٰ بن سیابہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضاے حاجت کا ارادہ فرمایا تو

۵۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۲/۴، والخطيب البغدادي في موضع أوهم الجمع والتفريق، ۲۷۲/۱، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۲۰۵/۱، وأيضاً، ۶/۹۔

آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رکھتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے (آنسوؤں سے) ارد گرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن اور رجال ثقہ ہیں۔

۵۳/۲۸۰ . عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

۵۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۳۱/۲۳، الرقم: ۷۶۳،
والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۲۱/۱، الرقم: ۱۱۷۶، وابن
عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸۰/۴، والعسقلاني في لسان —

الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيهِ "يَا رَسُولَ اللَّهِ" فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرِ أَحَدًا. ثُمَّ التَفَتَ فَإِذَا طَبِيبَةٌ مُؤْتَقَةٌ فَقَالَتْ: أَدُنْ مِنِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجَتُكَ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خَشْفَيْنِ فِي ذَاكَ الْجَبَلِ. فَخَلَّنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعْ إِلَيْكَ. قَالَ: وَتَفْعَلِينَ؟ قَالَتْ: عَذَّبَنِي اللَّهُ عَذَابَ الْعُشَارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ، فَأَرْضَعَتْ خَشْفَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَأَوْثَقَهَا. وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَكَ حَاجَةٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطَلِّقُ هَذِهِ. فَأَطْلَقَهَا، فَخَرَجَتْ تَعْدُو وَهِيَ تَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے کہ کسی ندا دینے والے نے آپ ﷺ کو یا رسول اللہ کہہ کر پکارا تو آپ ﷺ آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں انہیں دودھ پلا کر آپ کے پاس واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔

..... المیزان، ۳۱۱/۶، الرقم: ۱۱۲۴، وابن كثير في تحفة الطالب،

۱۸۶/۱، الرقم: ۸۰، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۲۹۵/۸۔

پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کر دو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کر دیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جا رہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۴/۲۸۱. عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ رضي الله عنه عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ ذَنْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُودُ الدَّنَابِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَرْضَخُوا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمِنُونَ عَلَى مَا سِوَى ذَلِكَ؟ فَشَكُّوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَاجَةَ. قَالَ: فَأَذْنُوهُمْ. قَالَ: فَأَذْنُوهُمْ فَحَرَجْنَ وَلَهُنَّ عَوَاءٌ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت شمر بن عطیہ رضي الله عنه مزینہ یا جھینہ قبیلے کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی تو اچانک ایک سو کے لگ بھگ بھیڑیے پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اٹھائے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے گروہ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت ان کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے)

۵۴: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم الله به نبيه ﷺ من

إيمان الشجر به والبهائم والنجن، ۱/ ۲۵، الرقم: ۲۲، وابن عساكر في

تاريخ مدينة دمشق، ۴/ ۳۷۶۔

محفوظ کر لیا کرو۔ پھر ان بھیڑیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی کسی حاجت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو۔ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے ان (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیے۔“

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۲۸۲. عَنْ حَمَزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِالْبُقَيْعِ، فَإِذَا الذِّئْبُ مُفْتَرِشًا ذِرَاعِيهِ عَلَى الطَّرِيقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا أُوَيْسٌ يَسْتَفْرِضُ فَأَفْرِضُوا لَهُ. قَالُوا: نَرَى رَأْيِكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: مِنْ كُلِّ سَائِمَةٍ شَاةٌ فِي كُلِّ عَامٍ. قَالُوا: كَثِيرٌ. قَالَ: فَأَشَارَ إِلَى الذِّئْبِ أَنْ خَالَسَهُمْ. فَانْطَلَقَ الذِّئْبُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت حمزہ بن ابی عبیدؓ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ انصار میں سے کسی آدمی کے جنازہ کے لیے جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے اچانک دیکھا کہ ایک بھیڑیا اپنے بازو پھیلانے راستے میں بیٹھا ہوا ہے۔ (اسے دیکھ کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیا (تم سے اپنا) حصہ مانگ رہا ہے پس اسے اس کا حصہ دو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس کے حصہ کے بارے میں) ہم آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سال ہر چرنے والے جانور کے بدلہ میں ایک بھیڑ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ زیادہ ہے۔ راوی بیان کرتے

۵۰: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۶/ ۴۰، وابن كثير في البداية والنهاية،

۶/ ۱۴۶، وأيضاً في شمائل الرسول ﷺ/ ۳۴۳، ۳۴۴، والسيوطي في

الخصائص الكبرى، ۲/ ۶۲۔

ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھیڑیے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین لیا کرے۔ پس (یہ سننے کے بعد) بھیڑیا چل دیا۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۲۸۳. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيرٍ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنِي عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَأَاهُ الْبَعِيرُ جَرَّ جَرًا وَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ؟ فَجَاءَ، فَقَالَ: بَعْنِيهِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهْبُهُ لَكَ. فَقَالَ: لَا، بَعْنِيهِ. قَالَ: لَا، بَلْ أَهْبُهُ لَكَ، وَإِنَّهُ لِأَهْلٍ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِذْ ذَكَرْتُ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقَلَّةَ الْعَلْفِ. فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ سَرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشْقُ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتَ رَبَّهَا عَنِّي أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَادْنِ لَهَا. قَالَ: ثُمَّ سَرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، بِهِ جَنَّةٌ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ فَقَالَ: اخْرُجْ، إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ

۵۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۱۷۰، ۱۷۳، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/ ۱۵۸، الرقم: ۱۸۴، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۱۵۴، الرقم: ۴۰۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/ ۱۴۴، الرقم: ۳۴۳۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴/ ۳۶۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۵۔

اللَّهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ، فَاتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُرٍ وَلَبَنٍ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوا مِنَ اللَّبَنِ. فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رِيًّا بَعْدَكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَأَبْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ الْمُنْدَرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَالطَّبْرَائِيُّ بِنَحْوِهِ وَأَحَدُ إِسْنَادِي أَحْمَدَ رِجَالَهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم (ایک سفر میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے تین اُمور (معجزات) دیکھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی رکھا جا رہا تھا۔ اس اونٹ نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن (ازراہ تعظیم) آپ ﷺ کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اس کا مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں، حضور! بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے مجھے بیچ دو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اور بے شک یہ ایسے گھرانے کی ملکیت ہے کہ جن کا ذریعہ معاش اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تمہارے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اس اونٹ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محو استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ لگن

ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔ پھر ہم وہاں سے آگے چلے اور ہمارا گزر پانی کے پاس سے ہوا۔ وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمٹے ہوئے تھے۔ وہ اسے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جاؤ میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم آگے بڑھے۔ جب ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس وہی عورت آپ ﷺ کے پاس بھنا ہوا گوشت اور دودھ لے کر حاضر خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ وہ گوشت واپس لے جائے اور اپنے صحابہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے دودھ میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ تک نہیں پایا۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابو نعیم اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اسے امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام طبرانی نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے اور امام احمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۵۷/۲۸۴ . عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ بَعِيرٌ يَعْدُو حَتَّى وَقَفَ عَلَيَّ هَامَةً رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۵۷: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ۳/ ۱۴۴، ۱۴۵، الرقم:

فَقَالَ: أَيُّهَا الْبُعَيْرُ، اسْكُنْ. فَإِنْ تَكَّ صَادِقًا فَلَاكَ صِدْقُكَ، وَإِنْ تَكَّ كَاذِبًا فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَّنَ عَائِدَنَا وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَأَيْدِنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَقُولُ هَذَا الْبُعَيْرُ؟ فَقَالَ: هَذَا بَعِيرٌ قَدْ هَمَّ أَهْلُهُ بِنَحْرِهِ وَأَكَلَ لَحْمَهُ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَعَاثَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ أَصْحَابُهُ يَتَعَادُونَ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْبُعَيْرُ عَادَ إِلَى هَامَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَاذَ بِهَا. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا بَعِيرُنَا هَرَبَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَلَمْ نَلْقَهُ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ. فَقَالَ ﷺ: أَمَا إِنَّهُ يَشْكُو إِلَيَّ، فَبَسَّسَتِ الشَّكَايَةَ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّهُ رَبِّي فِي أَمْنِكُمْ أَحْوَالًا، وَكُنْتُمْ تَحْمِلُونَهُ عَلَيْهِ فِي الصَّيْفِ إِلَى مَوْضِعِ الْكَلَاءِ. فَإِذَا كَانَ الشِّتَاءُ رَحَلْتُمْ إِلَى مَوْضِعِ الدِّفَاعِ. فَلَمَّا كَبِرَ اسْتَفْحَلْتُمُوهُ، فَارْتَزَقْتُمْ اللَّهُ مِنْهُ إِبْلًا سَائِمَةً. فَلَمَّا أَدْرَكْتَهُ هَذِهِ السَّنَةَ الْخَصِيبَةَ هَمَمْتُمْ بِنَحْرِهِ، وَأَكَلَ لَحْمَهُ. فَقَالُوا: قَدْ وَاللَّهِ، كَانَ ذَلِكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَا هَذَا جَزَاءُ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ مِنْ مَوْلِيهِ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّا لَا نَبِيعُهُ وَلَا نَنْحَرُهُ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: كَذَبْتُمْ. قَدْ اسْتَعَاثَ بِكُمْ فَلَمْ تُغِيثُوهُ، وَأَنَا أَوْلَى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ. فَإِنَّ اللَّهَ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قُلُوبِ الْمُتَنَافِقِينَ وَأَسْكَنَهَا فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. فَاشْتَرَاهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْهُمْ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الْبُعَيْرُ، انْطَلِقْ فَإِنَّ حُرَّ لَوْجِهِ اللَّهِ تَعَالَى. فَرَعَى عَلَى هَامَةَ رَسُولِ

اللَّهُ ﷺ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: آمِينَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِينَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِينَ. ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَةَ فَبَكَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَقُولُ هَذَا الْبَعِيرُ؟ قَالَ: قَالَ: جَزَاكَ اللَّهُ، أَيُّهَا النَّبِيُّ، عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ خَيْرًا. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: سَكَنَ اللَّهُ رُعْبَ أُمَّتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَكَنْتَ رُعْبِي. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: حَقَّنَ اللَّهُ دِمَاءَ أُمَّتِكَ مِنْ أَعْدَائِهَا كَمَا حَقَّنْتَ دَمِي. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: لَا جَعَلَ اللَّهُ بِأَسْهَاءِ بَيْنَهُمَا، فَبَكَيْتُ. فَإِنَّ هَذِهِ الْخِصَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَأَعْطَانِيهَا وَمَنْعَنِي هَذِهِ، وَأَخْبَرَنِي جَبْرِيلُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّ فَنَاءَ أُمَّتِي بِالسَّيْفِ. جَرَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

”حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک اونٹ بھاگتا ہوا آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سرِ انور کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا (جیسے کان میں کوئی بات کہہ رہا ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اونٹ! پرسکون ہو جا۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ تجھے فائدہ دے گا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اس جھوٹ کی سزا ملے گی۔ بے شک جو ہماری پناہ میں آجاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے امان دے دیتا ہے اور ہمارے دامن میں پناہ لینے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ سو یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا ہے اور اس نے تمہارے نبی کی بارگاہ میں استغاثہ کیا ہے۔ ہم ابھی باہم اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اس اونٹ کے مالک بھاگتے ہوئے آئے۔ جب اونٹ نے ان کو آتے دیکھا تو وہ دوبارہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے قریب ہو گیا اور آپ ﷺ

کے پیچھے چھپنے لگا۔ ان مالکوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا یہ اونٹ تین دن سے ہمارے پاس سے بھاگا ہوا ہے اور آج یہ ہمیں آپ کی خدمت میں ملا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے سامنے شکایت کر رہا ہے اور یہ شکایت بہت ہی بری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہتا ہے کہ یہ تمہاری پاس کئی سال تک پلا بڑھا۔ جب موسم گرما آتا تو تم گھاس اور چارے والے علاقوں کی طرف اس پر سوار ہو کر جاتے اور جب موسم سرما آتا تو اسی پر سوار ہو کر گرم علاقوں کی جانب کوچ کرتے۔ پھر جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو تم نے اسے اپنی اونٹنیوں میں افزائش نسل کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے کئی صحت مند اونٹ عطا کئے۔ اب جبکہ یہ اس خستہ حالی کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو تم نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھالینے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یا رسول اللہ! یہ بات من و عن اسی طرح ہے جیسے آپ نے بیان فرمائی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اچھے خدمت گزار کی اس کے مالکوں کی طرف سے کیا یہی جزا ہوتی ہے؟! انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم نہ اسے بیچیں گے اور نہ ہی اسے ذبح کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اس نے پہلے تم سے فریاد کی تھی مگر تم نے اس کی داد رسی نہیں کی اور میں تم سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی ہے اور اسے مؤمنین کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس اونٹ کو ان سے ایک سو درہم میں خرید لیا اور پھر فرمایا: اے اونٹ! جا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ اس اونٹ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سرمبارک کے پاس اپنا منہ لے جا کر کوئی آواز نکالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے جب چوتھی مرتبہ دعا کی تو آپ ﷺ آبدیدہ ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے پہلی دفعہ کہا: اے

نبی مکرم! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آپ کی امت سے اسی طرح خوف کو دور فرمائے جس طرح آپ نے مجھ سے خوف کو دور فرمایا ہے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اللہ تعالیٰ دشمنوں سے آپ کی امت کے خون کو اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جنگ و جدال پیدا نہ ہونے دے یہ سن کر مجھے رونا آگیا کیونکہ یہی دعائیں میں نے بھی اپنے رب سے مانگی تھیں تو اس نے پہلی تین تو قبول فرمائیں لیکن اس آخری دعا سے منع فرما دیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ میری یہ امت آپس میں تلوار زنی سے فنا ہوگی۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ چکا ہے۔“

امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلاَطَفَتِهِ عَلَى النَّبَاتِ وَالْجَمَادَاتِ

﴿ حضور ﷺ کی نباتات اور جمادات پر رحمت و

شفقت ﴾

۱/۲۸۵ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ،
قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ،
فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلْتُ لَهُ الْمُنْبِرَ، فَلَمَّا كَانَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمُنْبِرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب النجار، ۳۷۸/۲،
الرقم: ۱۹۸۹، وأيضاً في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في
الإسلام، ۳/۱۳۱۴، الرقم: ۳۳۹۱-۳۳۹۲، وأيضاً في كتاب
المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر
والمسجد، ۱/۱۷۲، الرقم: ۴۳۸، والترمذي في السنن، كتاب
المناقب، باب: (۶)، ۵/۵۹۴، الرقم: ۳۶۲۷، والنسائي في السنن،
كتاب الجمعة، باب: مقام الإمام في الخطبة، ۳/۱۰۲، الرقم:
۱۳۹۶، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها،
باب: ما جاء في بدء شأن المنبر، ۱/۴۵۴، الرقم: ۱۴۱۴-۱۴۱۷،
وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۲۶، والدارمي نحوه في السنن،
الرقم: ۲۳/۱-۴۲.

الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَعْنُ أَنْيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لئے کوئی چیز نہ بنا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو بنا دو)۔ اُس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ بتا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراق رسول ﷺ میں) چلا (کر رو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر مبارک سے نیچے تشریف لائے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۸۶. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِدْعُ. فَأَتَاهُ، فَمَسَحَ يَدَهُ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۳، الرقم: ۳۳۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۵/۱۴، الرقم: ۶۵۰۶، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، الرقم: ۷۹۷/۴، الرقم: ۱۴۶۹۔

عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا اور آپ ﷺ اُس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا (تو وہ خشک ستون چپ ہوا)۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳/۲۸۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ إِلَى عِدْقِ جِدْعٍ وَاتَّخَذُوا لَهُ مِنْبَرًا. فَخَطَبَ عَلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِدْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَّهُ فَمَسَكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کجھور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنا دیا۔ آپ ﷺ اُس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ تنے اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کی خاطر روتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ اقدس پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ به، ۵/۵۹۴، الرقم: ۳۶۲۷۔

۴/۲۸۸ . عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ . فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمَنْبِرَ ذَهَبَ إِلَى الْمَنْبِرِ . فَحَنَّ الْجِدْعُ ، فَأَتَاهُ ، فَاحْتَضَنَهُ ، فَسَكَنَ . فَقَالَ : لَوْ لَمْ أَحْتَضِنُهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ خَرِيٍّ فِي الْكَبِيرِ .

۵/۲۸۹ . وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : حَتَّى سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّى أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَهُ فَمَسَحَهُ فَمَسَحَهُ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَوْ لَمْ يَأْتِهِ ، لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہو گیا تو آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہ ستون (بچے کی طرح) رونے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اسے سینہ سے لگایا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابویعلیٰ اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ (ستون کے رونے

۴-۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ۱/ ۴۵۴، الرقم: ۱۴۱۵، والبخاري في التاريخ الكبير، ۷/ ۲۶، الرقم: ۱۰۸، وأبو يعلى في المسند، ۶/ ۱۱۴، الرقم: ۳۳۸۴، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۳۹۶، الرقم: ۱۳۳۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵/ ۳۷، الرقم: ۱۶۴۳۔

کی آواز تمام اہل مسجد نے سنی۔ (اس کا رونا سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ بعض صحابہ کہنے لگے: اگر حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف نہ لاتے تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔‘

۶/۲۹۰ . عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جِدْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجِدْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ: نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَهِيَ الَّتِي أَعْلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ وَضَعُوهُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُومَ إِلَى الْمِنْبَرِ مَرًّا إِلَى الْجِدْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِدْعَ خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِدْعِ

۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ۱/ ۴۵۴، الرقم: ۱، ۴۱۴، والدارمي في السنن، ۱/ ۳۰، الرقم: ۳۶، والشافعي في المسند، ۱/ ۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۱۳۷- ۱۳۸، الرقم: ۲۱۲۸۵، ۲۱۲۸۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۲۵۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱/ ۳۹۳، الرقم: ۱۱۹۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴/ ۳۹۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/ ۶۰۳، الرقم: ۳۳۹۰، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۱/ ۹، والعيني في عمدة القاري، ۶/ ۲۱۵، والكناني في مصباح الزجاجة، ۲/ ۱۶، الرقم: ۵۰۴۔

فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغَيَّرَ أَخَذَ ذَلِكَ الْجِدْعَ أَبِي بِنُ كَعْبٍ ﷺ وَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ..... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالِدَّارِمِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْمُقَدِّسِيُّ: رَوَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَهَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَهُ شَاهِدٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ ﷺ وَكَهْ طُرُقٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى الْمُؤَصِّلِيُّ فِي مُسْنَدِهِ.

”حضرت ابی بن کعب ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اُس وقت مسجد نبوی چھپر کی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لئے ایسی چیز تیار کر دیں جس پر آپ جمعہ کے دن قیام فرما ہوں تاکہ لوگ آپ ﷺ کی زیارت بھی کر سکیں اور خطبہ بھی سن سکیں۔ آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔ لہذا منبر تیار کیا گیا جس کی تین سیڑھیاں تھیں۔ صحابہ کرام ؓ نے اس منبر کو اُس کے مقام پر رکھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا اور اس ستون کے قریب سے گزرے جس پر ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے تو اس ستون میں سے (ہجر و فراقِ رسول ﷺ میں) رونے کی آواز آئی اور وہ ستون درمیان سے شق ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے رونے کی یہ حالت دیکھی تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا جس سے اس ستون کی حالت گر یہ ختم ہو گئی پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھتے تو اس کی طرف نماز پڑھتے جب مسجد منہدم کی گئی تو اس ستون کو حضرت ابی کعب ؓ نے لے لیا اور انہی کے گھر میں رہا..... الحدیث۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، دارمی، شافعی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

امام مقدسی نے فرمایا: اسے امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے حضرت اسماعیل بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور اس کے شواہد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث صحیح (بخاری و مسلم) میں بھی ہیں اور اس کے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دیگر طرق بھی مروی ہیں اور اس کی اسناد حسن ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: یہ اسناد حسن ہے اور اسے امام ابویعلیٰ الموصلی نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

۷/۲۹۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَّ الْجِدْعُ فَاتَّاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أُحْتَضَنُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَالِدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ خَرِيٍّ

۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ۱/ ۴۵۴، الرقم: ۱۴۱۵، وأحمد بن حنبل عن ابن عباس رضي الله عنهما في المسند، ۱/ ۲۴۹، الرقم: ۳۶۳، الرقم: ۲۲۳۶، ۳۴۳۰، والدارمي في السنن، ۱/ ۳۱، الرقم: ۴۴۲، الرقم: ۳۹، ۱۵۶۳، والبخاري في التاريخ الكبير، ۷/ ۲۶، الرقم: ۱۰۸، وابن أبي شيبة عن ابن عباس رضي الله عنهما في المصنف، ۶/ ۳۱۹، الرقم: ۳۱۷۴۶، وأبو يعلى في المسند، ۶/ ۱۱۴، الرقم: ۳۳۸۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/ ۱۸۷، الرقم: ۱۲۸۴۱، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۳۹۶، الرقم: ۱۳۳۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵/ ۳۷-۳۸، الرقم: ۱۶۴۳-۱۶۴۵، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۲۵۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/ ۶۰۲، الرقم: ۳۳۹، والكناني في مصباح الزجاجاة، ۲/ ۱۶، الرقم: ۵۰۵۔

فِي الْكَبِيرِ. وَقَالَ الْمُقَدِّسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور حضرت ثابت حضرت انس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہو گیا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ اس پر وہ ستون (فراقِ رسول ﷺ میں زار و قطار) رونے لگا۔ آپ ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے اور اُسے تشریف دی حتیٰ کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے تسلی نہ دیتا تو یہ قیامت تک یونہی روتا رہتا۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، دارمی، ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

۸/۲۹۲. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ: حَنْتِ الْخَشَبَةَ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهَا: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَتْ.

۸: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۱/۳۲، ۴۴۲، الرقم: ۴۰، ۱۵۶۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۹، الرقم: ۳۱۷۴۷، وأبو يعلى في المسند، ۲/۳۲۸، الرقم: ۱۰۶۷، وأيضاً، ۴/۱۲۸، الرقم: ۲۱۷۷، ۵/۱۴۲، الرقم: ۲۷۵۶، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۳۹، الرقم: ۱۷۷۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۴۳۶، الرقم: ۶۵۰۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۱۰۸، الرقم: ۱۴۰۸، وابن الجعد في المسند، ۱/۴۶۶، الرقم: ۳۲۱۹، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۲/۱۸۰۔

- ۱۸۱

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ خُرَيْمَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ:
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى عَنْ جَابِرٍ ؓ وَرِجَالُهُ مُوْتَقُونَ.

”حضرت سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ (کھجور کے تنے کی خشک) لکڑی جس کے پاس کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ خطاب فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ کی محبت میں چیخ چیخ کر رونے لگی تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دستِ اقدس اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔“

اس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام ابو یعلیٰ نے حضرت جابر ؓ سے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۹/۲۹۳ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى لِرْقٍ جِدْعٍ فَاتَاهُ رَجُلٌ رُومِيٌّ فَقَالَ: أَضْعُ لَكَ مِنبْرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنبْرًا هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ. قَالَ: فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِدْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ إِلَى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدْفَنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابوسعید ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک

۹: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۳۱/۱، الرقم: ۳۷، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۱۹/۶، الرقم: ۳۱۷۴۹، والعسقلاني في المطالب العالية، ۶۹۸/۴، الرقم: ۲، وأيضاً في فتح الباري، ۶/۶، ۶۰۲، الرقم: ۳۳۹۰، والعيني في عمدة القاري، ۱۶/۱۲۸۔

خشک تنے کے پاس قیام فرما ہو کر خطاب فرمایا کرتے تھے، تو ایک رومی شخص آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے لئے منبر تیار کر دیتا ہوں جس پر تشریف فرما ہو کر آپ خطاب کر سکیں گے۔ پھر (اجازت ملنے پر) اس نے یہ منبر تیار کر دیا جسے تم دیکھ رہے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضور نبی اکرم ﷺ اس منبر پر خطاب فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو کھجور کا وہ خشک تناہوں تڑپنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ تو آپ ﷺ اس منبر سے اتر کر اس کھجور کے خشک تنے کی طرف تشریف لائے، اور اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ (اسی منبر کے نیچے) گڑھا کھود کر اسے اس میں دفن کر دیا جائے۔“

اس حدیث کو امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى جِدْعٍ مَنْصُوبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُومِيٌّ فَقَالَ: أَلَا أَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَانَكَ قَائِمًا فَصَنَعَ لَهُ مَنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَنْبَرِ خَارَ الْجِدْعُ كَخَوَارِ الثَّوْرِ حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسْجِدَ حَزْنًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ

۱۰: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۳۲/۱، الرقم: ۴۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۰۴/۳، الرقم: ۱۷۷۷، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۷۹۸/۴، الرقم: ۱۴۷۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳۵۶-۳۵۷، الرقم: ۱۵۱۹-۱۵۲۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۳۹۹/۲۔

يُخَوِّرُ فَلَمَّا التَّزَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ أَلْتَزِمَهُ لَمَا زَالَ هَكَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدُفِنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ حُرَيْمَةَ وَصَحَّحَهُ وَاللَّيْثِيُّ. وَقَالَ الْمُقَدِّسِيُّ: إِسْنَادُهُ

صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن مسجد میں نصب شدہ ایک کچھور کے تنے سے ٹیک لگا کر قیام فرما ہوتے اور لوگوں سے خطاب فرماتے۔ ایک رومی صحابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا میں آپ کے لئے ایسی چیز تیار نہ کر لاؤں کہ آپ اُس پر بیٹھ جائیں اور یوں محسوس ہو کہ آپ قیام فرما ہیں؟ پس اس نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا۔ اس منبر کے دو درجے تھے۔ اور آپ ﷺ تیسرے درجے پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ (پہلی مرتبہ) اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ کچھور کا تنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی جدائی کی وجہ سے بیل جیسی آواز نکالنے لگا یہاں تک کہ پوری مسجد اُس کی آواز سے غمگین ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی خاطر منبر سے نیچے تشریف لائے۔ اس کے پاس گئے اور اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا جبکہ وہ بلبلا رہا تھا۔ جب آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ ملاتا تو یہ اللہ کے رسول کے غم (جدائی) کی وجہ سے قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے دفن کر دیا گیا۔“

اس حدیث کو امام دارمی، ابن خزیمہ نے سند صحیح کے ساتھ اور لاکھائی نے روایت

کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۱/۲۹۵ . عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأَتَى بِجِدْعٍ نَخْلَةٍ فَحَفِرَ لَهُ وَأَقِيمَ إِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامَ عَلَيْهِ وَعَلَبَهُ اسْتَتَدَ إِلَيْهِ فَاتَكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ فَرَأَهُ قَائِمًا إِلَى جَنْبِ ذَلِكَ الْجِدْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُومُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ائْتُونِي بِهِ. فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَمَرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هَذِهِ الْمِرَاقِي الثَّلَاثِ أَوْ الْأَرْبَعِ، هِيَ الْآنَ فِي مَنْبَرِ الْمَدِينَةِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذَلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِدْعَ وَعَمَدَ إِلَى هَذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزَعَ الْجِدْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحْنُ النَّاقَةُ حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ سَمِعَ حَيْنَ الْجِدْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ:

۱۱: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۲۹/۱، الرقم: ۳۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۱۶/۹، والبيهقي في الاعتقاد، ۲۷۱/۱، وأيضاً في دلائل النبوة، ۶۸/۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۹۱/۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۶۰۳/۶، الرقم: ۳۳۹۳، وابن كثير في شمائل الرسول ۲۵۱/، والعيني في عمدة القاري، ۱۲۹/۱۶، الرقم: ۵۸۵۳۔

اِخْتَرْتُ أَنْ أُعْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَتَكُونُ كَمَا كُنْتُ وَإِنْ
 شِئْتُ أَنْ أُعْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُونِهَا فَيَحْسُنَ
 نَبْتُكَ وَتُشْمِرَ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ مِنْ شَمْرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ. فَرَعَمَ أَنَّهُ
 سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ: نَعَمْ، قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ. فَسُئِلَ
 النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارْتُ أَنْ أُعْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی
 اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے تو کھڑے ہو کر فرماتے اور دوران خطاب کبھی قیام طویل
 ہو جاتا تو یہ طوالت آپ ﷺ کی طبیعت مقدسہ پر گراں گزرتی، تب ایک کھجور کا خشک تنا
 ایک گڑھا کھود کر گاڑھ دیا گیا، پس حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے اور آپ ﷺ
 کا قیام طویل اور تھکا دینے والا ہو جاتا تو آپ ﷺ کھجور کے اُس خشک تنے کا سہارا لے
 لیتے اور اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے، پس ایک شخص نے جو کہ مدینہ منورہ میں باہر سے آیا
 ہوا تھا آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ ﷺ اس کھجور کے تنے کے پہلو میں
 کھڑے ہیں، تو اس شخص نے اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: اگر مجھے معلوم ہو
 جائے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ میری اس چیز کو پسند فرمائیں گے جو ان کے لئے آرام دہ ہوگی تو
 میں ان کے لئے ایک ایسی مسند تیار کر دوں، جس پر آپ ﷺ قیام فرما ہو سکیں اور اگر
 چاہیں تو اُس پر تشریف فرما بھی ہو جائیں۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو
 آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُس شخص کو حضور
 نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ پس اس شخص کو حکم دے دیا گیا کہ وہ
 تین یا چار پائیدان والا منبر تیار کر دے، جسے آج ”منبر المدینہ“ کے نام سے یاد کیا جاتا
 ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں راحت محسوس کی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ

نے اس خشک کھجور کے تنے سے جدائی اختیار کی اور اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو ان کے لئے بنایا گیا تھا، تو وہ خشک لکڑی کا تنا غمناک ہو گیا، اور ایسے دھاڑیں مارنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے دھاڑیں مارتی ہے۔ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک تنے کی آہ و بکاء سنی تو اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ اقدس اُس پر رکھا اور فرمایا: تم چاہے یہ چیز اختیار کر لو کہ میں تمہیں اسی جگہ میں دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے تھے، اور تم دوبارہ ایسے ہی سرسبز ہو جاؤ جیسا کہ کبھی تھے، اور اگر چاہو تو (اپنی اس خدمت کے صلہ میں جو تم نے میری کچھ عرصہ کی ہے) تمہیں جنت میں لگا دوں، وہاں تم جنت کے نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتے رہو، پھر تمہاری پیدوار بہترین ہو جائے اور تم پھل دینے لگو، اور پھر اولیاء اللہ، تیرا پھل کھائیں۔ راوی کا خیال ہے کہ شاید اُس تنے نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بات سن لی تھی لہذا آپ ﷺ نے اُسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں میں نے ایسا کر دیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کھجور کے تنے نے یہ اختیار کیا کہ میں اسے جنت میں لگاؤں۔“

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُومُ إِلَى الْخَشَبَةِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا يَخْطُبُ كُلَّ جُمُعَةٍ حَتَّىٰ آتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ وَقَالَ: إِنَّ شَيْئًا جَعَلْتُ لَكَ شَيْئًا إِذَا قَعَدْتَ عَلَيْهِ كُنْتُ كَأَنَّكَ قَائِمٌ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَعَلَ لَهُ الْمُنْبَرَ فَلَمَّا جَلَسَ عَلَيْهِ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَيْنَ النَّاقَةِ عَلَىٰ

۱۲-۱۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۲۸/۴، الرقم: ۲۱۷۷، ۲/۳۲۸،

الرقم: ۱۰۶۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۳۹/۳، الرقم: ۱۷۷۶،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۸۱/۲۔

وَلَدَهَا حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ فَرَأَيْتَهَا قَدْ حَوَّلَتْ فُقُلْنَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَحَوَّلُوها. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ مُوثِقُونَ.

۱۳/۲۹۷ . وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى سَارِيَةِ مِنْ خَشَبٍ أَوْ جَدْعٍ أَوْ نَخْلَةٍ (شك المبارك) فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ الْمِنْبَرَ فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَتَّى الْخَشَبَةُ حَنِينَ الْوَالِهِ فَمَا زَالَتْ حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَاتَاهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ. رَوَاهُ ابْنُ حُرَيْمَةَ.

”حضرت جابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر جمعہ کو ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو کر اس کا سہارا لے کر خطاب فرماتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس روم کا ایک شخص آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسی چیز تیار کر دوں کہ جب آپ اس پر تشریف فرما ہوں تو یوں لگے گویا آپ قیام فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ تب اس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے منبر تیار کر دیا، جب آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تو اس لکڑی نے (جس سے آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے) یوں رونا اور تڑپنا شروع کر دیا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ یہاں تک حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنا دستِ شفقت اس پر رکھا، پھر اگلے دن میں نے اسے دیکھا کہ اسے وہاں سے منتقل کر دیا گیا، پس ہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تھے اور اس (لکڑی) کو یہاں سے (اس منبر کے نیچے) منتقل (ڈن) کر دیا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

”اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے قیام فرما ہوتے اور اپنی پشت مبارک لکڑی یا کھجور کے خشک تنے یا کھجور کے درخت کے ساتھ بطور سہارا لگا لیتے (اُن میں سے کون سی چیز تھی راوی کو شک گزرا ہے) پھر جب رفتہ رفتہ لوگوں کی تعداد کثیر ہوگئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لئے ایک منبر تیار کر دو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر تیار کر دیا، آپ ﷺ اُس کی طرف منتقل ہو گئے تو اُس لکڑی نے اس طرح رونا شروع کیا جس طرح ایک ایسی ماں روتی ہے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے اپنی گود میں لے لیا پھر وہ پرسکون ہوگئی۔“

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۲۹۸. عَنْ الْحَسَنِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَنْبِ خَشْبَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ

۱۴: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب ذكر البيان بأن الجذع الذي ذكرناه إنما سكن عن حنينه باحتضان المصطفى ﷺ إياه، ۴۳۶/۱۴، الرقم: ۶۵۰۷، وأبو يعلى في المسند، ۱۴۲/۵، الرقم: ۲۷۵۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۰۸/۲، الرقم: ۱۴۰۹، وابن الجعد في المسند، ۴۶۶/۱، الرقم: ۳۲۱۹، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۸۹/۵، الرقم: ۶۵۰۷، والهيثمي في موارد الزمان، ۱۵۱/۱، الرقم: ۵۷۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۶۰۲/۶، وابن كثير في شمائل الرسول ﷺ ۲۴۰-.

إِلَيْهَا. فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوا لِي مَنبرًا. فَبَنُوا لَهُ مَنبرًا لَهُ عَتَبَتَانِ. فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمَنبَرِ لِيُحْطَبَ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ حَنَّتْ حَيْنَ الْوَلَدِ. فَمَا زَالَتْ تَحْنُ، حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَتَتْ.

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بَكَى ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللَّهِ، الْخَشَبَةُ تَحْنُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللَّهِ. فَانْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوا إِلَيَّ لِقَائِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ جَبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ اپنی پشت مبارک کی ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب لوگوں کی کثرت ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے منبر تیار کرو۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا جس کے دو درجے تھے۔ جب آپ ﷺ خطاب فرمانے کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ (خشک) لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگی۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے خود اس (خشک) لکڑی کو بچنے کی طرح روتے ہوئے سنا۔ وہ لکڑی مسلسل روتی رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے لئے منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوئی۔“

”راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اے اللہ کے بندو! خشک لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ سے

شوقِ ملاقات میں اور بارگاہِ الہی میں آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے گریہ کننا ہے۔ پس تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم اپنے آقا ﷺ سے ملاقات کا (شدید) اشتیاق رکھو۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۲۹۹ . عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوحمید ساعدی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۶/۳۰۰ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ۴/۱۶۱۰، الرقم: ۴۱۶۰، وأيضاً في كتاب الزكاة، باب حرص التمر، ۲/۵۳۹، الرقم: ۱۴۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ۴/۱۷۸۵، الرقم: ۱۳۹۲، وأيضاً في كتاب الحج، باب أحد جبل يحبنا ونحبه، ۲/۱۰۱۱، الرقم: ۱۳۹۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۳۵۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲۴، الرقم: ۲۳۶۵۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۲۳، الرقم: ۳۷۰۰۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۷۲، الرقم: ۱۲۸۸۹، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱۷۱، الرقم: ۲۱۲۔

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن

أُحِدٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ:
 اثْبُتْ أَحَدٌ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدَانِ.
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ جبل احد پر تشریف لے گئے اُس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ﷺ تھے۔ ان سب کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ (جوشِ مسرت سے) وجد میں آگیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے احد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ ۱۷/۳۰۱

..... الخطاب، ۱۳۴۸/۳، الرقم: ۳۴۸۳، وأيضاً في باب لو كنت متخذاً خليلاً، ۱۳۴۴/۳، الرقم: ۳۴۷۲، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۶۲۴/۵، الرقم: ۳۶۹۷، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ۲۱۲/۴، الرقم: ۴۶۵۱، وابن حبان في الصحيح، ۲۸۰/۱۵، الرقم: ۶۸۶۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۳/۵، الرقم: ۸۱۳۵۔

۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير رضي الله عنهما، ۱۸۸۰/۴، الرقم: ۲۴۱۷، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۶۲۴/۵، الرقم: ۳۶۹۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۵۹/۵، الرقم: ۸۲۰۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۱۹/۲، الرقم: ۹۴۲۰، وابن حبان في—

هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ
الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف
فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی،
حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے پس وہ پہاڑ (جوش مسرت میں) ہلنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: (اے پہاڑ!) ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں
ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

..... الصحيح، ۴۴۱/۱۵، الرقم: ۶۹۸۳، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۲۱،

الرقم: ۱۴۴۱۔

مصادر التخریج

١. القرآن الحكيم -
٢. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤-٢٤١هـ/٧٨٠-٨٥٥ع) - فضائل الصحابة - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة -
٣. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤-٢٤١هـ/٧٨٠-٨٥٥ع) - المسند - بيروت، لبنان: المكتبة الاسلامی، ١٣٩٨هـ/١٩٧٨ع -
٤. أزدی، رنج بن حبيب بن عمر بصري - الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب - بيروت، لبنان، دار الحكمة، ١٤١٥هـ -
٥. اصبهانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧-٥٣٥هـ) - دلائل النبوة - ریاض، سعودی عرب: دار طیبیة، ١٤٠٩هـ -
٦. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیره (١٩٤-٢٥٦هـ/٨١٠ع) - الأدب المفرد - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیة، ١٤٠٩هـ/١٩٨٩ع -
٧. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیره (١٩٤-٢٥٦هـ/٨١٠ع) - التاريخ الكبير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیة -
٨. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیره (١٩٤-٢٥٦هـ/٨١٠ع) - الصحيح - بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١هـ/١٩٨١ع -

۹. بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/۸۲۵-۹۰۵ء)۔
المسند بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔
۱۰. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔
شرح السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
۱۱. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴۔
۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔
۱۲. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴۔
۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز،
۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
۱۳. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴۔
۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
۱۴. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵۔
۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔
۱۵. ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقی من
السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الكتاب الثقافیة، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔
۱۶. جزری، ابو السعادات المبارک بن محمد (۵۴۴-۶۰۶ھ)۔ النہایة فی غریب
الأثر۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العلمیة، ۱۳۹۹ھ۔
۱۷. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/۷۵۰-۸۴۵ء)۔

- المسند - بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
۱۸. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶-۲۸۲ھ)۔ بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمت السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔
۱۹. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۰/۱۴۱۱۔
۲۰. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ۔
۲۱. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔
۲۲. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الإصابۃ فی تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔
۲۳. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اردن: دارعمار، ۱۴۰۵ھ۔
۲۴. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ لاہور، پاکستان: دار

- نشر الكتب الاسلاميه، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء۔
۲۵. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (۷۷۳-۸۵۲ھ / ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ لسان الميزان۔ بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء۔
۲۶. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (۷۷۳-۸۵۲ھ / ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ المطالب العالیة۔ بيروت، لبنان: دار المعرفه، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۷۸ء۔
۲۷. حسینی، ابراهیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العربی، ۱۴۰۱ھ۔
۲۸. حمیدی، ابو بكر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ / ۸۳۴ء)۔ المسند۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ الممتعی۔
۲۹. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸۴-۴۵۶ھ / ۹۹۴-۱۰۶۴ء)۔ المحلی۔ بيروت، لبنان: دار الآفاق المجدیدة۔
۳۰. ابن خزیمہ، ابو بكر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ / ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء۔
۳۱. خطیب بغدادی، ابو بكر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ / ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ۔
۳۲. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ / ۷۹۷-۸۶۹ء)۔ السنن۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۳. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶ھ - ۳۸۵ھ/۹۱۸ - ۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔
۳۴. ابو داؤد، سلیمان بن اُحْثَب سَجْتَانِی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
۳۵. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبداللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ العیال۔ دار ابن الیقیم، السعودیہ۔ ۱۳۱۰ھ
۳۶. دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمدانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔
۳۷. ذہبی، نسیب الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔
۳۸. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔
۳۹. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبدالرحمن بن احمد (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثاً من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔
۴۰. رویانی، ابوبکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٤١. زيلعي، ابو محمد جمال الدين عبد الله بن يوسف حنفي (٧٦٢هـ) - تخريج الأحاديث والآثار - رياض، سعودي عرب، دار ابن خزيمة، ١٤١٤هـ -
٤٢. زيلعي، ابو محمد جمال الدين عبد الله بن يوسف حنفي (٧٦٢هـ) - نصب الراية لأحاديث الهداية - مصر، دار الحديث، ١٣٥٧هـ -
٤٣. ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨ - ٢٣٠ هـ / ٧٨٤ - ٨٤٥ ع) - الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨ هـ / ١٩٧٨ ع -
٤٤. سعيد بن منصور، ابو عثمان الخراساني، (٢٢٧هـ) - السنن - رياض، سعودي عرب: دار العصيمي، ١٤١٤هـ -
٤٥. ابن اسني، احمد بن محمد الدينوري (٢٨٤ - ٣٦٤هـ) - عمل اليوم والليلة - بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ هـ / ٢٠٠٤ ع -
٤٦. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩ - ٩١١ هـ / ١٤٤٥ - ١٥٠٥ ع) - الخصائص الكبرى - فيصل آباد، باكستان: مكتبة نوريه رضويه -
٤٧. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩ - ٩١١ هـ / ١٤٤٥ - ١٥٠٥ ع) - الدر المنثور في التفسير بالمأثور - بيروت، لبنان: دار المعرفة -
٤٨. شاشي، ابو سعيد يثيم بن كليب بن شريح (٣٣٥ هـ / ٩٤٦ ع) - المسند - مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة العلوم والحكم، ١٤١٠هـ -
٤٩. شافعي، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي (١٥٠ - ٢٠٤ هـ / ٧٦٧ - ٨١٩ ع) - المسند - بيروت لبنان: دار الكتب العلمية

۵۰. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي (۱۵۰-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ع)۔ الأم۔ دارالمعرفہ، ۱۳۹۳ھ
۵۱. شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ع)۔ الآحاد والمثاني۔ رياض، سعودی عرب: دار الراية، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ع۔
۵۲. شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲-۱۸۹ھ)۔ الأصل المعروف بالمبسوط۔ کراچی، پاکستان: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ۔
۵۳. شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲-۱۸۹ھ)۔ الحجۃ - عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۳ھ
۵۴. ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابراهيم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۴۹ع)۔ المصنف۔ رياض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۰۹ھ۔
۵۵. صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسن (م ۳۰۵ - ۴۰۲ھ)۔ معجم الشيوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ۔
۵۶. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ع)۔ کتاب الدعاء۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ع۔
۵۷. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ع)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ع۔
۵۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ع)۔ المعجم الأوسط۔ رياض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف،

- ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
۵۹. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
۶۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة۔
۶۱. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ تاریخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔
۶۲. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ جامع البيان عن تأویل أي القرآن۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔
۶۳. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/ ۸۵۳-۹۳۳ء)۔ مشکگل الآثار۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔
۶۴. طیاسی، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔
۶۵. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔
۶۶. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ التمهيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، ۱۳۸۷ھ۔

٦٧. ابو عبد اللہ، احمد بن ابراهيم بن كثير دورقي (١٦٨-٢٤٦ هـ)۔ مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه۔ بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٤٠٧ هـ۔
٦٨. عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكشي (م ٢٤٩ هـ / ٨٦٣ ع)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ هـ / ١٩٨٨ ع۔
٦٩. عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١ هـ / ٧٤٤-٨٢٦ ع)۔ المصنف۔ بيروت، لبنان: المکتب الاسلامي، ١٤٠٣ هـ۔
٧٠. ابو عبید قاسم بن سلام (٢٢٤ هـ)۔ الأموال۔ دار الفکر، بيروت۔ ١٣٠٨ هـ
٧١. ابن عساکر، ابو قاسم علي بن حسن بن هبته اللہ بن عبد اللہ بن حسين دمشقي (٤٩٩-٥٧١ هـ / ١١٠٥-١١٧٦ ع)۔ تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساکر)۔ بيروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ هـ / ٢٠٠١ ع۔
٧٢. ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپوري (٢٣٠-٣١٦ هـ / ٨٤٥-٩٢٨ ع)۔ المسند۔ بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨ ع۔
٧٣. عيني، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ هـ / ١١٣٦١-١٤٥١ ع)۔ عمدة القاري شرح علي صحيح البخاري۔ بيروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ هـ / ١٩٧٩ ع۔
٧٤. فاكهي، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مكي (٢٧٢ هـ / ٨٨٥ ع)۔ أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه۔ بيروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ هـ۔
٧٥. قاضي عياض، ابو الفضل عياض بن موسى بن عياض بن عمرو بن موسى بن عياض بن محمد بن موسى بن عياض بن يحيى (٤٧٦-٥٤٤ هـ / ١٠٨٣-١١٤٩ ع)۔

- مشارك الأناوار - المكتبة العتيقة ودار -
٧٦. ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد المقدسى (٦٢٠ هـ) - المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٥ هـ -
٧٧. قضاى، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (٤٥٤ هـ) - مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٤٠٧ هـ -
٧٨. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١-٧٧٤ هـ/١٣٠١-١٣٧٣ ع) - البداية والنهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٩ هـ/١٩٩٨ ع -
٧٩. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١-٧٧٤ هـ/١٣٠١-١٣٧٣ ع) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٠ هـ/١٩٨٠ ع -
٨٠. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١-٧٧٤ هـ/١٣٠١-١٣٧٣ ع) - شمائل الرسول ﷺ - بيروت، لبنان: دار المعرفه -
٨١. ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزوينى (٢٠٩-٢٧٣ هـ/٨٢٤-٨٨٧ ع) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٩ هـ/١٩٩٨ ع -
٨٢. مالك، ابن انس بن مالك ﷺ بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أصبى (٩٣-١٧٩ هـ/٧١٢-٧٩٥ ع) - الموطأ - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٤٠٦ هـ/١٩٨٥ ع -
٨٣. ابن مبارك، ابو عبد الرحمن عبد الله بن واضح مروزى (١١٨-١٨١ هـ/٧٣٦-٧٩٨ ع) - كتاب الزهد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه -
٨٤. ابو محاسن، ابو محاسن يوسف بن موسى حنفى - معتصر من المختصر من مشكل الآثار - بيروت، لبنان: عالم الكتاب -

۸۵. الحاملي، حسين بن إسماعيل الضبي ابو عبد الله (۲۳۵-۳۳۰هـ)۔ أمالي المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القيم، ۱۴۱۲هـ۔
۸۶. مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (۶۵۴-۷۴۲هـ/۱۲۵۶-۱۳۴۱ع)۔ تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف۔ مبيئ، بھارت: الدار القيمه + بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ۱۴۰۳هـ/۱۹۸۳ع۔
۸۷. مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (۶۵۴-۷۴۲هـ/۱۲۵۶-۱۳۴۱ع)۔ تهذيب الكمال۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۰هـ/۱۹۸۰ع۔
۸۸. مسلم، ابو الحسين ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابوري (۲۰۶-۲۶۱هـ/۸۲۱-۸۷۵ع)۔ الصحيح۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي۔
۸۹. مقدسى، عبد الغنى بن عبد الواحد بن على المقدسى، أبو محمد (۵۴۱-۶۰۰هـ)۔ أحاديث الشعور۔ عمان، اردن: المكتبة الاسلامية، ۱۴۱۰هـ۔
۹۰. مقدسى، عبد الغنى بن عبد الواحد بن على المقدسى، أبو محمد (۵۴۱-۶۰۰هـ)۔ الأحاديث المختارة۔ فضائل بيت المقدس۔ شام: دار الفكر، ۱۴۰۵هـ۔
۹۱. مناوى، عبد الرؤف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين (۹۵۲-۱۰۳۱هـ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ع)۔ فيض القديرو شرح الجامع الصغير۔ مصر: مكتبة تجارية كبرى، ۱۳۵۶هـ۔
۹۲. ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيى (۳۱۰-۳۹۵هـ/۹۲۲-۱۰۰۵ع)۔ الإيمان۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۶هـ۔

۹۳. منزری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ / ۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
۹۴. نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ / ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء۔
۹۵. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ / ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء۔
۹۶. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ / ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل اليوم والليلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء۔
۹۷. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ / ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العربی، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔
۹۸. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ / ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدرآباد، بھارت: مجلس دارہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء۔
۹۹. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مرے بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ / ۱۲۳۱-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء۔
۱۰۰. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مرے بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ / ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الأسماء واللغات۔ بیروت،

لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۰۱. نوى، ابو زكريا، يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ۔ بيروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۰۲. ابن ہمام، محمد بن محمد بن علی بن راجی اللہ بن سرايا بن داود (۶۷۷-۷۴۵ھ)۔ سلاح المؤمن في الدعاء۔ بيروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۰۳. ہناد، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲-۲۴۳ھ)۔ الزهد۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۰۴. پیشی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بيروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۰۵. پیشی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۶. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تميمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔